صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 22 اکتوبر 2018ء بمطابق 12 صفر المظفر 1440 ہجری صبح دس بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی صاحب مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَاسۡتَقِمۡ کَمَاۤ اُمِرۡتَ وَ مَنۡ تَابَ مَعَکَ وَ لَا تَطۡغَوۡا ؕ اِنَّہٗ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ o وَ لَا تَرۡکَنُوۡۤا اِلَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مِنۡ اَوۡلِیَآءَ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ o وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیۡلِ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡہِبۡنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکۡرٰی لِلذّٰکِرِیۡنَ o وَ اصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔

(ترجمہ) سو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے (اس پر) تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ تائب ہوئے ہیں قائم رہو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔ اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہو گئے تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ اور صبر کیے رہو کہ خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ وآخِرُالدَّعۡوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

حلف وفاداری/ رکنیت

Mr. Speaker: Oath of the Member elect: Now, I request Faisal Amin Khan, Member elect, to stand in front of his seat to take oath.

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن نے حلف اٹھایا)

(حلف نامہ ضمیمہ پر ملاحظہ ہو)

Mr. Speaker: Congratulation. Now, I call upon the Member elect, to sign the roll of Member, placed on the table of the Secretary Provincial Assembl.

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن نے حاضری رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: 'Leave Applications': محمد نعیم خان آج کے لئے، اور سردار اورنگزیب نلوٹھا آج کے لئے، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

سالانہ مطالبات زر برائے مالی سال 19-2018 پر بحث اور رائے شماری

Mr. Speaker: Now, we start Demands for grant and cut motions. The honourable member, the honourable Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move his Demand No. 1.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو کہ مبلغ 29 کروڑ 89 لاکھ 56 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران صوبائی اسمبلی کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 29 crore 89 lac 56 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2019, in respect of Provincial Assembly.

Cut motions on Demand No. 1: Ms. Sumaira Khatoon, absent. Mr. Munawar Khan lapsed. Since the cut motion movers are not around, so, the question before the House is that Demand

No. 1 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The mtion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Demand is granted. Demand No. 2, honourable Minister for Law.The honourable Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move his Demand No. 2. Honourable Minister for Law, please.

وزیر قانون: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 4ارب 67کروڑ، 24لاکھ 48ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو۔ ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران نظم و نسق عمومی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 4 billion 67 crore 24 lac 48 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payement for the year ending 30th June 2019, in respect of General Administration.

Cut Motions on Demand No. 2: Mr. Khushdil Khan, to please move his cut motion on Demand No. 2, lapsed. Ms. Sobia Shahid, to please move her cut motion on Demand No. 2, lapsed. Now, I put the Demand.

سیکرٹری صوبائی اسمبلی سے: اس میں چینجز ہیں، ایسے اور بھی ہیں اس میں۔ Mr. Sardar Hussain Babak, to please move, lapsed. Ms. Shagufta Malik, to please move her cut motion. Is she around?

محترمہ شگفتہ ملک: ډیمانډ نمبر تو دے کنه سر؟

Mr. Speaker: Sorry, Demand No. 2.

محترمہ شگفتہ ملک: جی جناب سپیکر! میں ڈیمانڈ نمبر دو میں آٹھ ہزار کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eight thousand only. Sardar Aurangzeb Nalotha, to please move his cut motion, lapsed. Mr. Mehmood Ahmad Khan.

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر! میں ایک لاکھ روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Mr. Inayat Ullah Khan, to please move his cut motion.

جناب عنایت اللہ: میں سات ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees seven thousand only. Mr. Akram Khan Durrani, to please move his cut motion on Demand No. 2.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Ms. Shahida Waheed, to please move her cut motion, lapsed. Mian Nisar Gul, to please move his cut motion on Demand No. 2.

میاں نثار گل: جناب سپیکر! میں سو روپے کٹ موشن پیش کر رہا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees One hundred only. Ms. Shagufta Malik, please.

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ چونکہ میں اس ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہوں اور اس میں بہت سی ایسی کمزوریاں ہیں جن پر Already کافی کو ئسچنز بھی Submit کیے ہیں، اس وجہ سے میں نے یہ تحریک پیش کی ہے، کارکردگی سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ جو ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ ہے، گرانٹ نمبر ٹو، اس کے ڈیپارٹمنٹ سے ہم بالکل مطمئن نہیں ہیں کیونکہ آپ کے پی ہاؤس کا حال دیکھ لیں جناب سپیکر، ادھر جو رومز ہیں یا جو بھی Facilities ہیں، ادھر کنٹرولر بہت ہی ایماندار بندہ ہے لیکن اس کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے، کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ادھر جا کر وہ کوئی نہ کوئی اس میں سے کسی ممبر کو سہولت دے، کم از کم کے پی ہاؤس میں جناب سپیکر! ایسا ایک فلور یا ایسے رومز رکھنے چاہئیں جو ایم پی ایز کے لئے Available ہوں، جب بھی جائیں سپیکر صاحب، کوئی بھی Availability نہیں ہوتی اس وجہ سے ہم اس محکمے سے بالکل مطمئن نہیں ہیں اور کم از کم میں یہ کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جناب عنایت اللہ خان صاحب، پلیز۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایک تو میں یہ چاہوں گا جناب سپیکر صاحب! کہ منسٹر انچارج تھوڑا ایوان کو بریف کریں کہ جو محکمہ انتظامیہ ہے، جنرل ایڈمنسٹریشن ہے، اس کے پاورز

اینڈ فنکشنز کیا ہیں؟ اور میں آپ کو ایک Interesting کتاب سے حوالہ دوں گا، 11-2010 میں پاکستان کے اوپر ایک کتاب لکھی گئی ہے 'Pakistan, A Hard Country' وہ پاکستان کے حوالے سے بڑی مشہور کتاب ہے اور جو پاکستان سٹڈیز کے جو ایکسپرٹس ہیں یا جو پاکستان کے بارے میں مطالعہ کرتے ہیں، کتاب ان کی نظر سے نہیں گزری ہے، تو آپ یوں سمجھیں کہ انہوں نے پاکستان کے حوالے سے کتابیں نہیں پڑھی ہیں اس کتاب میں انہوں نے پشاور کا دورہ کیا ہے، Anatol Lieren نے ملٹری کے اوپر ایک چیپٹر لکھا ہے اور ملٹری کے چیپٹر کے اندر انہوں نے لکھا ہے کہ جب آپ کور کمانڈر کا جو دفتر ہے، اس جگہ چلے جائیں اور آپ اس کے Well trimmed lawns دیکھیں اور Well maintained offices دیکھیں، میں منسٹر صاحب کی توجہ چاہتا ہوں، اس کے Well maintained offices دیکھیں اور پھر آپ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ آجائیں اور منسٹرز بلاک کی طرف چلے جائیں، تو منسٹرز بلاک میں آپ کو گند نظر آئیگا لیکن یہ ایک Foreigner کی Observation ہے تو منسٹرز بلاک میں آپ کو لیکیجز نظر آجائینگے، گندگی نظر آئیگی، وہ Maintained نہیں ہو گا اور اس کے Proper Offices نہیں ہوں گے تو یہ ایک Foreigner کی Observation ہے، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی پرفارمنس کے حوالے سے، میں دوسری گزارش یہ کرونگا اور منسٹر صاحب سے اس کا جواب مانگونگا کہ آپ مجھے بتائیں کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران آپ نے جو سرکاری ملازمین ہیں، جو بہت بڑی تکلیف میں ہیں، جن کو رہائش Available نہیں ہے، جو آپ کے پاس ان کی Applications ایسے لوگ مجھے معلوم ہیں کہ چوبیس سال سے ان کی Applications پڑی ہوئی ہیں، چوبیس سال سے، رہائش کے لئے ان کی Applications آپ کے پاس پڑی ہیں اور ان کو رہائش نہیں مل رہی ہے، تو آپ ان کی اس تکلیف کو رفع کرنے کے لئے ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے گزشتہ پانچ سالوں میں کونسے اقدامات اٹھائے ہیں، انہوں نے کونسی نئی جو Residential facilities ہیں، ان کو Available کرنے کی کوشش کی ہے؟ میرے خیال میں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ انتہائی Important Department ہے لیکن ہماری نظر سے نہیں گزرتا، اس کے اوپر ہم کوئسچنز نہیں کرتے ہیں، اس کو ہم Accountable نہیں ٹھہراتے ہیں، میرا خیال ہے کہ اس کے اندر بہت کچھ کرنے کی گنجائش موجود ہے اور اس وقت ہمارے سرکاری ملازمین رہائش کی وجہ سے تکلیف میں ہیں، ان کے جو معاملات ہیں، میں خود منسٹر رہا اور میں جب صوبائی اسمبلی میں آیا تو مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ آپ کی ہر چیز کا خیال رکھا جاتا ہے، مطلب میرا اکاؤنٹ خود اسمبلی

والوں نے معلوم کیا تھا کہ ان کا بینک اکاؤنٹ فلاں بینک کے اندر ہے اور وہاں ان کی سیلری ڈائریکٹ جائیگی، میرا چیک وہ میرے پاس لے آتے ہیں لیکن جب ہم منسٹر تھے تو ہمارے پرائیویٹ سیکرٹریز ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے پیچھے بھاگ بھاگ کے ان کی منتیں کرتے تھے کہ یہ ہمارا چیک ہے، یہ ہمارا ٹی اے / ڈی اے ہے، یہ ہمارے پریویلجز ہیں، یہ ہمیں دے دیں لیکن بڑا سست ان کا رسپانس ہوتا ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی Efficiency کو بڑھانے کی ضرورت ہے اور منسٹر صاحب ایک اس کے پاورز اینڈ فنکشنز کے حوالے سے بتائیں، ایک یہ بتائیں کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران سرکاری ملازمین کے لئے کونسی نئی Facility ڈیویلپ ہوئی ہے اور کیا یہ جو Anatol Lieren نے 'Pakistan A hard country' کے اندر Observation کی ہے، کیا آپ جو منسٹرز ہیں ان کے Offices ہیں، یعنی میرا خیال ہے کہ آپ پشاور کے اندر منسٹرز کے Offices کو آپ جائینگے تو وہ آپ کو کوئی Organized نظر نہیں آئینگے، پراپر آفسز منسٹرز کے نہیں ہوں گے، اسلئے آپ منسٹرز کے لئے پراپر آفسز ڈیویلپ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ نہیں رکھتے ہیں؟ جو اس کا پراپر ڈیکورم ہو، اس کے اندر شائستگی ہو، اس کے اندر ان کا جو آنر لسٹ، باقاعدہ لسٹ Maintain کی جاتی ہے، ایڈمنسٹریٹو سیکرٹیرز کے دفتر میں کہ History کے اندر کونسے کونسے ایڈمنسٹریٹیو سیکرٹریز رہے ہیں، کسی منسٹر کے آفس کے اندر اس قسم کی لسٹ Maintain نہیں کی جاتی ہے، تو آپ اس کے لئے کیا Corrective Measures لیں گے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، چونکہ بڑا اہم ڈیپارٹمنٹ ہے اور سیکرٹری جو ابھی موجود ہیں، اس کے بارے میں میں خود جانتا ہوں، محنتی ہے اور بڑے کام کا ہے لیکن یہاں پر اخبارات میں جب ہم دیکھ رہے ہیں تو یہی خبر آتی ہے کہ یہاں پر سینیئر آفیسرز کی کمی ہے اور جونیئر آفیسرز مختلف جگہوں پر کام کر رہے ہیں اور کچھ پھر اس طرح بھی ہوتا ہے کہ بڑے اہم ہوتے ہیں لیکن وہاں پر پھر ڈبل ذمہ داری دی جاتی ہے، جس طرح ہمارا پلاننگ ڈیپارٹمنٹ ہے جو کہ سارا دارومدار جو اس صوبے کے ڈیویلپمنٹ کا ہے، تو کافی عرصے سے یہاں پر کمشنر کے عہدے پر بھی ایک آدمی ہے اور پلاننگ سیکرٹری بھی ہے اور پشاور کمشنر بھی میرے خیال میں بہت بڑا اہم عہدہ ہے ایڈمنسٹریشن کے لحاظ سے، تو یہ چیزیں تھوڑی سی ہم نے اس نظر پر دیکھنی ہیں کہ یہاں پر وہ ڈیپارٹمنٹس جو انتہائی اہمیت کے ہیں، ان کو ہم زیادہ وقت بھی دیں، ان میں کام بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اور پھر اس طرح جو لسٹیں ہوتی ہیں، اس میں کچھ

آفیسرز ہوتے ہیں جو بیچارے اوایس ڈی رہتے ہیں یا کسی کو آپ زیادہ موقع دیتے ہیں تو اس میں ایک احساس محرومی پیدا ہو جاتا ہے اور ہمارے جتنے بھی صوبے کے لوگ ہیں، محنتی بھی ہیں، کام کے بھی ہیں، تو ہم یہی چاہیں گے کہ میرٹ کا نظام اس میں ہو اور کہیں پر کسی کو یہ محسوس نہ ہو کہ مجھے نظر انداز کیا جارہا ہے اور دوسرے کو نوازا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، درانی صاحب۔ جناب میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ پورے صوبے کو چلاتا ہے، آپ اگر نظر دوڑائیں، کمشنر، ڈپٹی کمشنر، اور پھر صوبہ، جناب سپیکر، میں نے کٹ موشن اس لئے جمع کی کہ تقریباً ایک مہینہ ہو گیا ہم نے کمشنر کوہاٹ کو ایک خط لکھا تھا کہ ہم چار ایم پی ایز آپ کے ساتھ میٹنگ کرنا چاہتے ہیں، برائے مہربانی آپ ہمیں ٹائم دے دیں جب ایک ڈویژن کا کمشنر اتنا مصروف ہو، ایک مہینہ میں ٹائم نہیں دے سکتا، تو آپ اندازہ لگالیں کہ باقی صوبے کا کیا حال ہو گا ہمارا مقصد ادھر یہ نہیں ہوتا کہ ہم کٹ موشن جمع کر کے حکومت کی اچھائی بھی بیان کریں گے لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی کہنا چاہیں گے کہ جو غلطی ہو وہ بھی بیان کریں گے، وہ میرا خیال ہے حکومت کے لئے بھی اچھا ہو گا۔ جناب سپیکر! اس کے علاوہ کے پی ہاؤس ہے، ہر ایم پی اے کہتا ہے کہ جب بھی ہم جاتے ہیں، ہمیں کمرے نہیں ملتے وہ ایم پی ایز کے لئے الاٹ ہوتے ہیں، لیکن اس کے باوجود پتہ نہیں کونسی سفارش پر وہ کمرے ملتے ہیں، ہمیں یہ پتہ نہیں ہے لیکن براہ کرم اس کے لئے بھی سوچا جائے یا تو اس کی Capacity کم ہو گی، یا ہو سکتا ہے باہر والے مہمان زیادہ آتے ہوں، اس کے علاوہ اس صوبے کے عوام اس صوبے کے آفیسرز جتنے بھی ہیں، یہ آپ دیکھ لیں، ہم نے نہیں دیکھا کہ اس صوبے میں ہم نے کبھی سرکاری ملازمین کے لئے کوئی خاطر خواہ پراجیکٹس بنائے ہوں جس میں ان سرکاری آفسروں کو اپنے گھر مل سکیں، سول کوارٹر ہیں وہ پرانے، اس وقت کے، جناب سپیکر، ایک سکیم شروع ہوئی تھی، پچھلی حکومت نے شروع کی تھی کہ ہاؤسنگ سکیم ہم بنائینگے اور سارے سول کوارٹرز میں بہت بڑے کوارٹر ہوں گے لیکن کچھ سکیم چل پڑی لیکن پتہ نہیں ابھی وہ بند ہو گئی ہے، میں آج اس ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اگر بن گئے ہیں تو میرے خیال میں اس پشاور شہر میں جو سرکاری ملازمین رہتے ہیں، ان کو تکلیف نہیں ہو گی جناب سپیکر، محکمے کی کارکردگی ہونی چاہیئے کہ یہ بڑا ذمہ دار محکمہ ہے ایڈمنسٹریشن، کیونکہ یہ پورے صوبے کو چلاتا ہے، اس کی کارکردگی، اس لئے ہم نے سو روپے کی کٹ موشن جمع کی ہے کہ آئندہ کے لئے محتاط رہے۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: Thank you, Mian Sahib. Mr. Sultan Muhammad Khan, Law Minister, please respond.

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): تھینک یو مسٹر سپیکر، میں سب سے پہلے تو اس ڈیمانڈ فار گرانٹ پر جتنے معزز ممبران صاحبان نے کٹ موشنز پیش کی ہیں، ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کیونکہ یہ اس ایوان کی خوبصورتی ہے اور پارلیمانی جو اقدار ہیں، ان کی بھی خوبصورتی ہے کہ ڈیمانڈ فار گرانٹ پیش ہو، اس پر کٹ موشن آئے، اگر اعتراضات ہیں تو وہ ایوان میں پیش کئے جائیں اور اس کا جواب آ جائے کیونکہ ہم سب پر عوام کی ذمہ داری ہے۔ جناب سپیکر، اس ڈیمانڈ فار گرانٹ پر پانچ معزز ممبران نے کٹ موشنز پیش کی ہیں، ان میں لیڈر آف اپوزیشن آنریبل اکرم خان درانی صاحب ہمارے سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں، عنایت اللہ خان صاحب، محمود احمد خان بیٹنی صاحب، میاں نثار گل صاحب، اور شگفتہ ملک بی بی، ان سب آنریبل ممبرز نے اپنی کٹ موشنز پیش کی ہیں تو میں ایک ایک ممبر نے جو اعتراضات پیش کئے ہیں، اگر ان کی طرف میں جاؤں تو آنریبل ممبرز، شگفتہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ ان کے اعتراضات دور کرنے کی یقین دہانی کرا دیں اور ان سے ریکویسٹ کریں کہ یہ Withdraw کریں تاکہ ہم آگے بڑھ جائیں۔

وزیر قانون: سر، میں دو منٹ میں بتاتا ہوں اور پھر یہی ریکویسٹ ہی میری ہوگی، جو شگفتہ میڈم نے جو اعتراض کیا تھا تو جنرل قسم کا ایک اعتراض تھا کہ وہ کارکردگی سے مطمئن نہیں ہیں تو میں ان کو یقین دہانی دلاتا ہوں کہ جو جو جس جس کارکردگی سے مطمئن نہیں ہے، تو وہ Kindly میرے نوٹس میں لے آئے، ان شاء اللہ میری فلور آف دی ہاؤس پر کمٹمنٹ ہے کہ جو بھی ان کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہے، جو بھی پوائنٹس ہوں گے، ان شاء اللہ ہم ان کو مطمئن کریں گے بھی، اور جو پوائنٹس اس طرح ہوں گے، ان کو ہٹائیں گے بھی۔ محمود بیٹنی صاحب نے کے پی ہاؤس اسلام آباد کا ذکر کیا ہے کہ وہاں پر کمرے نہیں ملتے، اور یہ اعتراض میاں نثار گل صاحب نے بھی اپنی کٹ موشن میں کیا ہے، تو سر، یہاں پر ایک بات میں یہاں پر واضح کہہ دوں، کے پی ہاؤس اسلام آباد جو ہے، اس پر سب سے پہلا حق اس ایوان کے ممبران کا ہے، اس میں نہ کسی بیوروکریٹ کا حق ہے نہ کسی اور افسر کا حق ہے (تالیاں) وہ اس ایوان کے ممبران کا حق ہے، کسی بھی ممبر کی طرف سے اگر کوئی بھی شکایت اس طرح کی آئے کہ کمرے وہاں پر Available ہیں، یا کوئی اور بندہ وہاں پر رہ رہا ہے، ٹھیک ہے ہمارے لئے سب قابل احترام ہیں، سب کا حق ہے لیکن First priority جو ہے، یہاں سے کلیئر آرڈرز ہیں، چیف منسٹر صاحب کے بھی اور میں فلور آف دی

ہاؤس پر کمٹمنٹ کرتا ہوں کہ First priority جو ہو گی وہ اس آنریبل ایوان کے ممبران کی ہو گی۔ سر، تیسرا عنایت اللہ خان صاحب نے اس ڈیپارٹمنٹ کے جو فنکشنز ہیں، اس کے بارے میں پوچھا ہے، چونکہ وہ سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں، گورنمنٹ میں منسٹر بھی رہ چکے ہیں، تو میں ان کی توجہ گورنمنٹ رولز آف بزنس 1985 کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا اور اس میں جو اسٹیبلشمنٹ اینڈ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی جو سیکشن ہے، اس میں بڑی تفصیل کے ساتھ، اگر وہ چاہیں تو میں ایک ایک کر کے سارے فنکشنز بتا بھی سکتا ہوں بڑی تفصیل کے ساتھ۔ سر، اس میں "Cabinet work ہے، Chief Minister Secretariat ہے، General Coordination ہے، Honours, Awards and Sanads for Public Services ہیں، Communication Security Centre and other codes ہیں، Ceremonials ہیں، Holidays ہیں، Office management ہے، Preparation of Civil List and Official Gazette ہے، Services rules (other than former C.S.P) relating to various and posts, and interpretation thereof ہیں، Policy regarding services associations ہے، سر، ایک ایک کر کے بھی بتا دیتا ہوں۔ گیارہ نمبر پہ Matters connected with the Services of All Pakistan Unified Group (APUG) Officers ہے، Anti-Corruption, Organization of Methods ہے، Public Service Commission ہے، Framing and alteration of Rules of Business of Provincial Government and allocation of business among Ministers and Departments ہیں، Estate office ہے، Distribution of Provincial quota of motor cars, Identity Cards for civil officers/officials ہے، Compilation of the list of persons debarred from future employement under the Provincial Government for submission to the Government of pakistan ہے، Guest/Rest Houses policy, Staff cars pool, Departmental examinations، اسی طرح Conduct of Departmental Examination of DMG, PMS officers and Civil Tehsildars, etc. Khyber Pakhtunkhwa Services Tribunal, Benevolent Fund, Welfare and Group Insurance of Provincial Government employees, Formation of cadres and classification of posts, Office Hours". Sir!

The list goes on کیونکہ اس میں بہت زیادہ فنکشنز ہیں، بہت زیادہ Important Departments ہیں، تو میں اس کی کاپی عنایت اللہ صاحب کو دے دیتا ہوں، فوٹو کاپی کر کے، And I get the point ji، وہ جو بتانا چاہ رہے تھے کہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، بریف کریں۔

وزیر قانون: سر، انہی کے تو فنکشنز ہیں، زیادہ، جس طرح انہوں نے ایک کتاب کا بھی حوالہ دیا کہ ایک Foreigner نے یہ کہا ہوا ہے کہ بہت بری حالت تھی، تو سر، Definitely میرے خیال میں وہ بھی گورنمنٹ میں Last tenure میں رہ چکے ہیں، Definitely گنجائش بہت زیادہ ہے کہ کہ Capacity Officers کی وہ بڑھادی جائے، میں ان سے Agree کرتا ہوں، ان کی جو بھی تجاویز ہوں گی، We will be open to these suggestions اور ان شاء اللہ ہم ان پر عمل بھی کریں گے۔ سر، آخر میں ہے لیکن Most important لیڈر آف اپوزیشن اکرم خان درانی صاحب ہیں، انہوں نے یہ Posting of officers on different posts کی بات کی ہے کہ کچھ آفیسرز جو ہیں وہ ایک سے زیادہ Important posts پر ہیں اور کچھ آفیسرز او ایس ڈیز ہیں، تو سر، Basically یہ تو گورنمنٹ کی صوابدید ہوتی ہے کہ ایڈمنسٹریشن چلانے کے لئے چیف منسٹر صاحب، چیف سیکرٹری کو ہدایات جاری کرتے ہیں کہ جس طریقے سے وہ بہتر ایڈمنسٹریشن چلا سکتے ہیں تو اس آفیسر کو اس عہدے پر بٹھادیا جاتا ہے لیکن چونکہ اس ایوان میں بار بار کہا گیا ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن ہمارے لئے اور بھی جس طرح معزز بہت زیادہ Experienced members اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں، تو سر، میں پہلے بھی منسٹرز نے Commit کیا ہے، میں بھی Commit کرتا ہوں کہ ان کے مشورے کے ساتھ اس صوبے کی ایڈمنسٹریشن کو آگے بڑھائیں گے تاکہ صوبہ صحیح طریقے سے آگے بڑھے۔ میاں نثار گل صاحب نے کمشنر کوہاٹ کی بات کی ہے کہ ان کو میٹنگ کے لئے ٹائم نہیں دیا گیا ہے، کے پی ہاؤس اسلام آباد والا ایشو تو میں نے ویسے ہی بتادیا ہے، سر، اس فلور آف دی ہاؤس سے، ادھر سے ڈائریکشنز ہم ایشو کرتے ہیں کہ کمشنر کوہاٹ آنریبل ممبر کے ساتھ ان کی جو پہلی Convenience ہوگی آنریبل ممبرز کی، اور ان کی جو پہلی Convenience ہو گی ٹائم کی، یہاں سے ڈائریکشنز ایشو کرتے ہیں کہ کمشنر کوہاٹ ان کی Convenience پر جب وہ مل سکتے ہیں، ممبرز، وہ کمشنر کوہاٹ ان سے ضرور ملاقات کریں گے اور ان کی بات سنیں گے اور جو بھی ہو گا ان کو مطمئن بھی کریں گے۔ سر، آخری، مجھے ایک سر، آخری مجھے ایک یہ

اسٹیٹ کے بارے میں، یہ جو Allotment of residential units ہے، تواس پر سر، اس میں یہ ہے کہ میرے خیال میں کورٹ کا بھی ایک فیصلہ کچھ آیا ہوا ہے اور اس میں ابھی وہ دیکھ رہے ہیں کہ کورٹ کے فیصلے کو دیکھتے ہوئے اس پر عمل درآمد بھی کر لیا جائے لیکن یہ کم از کم ہم کمٹمنٹ کر سکتے ہیں کہ پہلے جو ہوا ہے، اس سے پہلے ہمارے Tenure میں، ایک Tenure پہلے بھی تھا، اس میں بھی ہم نے میرٹ پر یہ الاٹمنٹ کی ہے لیکن جو اس سے پہلے ہوا ہے تو اس کے تو ہم ذمہ دار نہیں ہیں لیکن کم از کم اس Tenure کے لئے یہ کمٹمنٹ ہوگی، جو قانون ہوگا، جو لکھا ہوگا رولز میں، اسی طریقہ کار سے یہ جو Residential accommodation ہے سرکاری، اس کی الاٹمنٹ ہوگی۔ تو سر، انہی باتوں پر پھر میں، یہ جتنے بھی معزز ممبران صاحبان ہیں جنہوں نے کٹ موشنز پیش کی ہیں، شگفتہ ملک صاحبہ، محمود بیٹنی صاحب، عنایت اللہ صاحب، اکرم خان درانی صاحب اور میاں نثار گل صاحب، ان آنریبل ممبرز سے میری یہی ریکویسٹ ہے کہ انکے سارے جو اعتراضات ہیں، وہ نوٹ بھی کر لئے گئے ہیں اور ان پر انشاء اللہ ان سے بات کر کے آگے بھی بڑھایا جائے گا، تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ Kindly اگر یہ Drop ہو جائیں، یہ کٹ موشنز تو بڑی مہربانی ہوگی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن میرے خیال میں میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ میں ایوان کے سامنے ادھر کھڑا ہو کے ریکویسٹ کر سکوں کہ مجھے کمشنر کوہاٹ ٹائم دے دیں، چاہیے تو یہ تھا کہ منسٹر صاحب یہ کہتے، پورے جتنے بھی ڈویژنز ہیں، پورا جو صوبہ ہے، اس کے جو ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹس آتے ہیں، ان کو یہ انسٹرکشنز دیتے کہ جب ممبران اسمبلی آپ کے ساتھ چاہیں، جب بھی چاہیں آپ ان کو ٹائم دیا کریں کیونکہ علاقے کے مسائل اور اپنے ڈویژن کے مسائل بیان کر سکیں لیکن اس کے باوجود بھی میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جو کچھ کہا، بہت بہت شکریہ، صرف میں ایک پوائنٹ اٹھانا چاہتا تھا کہ ہم نے پانچ سال اس اسمبلی میں رہنا ہے، آپ لوگوں کے ساتھ چلنا ہے اور ساتھ ساتھ جو عوام کی ضروریات ہوتی ہیں، مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں کمشنر کوہاٹ کے پاس جاؤں اور ان کے ساتھ میٹنگ کروں لیکن عوام کی ضروریات کے مطابق میں نے اس سے ٹائم لینا ہوگا اور ایک مہینے میں جب اس نے ٹائم نہیں دیا تو میں نے مجبور ہو کے کہا، ورنہ کبھی بھی میں، بیوروکریسی ہمارے صوبے کی بڑی اچھی ہے لیکن یہ انسٹرکشنز برائے مہربانی آپ پورے صوبے میں دے دیں کہ DCs جتنے

ہوتے ہیں اور کمشنر ز جتنے ہوں، ان کی ذمہ داری اپنی جگہ پر لیکن وہ ایم پی ایز کو ٹائم دیتے رہیں اور میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: شکریہ میاں صاحب۔ آنریبل اپوزیشن لیڈر، جناب اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! میں نے جو نشاندہی کی، وہ میں نے اس لئے کی کہ اس میں گورنمنٹ کو ہم یہی بتاتے ہیں کہ جہاں پر اس کا تھوڑا بہت یا عوام کو یا آپ کے اتنے آفیسر ز جو ہیں، کسی کو احساس محرومی نہ ہو، باقی مجھے معلوم ہے کہ اس کی صوابدید پر ہے جس کو بھی لگاتے ہو، اس کے ساتھ ہمارا کوئی اتنا عمل دخل نہیں، ان کی ذمہ داری بھی ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ، ابھی پلاننگ بعد میں آتا ہے تو اس کی جو پورے صوبے میں تباہی ہوئی ہے اور اس سے جو نقصانات ہوئے ہیں اور اس صوبے میں ابھی جو کچھ ہے نہیں، تو وہ غلط پلاننگ کی وجہ سے، تو میں نے اس لئے کہا کہ اس کو ایک اہمیت دی جائے کہ کم از کم فارغ بھی ہو، اس کے لئے ٹائم بھی دے سکیں، چونکہ پورے صوبے کا جو نظام ہے وہ پلاننگ ڈیپارٹمنٹ پر ہی چلتا ہے، میں اپنی کٹ موشن کو واپس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! میں مشکور ہوں سلطان خان کا، انہوں نے ریسپانڈ کیا ہے، مطلب میں ان سے یہ ایشورنس چاہتا ہوں کہ ایک تو جو سرکاری ملازمین کے لئے رہائش کی Facilities ہیں، وہ بڑی Limited ہیں اور جس طرح میں نے کہا کہ وہ چوبیس چوبیس اور پچیس پچیس سال بھی لوگ انتظار کرتے ہیں اور دوسرا مسئلہ میں نے ان کا اپنا اٹھایا ہے، وہ جو Anatol Lieren کا میں نے حوالہ دیا ہے، اس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے منسٹر لاج کی بڑی بری حالت ہے، تو میں چونکہ منسٹر رہا ہوں، مجھے پتہ ہے کہ کیا منسٹر لاج کی کیا حالت ہوتی ہے، تو ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ وہ اس پر بھی یقین دہانی کرائے کہ اپنے آفسز بھی تھوڑا درست کرے کیونکہ جب آپ باہر سے آتے ہیں تو ایک آفس میں آپ چلے جاتے ہیں تو پہلا Impression آپ کا اس آفس کے حوالے سے ہوتا ہے کہ وہ آفس ہے کیسا، اس کو Maintain کیسے کیا جاتا ہے، اس کے اندر کوئی Reception ہے، کوئی بیٹھنے کی جگہ ہے کہ نہیں ہے؟ یہ ساری چیزیں جو ہیں منسٹر آفسز کے اندر Properly نہیں ہیں، تو اس لئے میں ان سے یہی ایشورنس چاہوں گا اور اس پر اپنی کٹ موشن جو ہے واپس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، عنایت اللہ خان صاحب۔ مسٹر محمود احمد خان بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو، سپیکر صاحب، منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن ایک بات اس کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ کے پی ہاؤس میں ایسے آٹھ دس کمرے Reserve رکھیں تاکہ ایمر جنسی طور پر منسٹر صاحب یا کوئی بھی ایم پی اے جائے تو اس کو تکلیف نہ ہو، میں کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، میں ایک وہ کر دوں کہ منسٹر صاحب! آپ نے یہ کہا تھا کہ یہ کے پی کے ہاؤس جو ہے، وہ صرف منسٹرز یا ایم پی ایز کے لئے ہے، یہ ہمارے جو آفیسرز میٹنگز کے لئے جاتے ہیں، ان کے لئے بھی یہ جگہ ہے اور یہ ضرور ہے کہ Accommodation کم ہے، اس پر آپ بیٹھ کر ڈسکشن کر لیں کہ اس Accommodation کو کیسے ہم بڑھا سکتے ہیں؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): اسی ڈیبیٹ کے دوران میری بات ہوئی ہے تو انشاء اللہ جو نیکسٹ ہماری اے ڈی پی آئے گی تو اس میں جو Official Accommodation ہے، اس کے لئے بھی انشاء اللہ کچھ رکھیں گے اور جو یہ Accommodation کے پی ہاؤسسز میں کم ہے تو اس کے لئے بھی کچھ سوچیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس وہاں فاٹا کی ایک بلڈنگ موجود ہے، اس کے لئے گورنمنٹ سے بات کریں، اس میں 32 رومز ہیں اور Fully furnished ہیں اگر وہ آپ کو مل جائیں تو اس سے ان سب کا یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

وزیر قانون: بلکہ سر، میری اور آپ کی اس پر ڈسکشن ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: یہ دو سال سے یہ بلڈنگ وہاں پر پڑی ہوئی ہے۔

وزیر قانون: جی ہاں، Definitely جی، اس کو بھی۔

جناب سپیکر: فاٹا کے بھی ایم پی ایز آگے آنے ہیں Twenty twenty one تو یہ Accommodation problem بڑھے گا ادھر، تو وہ ایک بلڈنگ موجود ہے اس کو آپ ایم پی ایز کے لئے کے پی کے ہاؤس کا حصہ بنا دیں تو I think کہ یہ مسئلہ سب کا حل ہو سکتا ہے۔

Minister for law: Definitely, Sir.

جناب سپیکر: تھینک یو۔ مس شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: جی بالکل، میں بھی وہی بات کرونگی جو ہاسٹل کے حوالے سے سر، آپ نے وہ ڈسکس کیا کہ جو ہمارے ایم پی ایز ہیں، اس کے علاوہ Outsiders اور جو ایڈمنسٹریشن ہے تو اس کے بھی کافی ایسی

چیزیں ملنے کو ملتی ہیں جس سے میرے خیال میں جو آنریبل ایم پی ایز ہیں، ان کو کافی مشکلات ہوتی ہیں تو اس پر اگر منسٹر صاحب تھوڑا سا مطمئن کر سکتے ہیں تو پھر میں واپس لوں گی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Since all the hon'able Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 2, therefore, the question before the House is that Demand No. 2 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

پانچ منٹ کے لئے نئے ایم پی اے صاحب جو آج ہمیں Join کر رہے ہیں، جناب فیصل امین خان گنڈاپور، ان کو دیتے ہیں روسٹرم کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کر لیں، Only five minutes۔

<u>Mr. Faisal Ameen Gandapur</u>: Hon'able Speaker Sahib, ladies and gentlemen of the House, it's an honour to be here,

یہاں پر ڈی آئی خان کے لوگوں کا میں شکریہ ادا کرونگا جنہوں نے مجھے Elect کیا، یہاں پر Serve کرنے کا موقع دیا، عمران خان صاحب کا وژن، ان کا بتایا ہوا مشن ہمارا مشن ہے اور اگر ہم سب اپنے اس Oath کے ساتھ Sir, honest ہو کے کام کریں تو اس پاکستان میں Natural potential بھی بہت ہے، Human potential بھی بہت ہے، اسی امید کے ساتھ، اسی جذبے کے ساتھ میں نے فرنچ نیشنلٹی چھوڑی ہے، اپنے ملک کو Serve کرنے کے لئے اور انشاءاللہ I will be available for any task regarding this province, regarding Pakistan. I wouldn't take much of your time, thank you so much for every one. Thank you.

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ اچھا، ٹوٹل ہمارے Demands for grant ہیں جی 56، So, I will request all the Members, hon'able Members and Ministers as well کہ Take short time تاکہ ہم اس کو جلدی جلدی کر سکیں اور زیادہ لوگوں کو Participation کا موقع بھی مل سکے، تو منسٹرز بھی شارٹ، اس کو Answer دیں۔ Demand No. 3: The hon'able Minister for Finance, to please move his Demand No. 3. Honable Minister for Finance.

<u>Mr. Taimor Saleem(Minister for Finance)</u>: Mr. Speaker! I beg to move that a sum not exceeding Rs. 2 billion, 14 crore, 95 lac 60 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year

ending 30th June, 2019, in respect of Finance, Treasuries and Local Fund Audit.

Cut motions on Demand No. 3: Mr. Khushdil khan, not present, it lapses. Mr. Bakht Baidar Khan, not present, it lapses. Sardar Hussain Babik, not present, it lapses. Ms. Shagufta Malik Sahiba, please move her cut motion on Demand No. 3.

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر! میں اس پر ایک ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousend only. Sardar Aurangzeb Nalotha, not present, it lapses. Mr. Mehmood khan Sahib.

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر! میں دس ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousend only. Mr. Inayat ullah Sahib.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! میں آٹھ ہزار روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees eight thousend only. Hon'able Opposition Leader, Mr. Akram khan Durrani Sahib.

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! میں سو روپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Ms. Shahida Wahid, to please move her cut motion.

محترمہ شاہدہ: جناب سپیکر! میں کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں چونکہ میں اس کی کارکردگی سے مطمئن نہیں ہوں، پانچ سو روپے کی کٹوتی۔

جناب سپیکر: ہمارے پاس تو سو روپیہ ہے اور آپ نے پانچ سو کر دیا۔

محترمہ شاہدہ: سوری جی سو روپے سوری۔

جناب سپیکر: پانچ سو سے محکمے کو زیادہ نقصان ہو جائے گا۔ The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Cut motions on Demand No. 3, Mian Nisar Gul.

میاں نثار گل: جناب سپیکر! میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Taj Muhammad Khan, cut motion on Demand No. 3.

جناب تاج محمد: جناب سپیکر! میں ڈیمانڈ نمبر 3 پر پانچ ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousend only. Sardar Muhammad Yousaf Sahib, not around, lapsed. Ms. Shagufta Malik Sahiba, please.

محترمہ شگفتہ ملک: جی مسٹر سپیکر! یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے بات ہو رہی ہے تو میں تھوڑی سی، ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے جو کہ بار بار یہ بات کہی جا رہی ہے کہ ملازمین کی جو تنخواہیں ہیں، وہ بوجھ ہیں خزانے پر تو میں تھوڑی سی وہ کرنا چاہوں گی کہ کیا یہ بتا سکتے ہیں منسٹر صاحب کہ جو اس سے پچھلی حکومتیں تھیں تو کیا وہاں پر ملازمین کو تنخواہیں نہیں ملتی تھیں یا وہاں جو پچھلی حکومتیں تھیں، کیا وہ ملازمین جو تھے وہ ڈیپارٹمنٹ پر بوجھ تھے؟ تو اس حوالے سے تھوڑی سی مجھے وہ Clearness چاہیے کہ مجھے کلیئر کر دیں کہ یہ بات کس طریقے سے کی جاتی ہے کہ ملازمین کی جو تنخواہیں ہیں وہ بوجھ ہیں خزانے پر؟

جناب سپیکر: مسٹر محمود احمد خان۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب! اگر فنانس منسٹر بتا دیں کہ یہ جو فنانس کے حوالے سے جو ریلیز کا ہوتا ہے، Need based جو ہوتا، کس طریقے سے ہوتا ہے؟ یہ بھی ذرا ہمیں بتا دیں، بریف کر دیں ہاؤس کو، دوسری بات یہ ہے کہ جناب سپیکر! ادھر صاف لکھا ہے کہ لوکل فنڈ آڈٹ، میں نے جناب سیکرٹری صاحب جو بہت، ہمارے قابل احترام ہیں اور بہت ہی اچھے سیکرٹری ہیں فنانس کے، سر، تین کروڑ چوبیس لاکھ روپے، میں سیکرٹری صاحب کے پاس بھی گیا ہوں، ٹانک میں ریلیز ہوئے تھے لیکن ابھی تک اس کا وہ آڈٹ، وہ جو ریلیز ہوئے، ڈائریکٹ فنانس سے ریلیز ہوئے تھے، ہمیں یہ پتا نہیں چلا کہ وہ پیسے کدھر گئے ہیں، کدھر آئے ہیں؟ جناب سپیکر، میں جناب آنریبل منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ کم از کم اس پر انکوائری شروع ہوئی تھی، اس کو بھی ہاؤس میں بریف دے دیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بیٹنی صاحب۔ مسٹر عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر، میں ایک تو فنانس منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ وہ تھوڑا ایوان کو بتائیں، آگاہ کریں کہ پچھلے تین چار سالوں کے اندر خیبر پختونخوا کے اندر Own source revenue کو بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اور Steps اٹھائے گئے ہیں اور فیوچر کے اندر وہ کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ انہوں نے اپنی بجٹ سپیچ میں، میں نے جو General Sales Tax on Services کی بات کی تھی کہ وہ Stuck ہے Ten billion پہ، تو انہوں نے کہا

تھا کہ آپ اپنی تجاویز دے دیں کہ کیا اقدامات اٹھائے جا سکتے ہیں؟ میرا خیال ہے اس پہ تو سب سے پہلے میری تجویز یہ ہے کہ حکومت ایک Study commission کرے اور حکومت خود ایکسپرٹس کو Hire کرے اور اس کے ذریعے سے دیکھے کہ کیا Steps اٹھائے جا سکتے ہیں؟ میں دوسری تجویز دینا چاہوں گا کہ ایک پارلیمانی کمیٹی بھی، آپ پارلیمانی کمیٹی تشکیل دیں اور پورے ایوان کو اپنے ساتھ اعتماد میں لے لیں، اسکو اپنا پلان بھی پیش کریں اور ان سے Input بھی مانگیں اور جو اس ایریا کے اندر Interested ہیں، انہی لوگوں کو اس کمیٹی کے اندر ڈالیں اور میری تیسری تجویز یہ ہے کہ آپ سندھ اور پنجاب میں بھی تھوڑا اپنے آفیسرز کو ایکسپرٹس کو بھیجیں کہ ان کا سسٹم کیا ہے، ان کی Collection آپ سے کیوں زیادہ ہے؟ اس کو بھی سٹڈی کرنے کی ضرورت ہے اور میری چوتھی تجویز یہ ہے کہ جو خیبر پختونخوا، ریونیو اتھارٹی ہے اس کے اندر جو ملازمین ہیں ان کو Incentive دیں اور جو Collection ہوتی ہے اس Collection کے اندر ان کو حصہ دیں اور جو خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی کا ہیڈ ہوتا ہے، اس کو آپ بار بار ٹرانسفر نہ کریں بلکہ آپ اس کو مارکیٹ سے Hire کریں ایک دو تین چار پانچ سالہ Tenure ان کو دے دیں، Tenure security ان کو دے دیں اور جب آپ ان کو Hire کریں تو آپ ان کے Annually performance بھی مطلب Evaluate کریں کہ وہ کیا آپ کو کیا دے رہا ہے؟ اگر آپ آفیسر وہاں Park کرتے ہیں، Temporary park کرتے ہیں And then you pull them out اور ان کو کمشنرز بناتے ہیں، ان کو باقی محکموں کے اندر بھیجتے ہیں اور آپ ان سے یہ Expect کرتے ہیں کہ وہ آپ کو Performance دینگے تو یہ مجھے لگتا ہے کہ ممکن نہیں ہے میں فنانس منسٹر صاحب کے نوٹس میں یہ بھی لانا چاہتا ہوں کہ جو لوکل گورنمنٹ ہے، ہمارے Tenure کے اندر جو ویلج کونسلز اور نیبر ہوڈ کونسلز ہیں، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہے، ان کے پیسے تو اکاؤنٹ فور میں چلے جاتے ہیں لیکن ٹی ایم ایز کی اکاؤنٹنگ کا بہت بڑا ایشو رہا، اس کو ہم نے Resolve کرنے کی کوشش کی، اے جی آفس کے ساتھ مل کے ایک تجویز اکاؤنٹ فائیو کی بھی آئی، میں یہ چاہوں گا کہ آپ اگر نیا لوکل گورنمنٹ ایکٹ جو آپ کا آ رہا ہے، اس کے اندر اس مسئلے کو آپ ایڈریس کریں، ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن کے اندر مسئلے ہیں اور ان کو آسانی سے ان کی پنشن نہیں مل رہی ہے، اس سسٹم کو آپ Update کریں، اس سسٹم کو آپ Modernize کریں اور اس پر بھی آپ Work کریں اور ساتھ ہی کچھ ڈسٹرکٹس ایسے ہیں کہ جن کی Bifurcation ہوئی ہے اور Bifurcation کے بعد بھی جو پرانا ڈسٹرکٹ ہے، ریٹائرڈ ملازمین اسی پرانے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کے

اندر آتے ہیں ان کی پنشن ادھر ہی ہے تو اس پہ بھی آپ Work کریں کہ جو ڈسٹرکٹس Separate ہوئے ہیں، ہر ڈسٹرکٹ کے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن ادھر چلی جائے، میں Expect کروں گا کہ جناب فنانس منسٹر صاحب ان تجاویز کے اوپر غور کریں گے اور مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ، وہ Competent آدمی ہیں، میرا خیال ہے کہ وہ فیوچر کے اندر، ہمیں وہ صرف اسمبلی کے اندر بجٹ پیش نہیں کریں گے بلکہ وہ اس صوبے کے اندر ریونیو کو بڑھانے کے لئے بھی غور و فکر کریں گے کہ اس صوبے کے اندر Fiscal space کو کیسے بڑھایا جائے تاکہ ہماری ڈیویلپمنٹ جو ہے وہ Speed up ہو کیونکہ اس وقت تو وہ خود کہہ رہے ہیں کہ ہمارے اوپر پنشن اور اس کا بوجھ جو ہے وہ بڑھ رہا ہے اور جو ہمارا Expected operational budget ہے، وہ مسلسل بڑھ رہا ہے اور جو ہمارا ڈیویلپمنٹ بجٹ ہے وہ Squeeze ہو رہا ہے، تو میں Expect کرتا ہوں ان سے کہ فیوچر کے اندر، بلکہ میں یہ Expect کروں گا کہ جو آئندہ مالی سال کا بجٹ وہ پیش کریں گے تو اے ڈی پی جو ہے Fiscal space اس کے لئے انہوں نے بڑھایا ہو گا۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ عنایت اللہ صاحب، آنریبل اپوزیشن لیڈر جناب اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر صاحب، میں فنانس کے لئے ایک دو تجاویز دینا چاہتا ہوں، ہماری یہاں پر چونکہ پلاننگ ڈیپارٹمنٹ سے تو پچھلے سال بھی اتنی زیادہ سکیمیں آئی ہیں کہ اگر آپ دیکھیں گے کہ دو حکومتیں اور بھی ہونی چاہیئں کہ اس کو ہم Complete کر لیں، لیکن میرا اپنا ایک تجربہ تھا کہ جب ہم بجٹ پاس کرتے تھے تو اس وقت جتنے فنڈز ایک سکیم کے لئے ہیں، کروڑ روپے ہیں یا دو کروڑ ہیں جو First ہم دیتے ہیں، اس کا پھر آدھا آپ کو معلوم ہے، ہم بجٹ کے فوراً بعد ریلیز کر دیتے ہیں اضلاع میں اور وہاں پر پھر ان کاموں پہ جو منظوری ہو گئی تھی، اس پر پھر کام شروع ہوتے تھے، ابھی فنانس ڈیپارٹمنٹ جب فنڈز ریلیز کرتا ہے تو وہ آخری تین مہینوں میں زیادہ کرتا ہے، وہاں پر پھر کام نہیں ہو سکتا اگر وہ ذرا ہمارا پریویس تجربہ جو ہوا ہے، وہ ذرا نکالیں اور ابھی چونکہ بجٹ پاس ہوا ہے اور ایلوکیشن ہوئی ہے کہ اس سکیم کو ہم سال میں اتنے فنڈز دینگے اور اسی ہفتے، دو ہفتے میں، وہ ریلیز کریں، Half کر دیں، وہ پیسے اضلاع میں چلے جائیں اور وہاں پر فوری طور پہ پھر تین مہینے کے اندر پی سی ون بن جاتا ہے اور کچھ اولڈ سکیمیں ہوتی ہیں جن پہ وہاں پر کام کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے وہاں پر کنٹریکٹر کو پیسے کی ضرورت ہوتی ہے اور جب ہم اس کو چھ مہینے کے بعد ریلیز کرتے ہیں یا نو مہینے، تو کنٹریکٹر پھر مجبور ہو جاتا

ہے اور وہ فنانس میں آ جاتا ہے اور اپنے پیسے ریلیز کے لئے مختلف حربے استعمال کرتا ہے جو کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی بھی بدنامی ہوتی ہے کہ ایک کنٹریکٹر مجبور ہے، کنٹریکٹر کی کیا ڈیوٹی ہے کہ وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ میں اور وہاں پر وہ منت، سماجت کرے اور پھر اپنے پیسے ریلیز کرے؟ تو میرا مشورہ یہ ہوگا کہ ابھی جو سال ہوا ہے اور جتنے بھی پیسے ہیں، اس کو Half, half آپ ریلیز کریں۔ دوسرا یہ ہے کہ جو نقصان ہوتا ہے، وہ ہماری بلڈنگز جب بن جاتی ہیں اور مکمل ہو جاتی ہیں تو اسکے بعد وہاں پر اس میں جو کلاس فور کی، اور پوسٹوں کی تقرری ہوتی ہے وہ نہیں ہوتی تو پھر وہاں پر Handling/Taking کا مسئلہ بن جاتا ہے اور یہ بلڈنگ پر اتنے اخراجات آتے ہیں یا کنٹریکٹر کے اپنے لوگ ہوتے ہیں اور بلڈنگ کا وہ رنگ روغن، اور پورا خراب ہو جاتا ہے تو وہ بھی ہم اس طرح کر دیتے تھے کہ جتنی بھی پوسٹیں ہوتی تھیں ہاسپٹل ہے، سکول ہے، کوئی ڈسپنسری ہے تو ساتھ ہم وہ پوسٹیں بھی اضلاع کو دے دیتے تھے اور اسکے پیچھے پھر لینڈ اونر کو فنانس ڈیپارٹمنٹ میں آنا نہیں پڑتا تھا۔ ابھی جب ہم سکول دیتے ہیں، سکول مکمل ہو جاتا ہے، ابھی بھی ایک دو جگھوں پہ جو کہ وہاں پر ڈسپنسری ہے، بلڈنگ بھی مکمل ہے لیکن اس کی پوسٹیں سینکشن کے لئے پھر بیچارہ وہی لینڈ اونر آتا ہے اور پھر منت سماجت کرتا ہے، تو اگر فنانس منسٹر صاحب دو کام کریں کہ ایک تو اسی ہفتے، دو میں فنڈز ریلیز کر لیں اور دوسرا یہ ہے کہ جو سینکشن پوسٹیں ہیں، وہ اضلاع میں آپ دے دیں، شرط یہ رکھیں کہ جب Handling/Taking ہو جائے دونوں ڈیپارٹمنٹ کا، جو سی اینڈ ڈبلیو ہے، وہ ہیلتھ کا ہے یا ایجوکیشن کا ہے تو فوری طور پر وہاں پر تقرری ہو کہ وہ کام شروع کرے یا ہاسپٹل ہے، سکول ہے یا کالج ہے یا ڈسپنسری ہے، تو یہ دو تجاویز ین انشاء اللہ گورنمنٹ کے لئے فائدہ میں ہوں گی اور وہ بدنامی، جو کنٹریکٹرز آتے ہیں اور فنانس ڈیپارٹمنٹ میں پھرتے ہیں اور پھر مختلف قسم کی باتیں آتی ہیں، اس سے بھی انشاء اللہ گورنمنٹ کے وقار میں اضافہ ہوگا اور عوام کے لئے ایک سہولت بھی ہوگی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، درانی صاحب۔ مس شاہدہ وحید صاحبہ، نہیں ہے ہاؤس میں۔ میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں نے سو روپے کی ڈیمانڈ کی کٹ موشن اس لئے پیش کی کہ صوبے کے مالی حالات بھی ٹھیک نہیں ہیں، آپ نے کہا کہ زیادہ نہ پیش کیا کریں، اس طرح میرے اور درانی صاحب کے خیال میں برابر ہی، سو سو روپیہ آ رہا ہے لیکن ابھی اس کٹ موشن میں ہو سکتا ہے کہ، اگر فنانس منسٹر صاحب توجہ دیں، تھوڑا سن لیں تو ہو سکتا ہے کہ سات آٹھ ارب روپے آئندہ سال کے لئے

اس صوبے کی بچت بھی ہو جائے۔ جناب سپیکر! میں نے پرسوں بھی اپنی بجٹ تقریر میں کہا تھا اور میں پہلے فنانس منسٹر کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بھی ہمیں کافی تسلی بخش جواب دیا اور اس سے پہلے میں فنانس سیکرٹری کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جناب سپیکر، جو اچھا کام ہوتا ہے، ہم اسی فلور پہ ان سیکرٹری حضرات کا بھی شکریہ ادا کریں گے، میرے علاقے میں تیرہ، چودہ کروڑ روپے کا ایک ڈیم تھا زیبی ڈیم، جو ڈیزل کی وجہ سے بند پڑا تھا، میں خود فنانس سیکرٹری کے پاس گیا، اس کا شکریہ کہ انہوں نے اس کے لئے 20 لاکھ روپے ریلیز کر لیے اور وہ پانچ سال کی بند سکیم 20 لاکھ روپے پہ شروع ہو گئی اور کافی لوگوں کو پانی مل رہا ہے، اس لئے میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، ساتھ ساتھ جناب سپیکر، میں نے کہا تھا کہ جو تیل پیدا ہوتا ہے، گیس پیدا ہوتی ہے، اس پہ صوبے کو ریونیو ملتا ہے، تو ایل پی جی پہ مرکزی گورنمنٹ ہمیں اس صوبے کو رائلٹی میں کوئی پیسے نہیں دے رہی، یہ تقریباً ایک ہزار ٹن روزانہ کے حساب سے جا رہی ہے اور یہ اسی ہی ڈویژن سے پیدا ہو رہی ہے، میرے خیال میں کسی نے یہ کیس لڑا نہیں ہو گا مرکز کے ساتھ، ورنہ جب تیل پہ ملتا ہے، گیس پہ ملتا ہے، ہر چیز پہ ملتا ہے تو ان چیزوں سے ایل پی جی پیدا ہوتی ہے۔ دوسرا، میری یہ Suggestion ہے فنانس منسٹر صاحب کو کہ میں نے دیکھا کہ رائلٹی گٹ گئی بڑھی نہیں ہے، 2012-13 کو آپ دیکھ لیں تو اس میں بھی 25 ارب روپے کی، لیکن 2018 میں پھر 23 ارب روپے سر، اس وقت 9 ویلز تھے، 10 ویلز تھے، ابھی 25/26 ویلز ہو گئے، میرے خیال میں اگر فنانس منسٹر صاحب چاہیں، انرجی اینڈ پاور والے چاہیں کیونکہ ہم بھی اس صوبے کے لوگ ہیں، اس صوبے کو فائدہ ہو گا، علاقوں کو فائدہ ہو گا کہ اگر وہ میٹنگ کرنا چاہتے ہیں، مرکزی گورنمنٹ ڈی جی (پیٹرولیم) ہمیں وہ فگرز نہیں بتا رہے ہیں، جو گیس جا رہی ہے، جو تیل جا رہا ہے، ہو سکتا ہے یہ رائلٹی اگلے سال یہ سارے انشاء اللہ اگر ہم زندہ ہوں گے تو میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ اگر فنانس منسٹر چاہیں تو یہ رائلٹی بجٹ میں 30 ارب، 32 ارب، 34 ارب روپے تک ہو سکتی ہے، ان کے لئے آپ کو چھ سات بندے ان کو سروس دینی چاہیئے۔ جناب سپیکر، ایک مول اوجی ڈی سی شکردرہ میں سی پی اے پلانٹ ہے، نشپہ میں سی پی اے پلانٹ ہے اور مکوڑی میں سی پی اے پلانٹ ہے، ادھر اگر ہم ایک میٹر لگوالیں کہ کتنی گیس ہماری نیشنل گرڈ کو جا رہی ہے اور ادھر فنانس منسٹر صاحب اگر دو بندوں کو بھرتی کر لیں تو میرے خیال میں ہر مہینے ان کو فگرز آئینگے کہ اتنی لاکھ کیوبک فٹ ہماری گیس جو ہے وہ نیشنل گرڈ میں چلی گئی۔ اسی طرح جناب سپیکر، اگر وہ چاہیں دو بندے ان تینوں پلانٹوں کے کیمپوں پہ لگالیں کہ Crude oil جو جا رہا ہے ٹینکروں میں، کتنے

دن میں کتنے ٹینکرز گئے اور مہینے میں کتنا Total crude oil ہو گیا؟ تو سالوں کے اندر وہ بیٹھ جائیں گے، مرکز کے ساتھ یہ اتنا ہمارا یہ Crude oil تھا، اتنی ہماری گیس تھی، اتنی ہماری ایل پی جی تھی، آپ نے ہمیں فگرز کم بتائے جناب سپیکر، وہ جو بیٹھے ہوتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ میری بات پہ آپ لوگوں کی یہ ایک سوچ ہے، میری جو آئی ہوئی ہے کیونکہ میں پندرہ سال سے اس ایوان میں آتا رہتا ہوں، بات کرتا ہوں اور تیسری بات میں ایک اور Suggestion دینا چاہتا ہوں جناب سپیکر، اس دن ہم ادھر پیش ہو رہے تھے، جھگڑے کر رہے تھے کہ ہمیں رائلٹی نہیں ملتی مرکز سے، رائلٹی ہر تین مہینے میں اس صوبے کو آتی ہے اور سال کے چار کوارٹرز ہوتے ہیں لیکن وہ صوبہ پھر ضلعوں کو ایک سال کے بعد قسطوں میں دیتا ہے، تو برائے مہربانی اصول تو یہی ہوتا ہے کہ جس طرح مرکز کا طریقہ ہے، وہ طریقہ صوبہ بھی اپنائے تو میرے خیال میں پھر یہ جھگڑے بھی نہیں ہوں گے کہ جی رائلٹی کم ملی زیادہ ملی لیکن منسٹر صاحب، میں یہ آپ کو تسلی دینا چاہتا ہوں کہ جو اچھا کام آپ کا ہو گا، میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ اس دن آپ نے فلور آف دی ہاؤس۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ میاں صاحب۔

<u>میاں نثار گل:</u> جو بات، کوہاٹ ڈویژن کی طرف سے، اپنی طرف سے لیکن یہ جو میں بات بتا رہا ہوں، یہ اگر آپ چاہیں تو انرجی اینڈ پاور کے ساتھ ایک میٹنگ کر لیں تو میرے خیال میں، اس صوبے کے لئے آئندہ سال کے لئے آٹھ دس ارب کا فائدہ ہم دے سکتے ہیں۔ شکریہ جناب سپیکر، اور یہ کٹ موشن میں واپس لیتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ تاج محمد خان صاحب، پلیز۔

<u>جناب تاج محمد:</u> شکریہ، جناب سپیکر! میں لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں جو 2017-18 میں مختلف اضلاع اور تحصیلوں کے لئے ایلوکیشن رکھی گئی تھی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ تو Demand for Grant on Finance ہے۔

<u>جناب تاج محمد:</u> اس میں بعض اضلاع اور تحصیلوں کو دو اقساط جاری نہیں کیے گئے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، یہ تو فنانس کی ڈیمانڈ ہے ناں۔

<u>جناب تاج محمد:</u> پچھلے 2017، سر، فنانس ڈیپارٹمنٹ سے میری گزارش ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> لوکل گورنمنٹ کی جب آئے تو پھر اس پر بات کر لیں۔

جناب تاج محمد: سر، فنانس ڈیپارٹمنٹ سے میرا یہ وہ ہے کہ جو2017-18 اے ڈی پی میں ڈسٹرکٹس اور تحصیل کے لئے جو ایلوکیشن رکھی گئی ہے، اس میں بعض تحصیلوں اور اضلاع کو دو اقساط فنانس ڈیپارٹمنٹ نے جاری نہیں کیے جس کی وجہ سے وہ اضلاع اور تحصیل مشکلات کے شکار ہیں، تو میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ وہ ہمیں بتائیں کہ وہ دو اقساط ان اضلاع اور تحصیلوں کو جاری کیے جائیں گے یا نہیں کیے جائیں گے ؟ اور دوسری بات یہ ہے سر، کہ پچھلے کچھ عرصے سے پی ایل اے اکاونٹ بند ہے کیونکہ وہ آن لائن سسٹم ہے، تو جو ٹھیکیدار ہے ان کی Liabilities ہیں، ان کے بلز کلیئر نہیں ہو رہے ہیں تو اس بارے میں بھی منسٹر صاحب ہمیں بتائیں۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Speaker: Thank you, Mr. Taj Muhammad Khan. Honourable Minister for Finance, to respond please.

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! زیادہ ٹائم نہیں لوں گا، سب سے پہلے تو میں شگفتہ ملک، محمود خان صاحب، عنایت خان صاحب، اکرم درانی صاحب اور تاج محمد صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ان کی تجاویز کے لئے اور ان سب کو یہ یقین دہانی دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ ان کی تجاویز پر ہم کام کریں گے اور ان کی جو ریکویسٹ ہیں، ان کو میں

ون ٹو ون جو ہے وہ میں 'فالواپ' کروں گا، میں صرف ایک دو باتوں پہ بہت جلدی سے جو ہے 'ریسپانڈ' کروں، نمبر ون جو عنایت خان صاحب نے Own Sources Revenue Generation کی بات کی، اس پہ سب سے پہلے تو جیسے میں نے کہا کہ Fiscal space بڑھانے کے لئے اس پہ ہم نے دو تین چیزیں کرنی ہیں، سب پہلے تو یہ کہ جو سب سے بڑے ریونیو جنریشن ادارے، ان کے ساتھ بیٹھ کے ان کے Specific plans بنالیں۔ نمبر دو، اور اس سے جو ہے کرنٹ سائڈ بھی Impact ہو گی، ڈیویلپمنٹ سائڈ بھی جو ہے اس میں بھی Impact آئے گا، ہم نے Comprehensive exercise کرنی ہے ہر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کہ وہ اپنے بجٹ کو خود دیکھے اور اگر ان کا تھرو فارورڈ بڑھا ہے تو پھر انہوں نے یہ Thogh choices کرنے ہیں کہ یا تو وہ اپنے 'تھرو فارورڈ' کو کسی طریقے سے کم کریں، Space زیادہ کریں کرنٹ سائیڈ کو دیکھ کے یا پھر ان کے پاس مزید Space کی گنجائش مشکل سے جو ہے وہ ملے گی، میں ان کو یہ Inform کر سکتا ہوں کہ جو ان کی کے پی ریونیو اتھارٹی کے لحاظ سے تین چار تجاویز تھیں، وہ بالکل ساری بڑی Sensible تجاویز ہیں اور ان پہ جو ہے کام ان شاء اللہ ضرور ہو گا، پارلیمنٹری کمیٹی بھی بنائی جا سکتی ہے، Input بھی لیا جا سکتا ہے، بلکہ صرف ریونیو اتھارٹی پہ نہیں، میرے خیال میں جو

کرنٹ سائڈ ہے بجٹ کا اس کو Manage کرنے کے لئے بھی اپوزیشن اور گورنمنٹ کو مل کے تھوڑی سی سوچ کرنی چاہیے، ان کو خوشی ہوگی کہ کے پی ریونیو اتھارٹی کے ہیڈ آج کراچی میں سندھ ریونیو بورڈ کے ہیڈ سے مل رہے ہیں تاکہ ان سے سیکھیں، اس کے بعد وہ پنجاب بھی جائیں گے اور ایکسپرٹس کو ہم Already جو ہے وہ Engage کر رہے ہیں اور جو Incentives کی بات انہوں نے کی، میرے خیال میں کچھ سسٹم ضرور ہوگا لیکن اس کو سٹڈی کیا جا سکتا ہے تاکہ بہتر بنایا جا سکے۔ جو لیڈر آف اپوزیشن نے بات کی ریلیز پالیسی کو دیکھ کے جہاں تک میری Understanding ہے اور میں معذرت پہلے سے چاہتا ہوں، چونکہ میں ڈیپارٹمنٹ میں اور اسمبلی میں نیا ہوں، اگر یہ Understanding غلط ہو، لیکن میری Understanding کے مطابق یکم نومبر کو پچاس فیصد ریلیز ز ہو جائیں گی اور اس کے علاوہ جو آپ کی تجاویز تھیں I am making sure کہ یہ Spending ہو، اس پہ ان شاء اللہ غور کریں گے اور میں سیکرٹری صاحب کو ہدایت کرتا ہوں کہ جو اکرم درانی صاحب کی جو تجاویز تھیں، ان پہ پلیز رپورٹ کریں Because یہ بڑا ضروری ہے کہ ہم ریلیز ز کو Transparently بنائیں اور وہ On time بھی ہوں، Even in a situation جہاں پہ ہمارے پاس Fiscal soace مشکل ہے۔ میاں نثار گل صاحب کی جو تجاویز تھیں، ریونیو جنریشن بڑھانے کے لئے رائلٹیز اگر زیادہ کی جا سکتی ہیں، مجھ سے زیادہ خوش کوئی بھی بندہ نہیں ہوگا تو ان شاء اللہ ہم ضرور Internally review کریں گے اور پھر فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ بیٹھ کے دیکھیں گے کہ کیسے یہ ہو سکتا ہے اور جو Last بات تھی On reveneue of local government جو تاج محمد صاحب نے کی تھی، جہاں تک میری Understanding ہے اگر ریلیز ز نہ ہوئی ہوں وہ اس لیے کہ ان ڈسٹرکٹس میں پیسہ Already پڑا ہوا ہے لیکن میں ان کو بھی یقین دہانی دلا سکتا ہوں کہ ہم جو ابھی نیا لوکل گورنمنٹ سسٹم بنا رہے ہیں، اس میں یہ جو پراسیس ہے ریلیز کا، اس کو ہم نے زیادہ آسان بنانا ہے کیونکہ ایک طرف ہم یہ نہیں چاہتے کہ پیسہ جو ہے، وہ بہت سارا ہے لیکن ہم Facilitate کرنا چاہتے ہیں ساری لوکل کونسلز کو ویلیج لیول پہ یا اس سے اوپر کہ جو لیول ہوں گے کہ وہ شفاف طریقے میں، لیکن آسان طریقے میں بھی اپنا پیسہ ریلیز کروا سکیں۔ امید ہے کہ ان جوابات سے جو ہے، جن لوگوں نے یہ کٹ موشنز Raise کی تھیں، ان کی تسلی ہو گی، میں دوبارہ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر تمام ممبران اپنی کٹ موشنز واپس لے لیں۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب تاج محمد خان صاحب!

جناب تاج محمد: شکریہ جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن ہوں اور میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں، تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب!

میاں نثار گل: میں تو سر، پہلے ہی Withdraw کر چکا تھا لیکن منسٹر صاحب سے میرے خیال میں تھوڑی بہت ایک بات کرنا چاہتا ہوں، میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ آپ مرکزی گورنمنٹ کے ساتھ بیٹھ جائیں، میں آپ کو یہ کہہ رہا تھا کہ صوبائی گورنمنٹ اپنا ایک پاور میٹر لگوالے اور اس پہ اس کو پتہ لگ سکے لیکن ان کی اپنی جگہ پہ مرضی ہے، میں نے تو اچھی تجاویز دی تھیں کہ یہ صوبے میں ہم خود جانچ پڑتال کر سکتے ہیں، ہمیں پتا ہو گا۔ شکریہ، جناب سپیکر، کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: شاہدہ وحید صاحبہ، Not present, lapsed، ہاں ان کی تو Lapse ہو گئی۔ جناب اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: موشن واپس کرتا ہوں لیکن Expect کرتا ہوں کہ پی اینڈ ڈی پی پہ منسٹر فنانس ریسپانڈ کریں گے کیونکہ اس پہ میں چاہتا ہوں کہ یہ بولیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، شگفتہ ملک۔

محترمہ شگفتہ ملک: مجھے تو منسٹر صاحب نے کوئی جواب ہی نہیں دیا، میرے خیال میں جتنے بھی میل ہمارے ممبرز تھے آنریبل، سب کے وہ Answers دے دیئے لیکن خواتین کا نہیں، تو میں تو ابھی تک میں کیسے واپس لے سکتی ہوں جی (تالیاں) جب تک آپ فیمل ممبر کو Equal وہ نہیں دیں گے، تو I am sorry to say لیکن جب تک جتنے بھی ممبرز نے بات کی، ان میں خواتین کو کیوں Ignore کیا گیا ہے منسٹر صاحب نے؟

جناب سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ، آپ کا جواب تو انہوں نے دیا نا۔

محترمہ شگفتہ ملک: نہیں جی، میں تو اس انتظار میں بیٹھی تھی کہ منسٹر صاحب ابھی بات کریں گے۔

جناب سپیکر: کوسچن Repeat کریں آپ اپنا۔

محترمہ شگفتہ ملک: نہیں، تو کیوں خواتین کی اس کو یہ کیوں نوٹ نہیں کرتے جی؟ جب آپ تمام ممبرز کو نوٹ کرتے ہیں تو خواتین کا کیوں نہیں نوٹ کیا جی؟ میں نہیں۔

جناب سپیکر: خیر ہے، کوئسچن کریں خیر ہے، خیر ہے افہام و تفہیم آپ اپنا کوئسچن Repeat کر دیں۔ Ji Please repeat your question Shagufta Malik Sahiba.

محترمہ شگفتہ ملک: لیکن یہ اپنی غلطی تسلیم کریں گے کہ آئندہ اگر خواتین کے ساتھ ایسا ہو گا تب ہی میں کروں گی سر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: آئندہ نہیں ہو گا۔

محترمہ شگفتہ ملک: یہ Discrimination اسمبلی میں تو کم از کم نہیں، ہم تو اور ڈیپارٹمنٹ کا وہ کرتے ہیں، ابھی اسمبلی میں اگر یہ Discrimination ہو گی تو بہت افسوس کی بات ہے، میں نے ملازمین کے حوالے سے بات کی تھی۔

جناب منور خان: منسٹر نے اپنے آپ کو ہیرو کہا تھا، اچھا یہ بات سامنے آ گئی کہ ہال نے دیکھا کہ یہ ہیرو ہے یا زیرو؟

(قہقہے اور تالیاں)

جناب سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ!

محترمہ شگفتہ ملک: میں نے صرف ملازمین کے حوالے سے بات کی تھی کہ جو یہاں پہ بات ہوئی تھی کہ ملازمین جو ہیں اور انکی جو تنخواہیں ہیں، وہ بوجھ ہیں خزانے پہ، تو آیا اس سے جو پچھلی حکومتیں تھیں تو کیا وہ جو تنخواہیں دے رہی تھی، وہ بوجھ تھیں یا نہیں؟ اس حوالے سے تھوڑا سا مجھے کلیئر کر دیں کہ ملازمین کی تنخواہوں کے حوالے سے کیوں وہ بات دوبارہ انہوں نے نہیں کی؟

جناب سپیکر: منسٹر فنانس۔

وزیر خزانہ: آنریبل ایم پی اے صاحبہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے Insist کیا کہ میں انکے سوال کا جواب دوں کیونکہ میں انکو کلیئر، جی جی۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ ملک: جناب سپیکر صاحب، میں نے ملازمین کی تنخواہوں کے حوالے سے بات کی۔

وزیر خزانہ: جی جی، ہاں جی پلیز، Now, listen to me، کیونکہ میں یہ بھی یقین دہانی دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ خواتین کی میں صرف اس ایوان میں نہیں، بلکہ باہر بھی Respect کرتا ہوں اور I think کہ

ہمیں اس صوبے میں خواتین کی ترقی کے لئے بہت کچھ کرنا ہے، میں یہ بھی صاف الفاظ میں کہوں گا، مجھے اس وقت آپ کی صحیح آواز نہیں آئی بلکہ ابھی جو ہے بالکل کلیئر، تو میں بڑا Simple اور جتنا آپ چاہیں ڈیٹیل میں جواب دے سکوں گا۔ کسی بھی ملازم کی تنخواہ Uniquely نہ ابھی بوجھ ہے، نہ پہلے بوجھ تھی، جو بوجھ ہے خزانے پہ وہ بوجھ صرف یہ ہے کہ جب تنخواہیں ملازمین کی جس Percentage سے بڑھیں، اس Percentage سے بجٹ نہ بڑھے تو آہستہ آہستہ اسی سے جو ڈویلپمنٹ سپیس کم ہوگا اس کا Impact بھی صرف ان ملازمین پہ نہیں ہوگا لیکن اس صوبے کے سارے عوام پہ ہوگا، تو جو میرے کہنے کا مطلب تھا، وہ یہ تھا کہ ہم نے مستقبل میں جو ہے جب ہم بجٹ بنائیں، یہ ہماری ذمہ داری ہے، حکومت ہوتے ہوئے بھی، پراونشل اسمبلی ہوتے ہوئے بھی اور اس صوبے کے سٹیک ہولڈرز ہوتے ہوئے بھی کہ ہم جب بجٹ بنائیں، ہم یہ دیکھیں کہ اس میں ہم حکومت کی سائز کو کیسے کنٹرول کریں، کیا سائز ہونی چاہیے، کتنی اگر ہم نوکریاں دیں، وہ نوکریاں تو آسانی سے میں دے دوں گا لیکن اس سے ڈویلپمنٹ بجٹ پہ کیا Impact پڑے گا؟ اور میں تو بلکہ اپوزیشن کے لئے اپوزیشن کرنا آسان کر رہا ہوں کہ آپ ہمیں اس پہ چیلنج کریں کہ اگر ہم زیادہ پوسٹیں دے رہے ہیں اور ان پوسٹوں کی ضرورت نہیں ہے، اگر ان پوسٹوں سے عوام کا فائدہ نہیں ہو رہا ہے کیونکہ وہ پیسہ بہتر استعمال ہو سکتا تھا، تو چاہے مرد ہو خاتون ہو، آپ کا کام ہے ہمیں چیلنج کرنا اور آپ ہمیں چیلنج کریں، یہ میں کہنا چاہ رہا تھا اپنی سپیچ میں، یہ ہماری ذمہ داری ہے، ہم آنکھیں بند کر کے پوسٹس نہیں Create کر سکتے، آنکھیں بند کر کے پیسہ نہیں خرچ کر سکتے، تو یہ میرا مقصد تھا، Obviously کوئی بھی ملازم نہیں، کوئی بھی شہری اس صوبے کا بوجھ حکومت کے لئے ہو نہیں سکتا، ہمارا کام ہے، ہماری ذمہ داری ہے کہ اس صوبے کے جو پینتیس ملین عوام ہیں، ایک ایک کا ہم خیال رکھیں اور ہم اپنی بھرپور کوشش کریں گے۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شاہدہ ملک صاحبہ، نہیں نہیں، شاہدہ ملک صاحبہ نہیں، یہ شگفتہ ملک صاحبہ، آپ کی تو Lapse ہو گئی، شگفتہ ملک صاحبہ۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: ٹھیک ہے جی، میرا تو بالکل دل نہیں چاہ رہا لیکن ابھی منسٹر صاحب نے آئندہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Withdraw کرتی ہیں۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: ہاں جی، بالکل۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you very much. Mehmood khan Bithani Sahib.

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر! فنانس منسٹر یہ بتادیں، میں نے ریکویسٹ کی تھی ریلیز کے حوالے سے، تو انہوں نے بتایا تھا جناب سپیکر، یہ تین کروڑ چوبیس لاکھ روپے کی جو بات ہوئی تھی، یہ ایک دن لیٹر آیا دوسرے دن ریلیز ہو گئی ہے، اس میں کم از کم یہ انکوائری کو آرڈر کر دیتا، تب تک میں کٹ موشن واپس نہیں کروں گا کہ یہ پتہ چلے کہ اس میں قصور کس کا ہے تاکہ یہ پتہ ہاؤس کو چل جائے کیونکہ 16 کو لیٹر آیا، 17 کو ریلیز ہو گئی۔ یہ تو فنانس ریلیز میں بہت تیز ہے، جناب سپیکر، میں نے سیکرٹری صاحب کو بھی ریکویسٹ کی ہے، سال ڈیڑھ سال ہو گیا ہے، اس کا یہ پتہ چلنا چاہیے کہ یہ جو پیسے گئے ہیں یہ کس مد میں گئے ہیں اور کس طرح گئے ہیں؟ یہ فنانس منسٹر کو پتہ نہیں ہے، یہ پچھلے دور کی بات ہے، کم از کم انکوائری کا آرڈر کر دیں، پھر میں کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر فنانس۔

وزیر خزانہ: ریکویسٹ یہ ہے کہ Obviously ابھی Raise ہوا ہے، میں ڈیپارٹمنٹ کو کہوں گا کہ اس کی Facts وہ میرے سامنے لے آئیں، وہ میں ایم پی اے صاحب سے مل کے ان کو چیک کر لیں گے، اس وقت جو ہے، بلکہ میں صرف یہ کہ اس دن انہوں نے بات کی تھی، ہر بات Individually respond کی نہیں جا سکتی، اس دن میں نے ان کی بات کو بھی Ignore کیا تھا، میں صرف یہ موقع لے لیتا ہوں، انہوں نے ٹانک کے پانی کا بھی ذکر کیا تھا، انشاء اللہ جب ملیں گے، اس کی بھی بات کر لیتے ہیں، اب میں ریکویسٹ ان کو یہ کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ کٹ موشن وہ واپس لے لیں۔

جناب محمود احمد خان: ٹھیک ہے، جناب سپیکر، میں واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you, Bithni Sahib. Since all the cut motions on Demand No. 3 have been withdrawn, therefore, the question before the House is that Demand No. 3 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Demand is granted. Demand No. 4. Again I will request both the sides.

کہ سپیچز کو ذرا شارٹ رکھیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو موقع ملے، مائیک کھولیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، بحث لمبی ہو گی کیونکہ بجٹ کی بات ہے اور بڑے Important ڈیپارٹمنٹس ہیں اور انکو Scape نہیں کیا جا سکتا ہے، تو اگر یہ Consultation ہو تو اپوزیشن جن

ڈیپارٹمنٹس کے اندر Interested ہے صرف انہی ڈیپارٹمنٹس کا نام لیا جائے اور صرف انہی کو Take-up کیا جائے تو پھر آپکی طرف سے بار بار یہ بات نہیں آئے گی کہ وقت کم ہے اور آپ جلدی کریں۔

جناب سپیکر: Agreed، بالکل صحیح۔

جناب عنایت اللہ: میرا خیال ہے کہ ہر ایک جو ہے ایک خاص ڈیپارٹمنٹ کے اندر، دس بارہ سے زیادہ ڈیپارٹمنٹس نہیں ہیں جن میں سارے لوگ Interested ہیں۔

جناب سپیکر: وہی ہے، ہاں، وہ اگر آپس میں ڈسکس کر کے ہمیں لسٹ دے دیں تو وہ ہم ڈسکشن کے لئے رکھ لیتے ہیں اور باقی ہم پھر پاس کر لیتے ہیں، یہ آپ آپس میں طے کر لیں۔

Mr. Speaker: So Demand No. 4, the honourable Minister for Planning and Development, to please move his Demand No. 4.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 60 کروڑ 13 لاکھ 9 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019 کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ منصوبہ بندی و ترقی اور شعبہ شماریات کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. 60 crore, 13 lac, 09 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payement for the year ending 30th June 2019, in respect of Planning and Development Department. Mr. Khushdil Khan, please move his cut motion, lapsed.

مسٹر بہادر خان، نہیں ہیں۔ بابک صاحب بھی نہیں ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، اگر اجازت ہو تو میں بولوں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جی، آپ کوئی سپیچ کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: تو پھر آپ خاموشی سے بیٹھ جائیں، نہیں، ہر بات پر میں آپ کو Allowed نہیں کرونگا

نگہت بی بی، Please, do not disturb the House, take your seat; no no, you are not the only one to speak every time; please take your seat, take

کوئی کٹ موشن پیش کی ہے آپ your seat, take your seat, this is not your time.
نے، کوئی کٹ موشن پیش کی ہے آپ نے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں۔

Mr. Speaker: Then, do not disturb please, please take your seat, you are not, every party has its Parliamentary Leader, you have some business then come forward, otherwise keep silent please; no, no نہیں آپ نے تماشا بنا دیا ہے ہر وقت no, don't shout please, don't shout please, Otherwise I will not allow you, جو بزنس ہوگا Don't shout ، آپ کھڑی ہو جاتی ہیں No, this is not a question, this is not a joke, this is honorable Assembly, (Applauses).

(شور)

Mr. Speaker: Ms. Shaugufta Malik, please move your cut motion.

محترمہ شگفتہ ملک: میں دو ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by Rupees two thousands only. Nalotha Sahib is not around, lapsed. Mr. Mehmood Ahmad khan.

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر، ایک لاکھ کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees on one lac only. Mr. Inyat ullah.

جناب عنایت اللہ: میں دس ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousands only. Mr. Akram khan Durrani Sahib, Opposition Leader.

جناب اکرم خان درانی: جناب سپیکر صاحب، میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Ms. Shahida Waheed Sahiba, to please move her cut motion.

محترمہ شاہدہ: میں پانچ سو روپے کی کٹ موشن پیش کرنا چاہتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five hundred only. Mian Nisar Gul Sahib, to please move your cut motion.

میاں نثار گل: جناب سپیکر صاحب، میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Zafar Azam Sahib, to please move his cut motion.

جناب ظفر اعظم: جناب، میں دس ہزار روپے کی کٹ موشن پیش کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees ten thousands only. Mr. Taj Muhammad, to please move his cut motion, not present, it lapses. Sardar Yousaf Sahib is not around. The Minister Finance, please یہ پی اینڈ ڈی ہے ناں؟، You will respond, the Minister Finance, to please respond on behalf of-----

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): سر، وہ بات تو ہو گی۔

جناب سپیکر: یس سوری، مجھے نگہت اور کزئی صاحبہ نے پریشان کر دیا، مسٹر ظفر اعظم صاحب، پلیز۔

جناب ظفر اعظم: یہ نگہت کا انتقام تو مجھ سے نہیں لیا جا رہا ہے سر، تھینک یو سر! آپ کی وساطت سے میں کنڈی صاحب کو ہاؤس میں آنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں، جناب، میں گنڈاپور، سوری، گنڈاپور صاحب کو، جناب سپیکر صاحب، مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ پی اینڈ ڈی، پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ، (مداخلت) اچھا، میں دس ہزار کی پیش کرتا ہوں، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آپ بات کر بھی چکے اور مجھے سمجھ بھی نہیں آئی۔

جناب محمود احمد خان: کٹ موشن پیش کر دی ہے انہوں نے دس ہزار۔

جناب سپیکر: تو پیش تو کر دی، اب سپیچ کریں نا، پیش تو پہلے ہو گئی ہے۔

جناب ظفر اعظم: پیش تو پہلے کر دی تھی نا، ابھی بات کرنی تھی، آپ تھوڑا صبر کریں۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر صاحب، مجھے پی اینڈ ڈی اس کا مطلب سمجھ نہیں آتا، جناب سپیکر صاحب، میرے خیال میں انہوں نے، اس ڈیپارٹمنٹ کی پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ طرف زیادہ توجہ ہے اور ناپی کی طرف کم اور ڈی کی طرف زیادہ توجہ ہے، پہلے جو پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کی بات ہوا کرتی تھی تو پانچ سالہ پلاننگ ہوا کرتی تھی، تو ہر ایک آفیسر، ہر ایک ڈیپارٹمنٹ، ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کے لوگ تقریباً آدھی رات تک میٹنگ کرتے تھے اور پلاننگ بناتے تھے لیکن آج کل، میں تو کبھی گیا نہیں ہوں، جب جاتا ہوں تو پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کے دروازے بند ہوتے ہیں، کوئی پتا نہیں چلتا کہ ادھر آفس میں کوئی ہے کہ نہیں؟

تو یہ پلاننگ تو ہو نہیں سکتی۔ اسی طرح جی میں یہ سمجھتا ہوں ان کو ڈی کی طرف زیادہ توجہ ہے وہ کیوں جی، Foreign Funded جتنی بھی Developmental وہ آ چکے ہیں ادھر ہمارے صوبے کو سارے پر یہ لوگ بیٹھ چکے ہیں کیا انکے ساتھ کام جو Foreign Funding سے اس صوبے میں ہو رہے ہیں، انکے ساتھ وہ Expert ہیں، یا تو وہ ان کو کسی ڈیپارٹمنٹ میں Indulge کر دیں سی اینڈ ڈبلیو میں پبلک ہیلتھ میں یا کسی اور ڈیپارٹمنٹ میں، اگر انکے ساتھ Experts نہیں ہیں تو وہ پھر وہ Foreign Projects، جس طرح ملاکنڈ پراجیکٹ ایریا، یا بارانی پراجیکٹ ہے انکے زیر سایہ کام کرتے ہیں میری ریکویسٹ منسٹر آف انچارج سے صرف یہ ہے کہ انکی جو Foreign Funded میں کتنا Developmental کام ہوا ہے اور کتنی جیپ اور موٹر اور Vehicle خریدے گئے ہیں اور کتنے سٹاف پر لگائے گئے ہیں، ہمیں صرف یہ بتایا جائے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، ظفر اعظم صاحب۔ میاں نثار گل صاحب کا مائیک کھولیں۔

<u>میاں نثار گل:</u> شکریہ جناب سپیکر! جس طرح ملک ظفر اعظم صاحب نے فرمایا پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میں ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ بعض آنریبل ممبرز ہاؤس میں موبائل Use کر رہے ہیں، ابھی جس کا موبائل Use ہوتے ہوئے پکڑا گیا، اس کو یہاں ضبط کر لینگے، ہاؤس میں موبائل Attend کرنے کی، بالکل اجازت نہیں ہے جس نے کرنا ہے لابی میں جا کے Attend کرے، تھینک یو۔

<u>میاں نثار گل:</u> جناب سپیکر، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی بہت زیادہ ذمہ داری ہوتی ہے کیونکہ وہ پورے صوبے کے لئے ایک سال کا پلان دیتا ہے، اگر آپ جس طرح ملک صاحب نے کہا، میرے خیال میں نہ ان کی ڈسٹرکٹ لیول پہ میٹنگ ہوتی ہے نہ ڈویژن کی ہوتی ہے اور نہ صوبے کے لیول پہ ہوتی ہے کچھ Pages ہم دیکھ رہے تھے، پراجیکٹ ہے دو ارب کا، فنڈ اس کے لئے دس کروڑ، Completion ہے دو سال، سر یہ کس طرح پلاننگ ہو سکتی ہے کہ دو ارب روپے کا پراجیکٹ ہو، دس کروڑ آپ اس کے لئے ایلوکیشن رکھیں اور Completion آپ اس کے لئے دو سال رکھیں، اس میں ہماری کنٹریکٹر برادری جتنی بھی ہوتی ہے، وہ پھر پانچ چھ سات سال تک یہ پراجیکٹ مکمل نہیں کر سکتی۔ جناب سپیکر، میرے خیال میں یہ پلاننگ ہونی چاہیے، پتا ہونا چاہیے کہ ہمارے ساتھ وسائل کتنے ہیں اور ہم ان وسائل میں اس پراجیکٹ کو کس طرح ختم کر سکتے ہیں؟ یہ ابھی اسمبلی میں یہ بحث ہو رہی تھی کہ ہمارے ساتھ سو روپے ہیں اور ہم

نے ہزار کے کام رکھے ہیں، تو اس میں پلاننگ پھر ٹھیک نہیں ہو سکتی، ہماری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ جو بھی پراجیکٹ ہو اس کے لئے ٹائم فریم پلس اس کی پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ Calculation کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اس کے لئے کرے اور اس میں اچھا بھی ہو گا کیونکہ وہ پیسہ جو لگ رہا ہے پچھلے سال کا، وہ اتنی دیر ہو جاتی ہے، اس میں چھ سات سال کی کہ وہ اس کا بھی پھر Maintenance Period آ جاتا ہے تو دوسرا پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے یا اس صوبے کی حکومت نے، اس نظام میں ایک بات لائی ہے، سر، ایک پراجیکٹ ہوتا ہے دو ارب کا، اس میں Two percent call deposit ہوتا ہے، یہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے اس لئے کہ انہوں نے یہ سب کیا ہوا ہے اور اس میں پھر دس پرسنٹ بانڈ بھی ہوتا ہے گورنمنٹ کی طرف سے، وہ بانڈ جو بینک کا ہوتا ہے، اس میں پھر وہ تقریباً سات سال، آٹھ سال وہ بینک وہ گارنٹی جو ہے وہ بند پڑی ہوتی ہے، اس پہ برائے مہربانی نظر کرم کریں کہ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کے انچارج منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ مطلب یہ بیان نہ دیں کہ جی کہ ہم اس پہ غور کر لیں گے، ہم اپنی کٹ موشن کو واپس لیں گے-----

Mr. Speaker: Order, please.

میاں نثار گل: لیکن یہ پورے صوبے کا معاملہ ہوتا ہے، ان چیزوں پہ آپ لوگ تھوڑا سوچ لیں، اس کے بعد ہم اپنی کٹ موشن کو واپس کر لیں گے اور تفصیلاً آپ لوگوں نے جواب دینا ہوگا، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you, Mian Sahib Ms. Shahida Waheed Sahiba.

محترمہ شاہدہ: جناب سپیکر، کیونکہ حکومت بغیر پلاننگ کے کام کر رہی ہے اس لئے میں نے یہ کٹوتی تحریک پیش کی ہے۔

Mr. Speaker: Honorable Opposition Leader, Mr. Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ پانچ سالوں کے لئے پورا انتظام کرتا ہے، فنانس والوں کو بلاتا ہے کہ آپ کے پاس کتنے وسائل ہیں؟ لوکل گورنمنٹ والوں کو بلاتا ہے کہ آپ پانچ سال میں کیا چاہتے ہیں؟ ایجوکیشن اور جتنے بھی ہمارے ڈیپارٹمنٹ ہیں، چونکہ اس میں پانچ سال کی منصوبہ بندی ہوتی ہے تو سب کو بلا کر اور پھر جو منصوبہ دیتے ہیں، انہوں نے پہلے انتظام کیا ہو کہ ہمارے اتنے وسائل ہیں اور اس کو ہم سال میں مکمل کر سکتے ہیں، دو سال میں مکمل کر سکتے ہیں، تین سال تک اور تقریباً کچھ پھر بڑے ہوتے ہیں، وہ پانچ سال تک بھی رکھتے ہیں پچھلے پانچ سالوں میں انہوں نے جتنی منصوبہ بندی کی ہے، مجھے ایک کام بتایا جائے کہ وہ پانچ سال میں مکمل ہوا، کوئی

ایک روڈ ہو، کوئی ایک کالج ہو، کوئی ایک ہسپتال ہو، کوئی ایک ہائر سیکنڈری سکول ہو، چونکہ انہوں نے وہ منصوبہ بندی نہیں کی تھی جو کہ کرنی چاہئے تھی، اگر آپ اے ڈی پی کی سائز کو دیکھیں اور سیریل نمبر ایک سے آپ شروع ہو جائیں اور پھر ایک ایک منصوبہ آپ دیکھیں تو اتنے منصوبے ہیں کہ میرے خیال میں باقی اگر دو تین حکومتیں آتی ہیں، پھر بھی وہ منصوبے پچھلی گورنمنٹ کے، وہ پورے نہیں ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ پھر وہاں پر اس کے ریٹس بڑھتے ہیں، پھر کنٹریکٹرز ڈیمانڈ کرتے ہیں، پھر اس پہ Escalation ہوتی ہے، میں کچھ اس طرح مثال دیتا ہوں، باقی صوبے کا تو میں کوئسچن پہ بھی معلوم کرونگا، پشاور میں لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے پانچ سال کی منصوبہ بندی کے لئے یہاں پر پشاور کے جتنی بھی فٹ پاتھ تھیں، اس کو بڑا خوبصورت بنا دیا، ہم داد دیتے ہیں، اس کے ساتھ پودے لگا دیئے بڑے خوبصورت جو کہ بہت اچھا لگ رہا تھا لیکن آخری سال میں اس فٹ پاتھ کو اکھاڑ گیا، ان پودوں کو اکھاڑ گیا اور وہ پشاور جو ایک خوبصورت نظر آرہا تھا دوبارہ وہ کھنڈرات میں تبدیل ہوا، مجھے انچارج منسٹر پہلے یہ بتا دیں کہ ان فٹ پاتھ پہ کتنا خرچہ ہوا تھا چار سالوں میں اور ان پودوں پہ کتنا خرچہ ہوا تھا، دوبارہ وہاں سے ایک خوبصورت انداز میں ہم جاتے تھے تو ہم دیکھتے تھے، تو ایک تو وہ، دوسرا ہمارا پلاننگ ڈیپارٹمنٹ مکمل طور پہ بیٹھ گیا ہے، صوبے کا ایک ہی منصوبہ جس کو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا منصوبہ کیا ہے جو کسی گورنمنٹ نے بھی اتنا بڑا منصوبہ نہیں کیا ہے، اس پہ بعد میں ہم بات کریں گے، وہ ہے بی آر ٹی کا، ابھی پانچ سالوں میں پلاننگ والوں کو معلوم نہیں تھا کہ سیوریج سسٹم کا کیا ہو گا جو پہلے سے اوور ہیڈ برج بنے ہیں، ان سے ہم گزریں گے تو وہ کیا ہو گا اور جب ہم مکمل کریں گے، میرے خیال میں اس میں جتنی بھی امنڈمنٹ ہوئی ہے پلاننگ کی طرف سے، چھ مہینے کے بعد نیا، آٹھ مہینے کے بعد نیا، تو ابھی پانچ سال کے بعد دوسری حکومت میں ہم دوبارہ ECNEC کے پاس گئے ہیں، یہ ہے وہ منصوبہ بندی کہ ہم پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کو داد بھی دیتے ہیں، باقی منصوبے پہ تو پورا سال ہم بات کریں گے لیکن ایک اہم منصوبہ جو کہ بالکل مکمل تباہی ہے اور یہ بھی پلاننگ والوں نے کیا تھا کہ ایک سہولت ہونی چاہئے، یہ تو اس کا پہلا فیز ہے، سیکنڈ فیز یہ ہے کہ سو فٹ، اس طرف پشاور کو گرائیں گے اور سو فٹ ادھر گرائیں گے، چونکہ ابھی روڈ پہ تو جانے کے لئے مختلف جگہوں پہ کوئی جا نہیں سکتا، درمیان میں وہ تو آ گیا لیکن یہاں پر جو سائیڈ جانے کے لئے ہے، اس میں دو گاڑیاں آپس میں نہیں گزر سکتیں، ابھی سیکنڈ فیز میں جب مکمل ہو گا تو پورے پشاور شہر کو ہم گرائیں گے یا پچاس فٹ اس سائیڈ پہ جائیں گے، پچاس فٹ اس سائیڈ پہ، یا سو فٹ اس پہ جائیں گے، سو فٹ، تب یہ منصوبہ مکمل ہو

گا اور جب یہ ڈیویلیمنٹ کے اخراجات بھی آپ لوگوں کو دینگے اور لینڈ کے پیسے بھی دینگے، چونکہ یہاں پر پوری Costly زمین پورے صوبے کی یہیں اس روڈ پہ ہے، ابھی لوگوں کو آپ دوبارہ وہاں پر جو زمین آپ لیں گے، اس کے بھی پیسے دینگے اور ساتھ ہی بلڈنگ جو گرائیں گے، اس کے پیسے بھی دینگے تو ایک تو وہ جو پہلے خرچہ ہوا ہے اور جس نے بھی یہ پلاننگ کی ہے، اس پہ Responsibility fix کی جائے، جتنا ریٹ بڑھا ہے، جتنا نقصان روڈوں کو اکھاڑنے پہ ہوا ہے اور جتنا پودوں پہ ہوا ہے، تو جو بھی ذمہ دار لوگ ہیں، چیف منسٹر اس میں میرے خیال میں چیئر مین بورڈ ہیں، ابھی موجودہ اس چیف منسٹر کے وقت میں بھی اس میں بڑی تبدیلی کی گئی ہے، میں یہ بھی پوچھوں گا کہ اس کے علم میں ہو گا کہ یہ تبدیلی وہ Agree کرتے ہیں جو ابھی نئی ہوئی ہے، ECNEC کو جو گئے ہیں۔ دوسرا یہ کہ میں یہ بھی پوچھوں گا کہ ہم کنٹریکٹر کو جو پیسے دیتے ہیں، چیک دیتے ہیں، وہ ہم ڈالر میں دے سکتے ہیں یا پاکستانی روپے میں دینگے، کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ کچھ منصوبوں پہ ہم کنٹریکٹر کو ڈالر میں Pay کر رہے ہیں، چونکہ ابھی ڈالر جو جتنا مہنگا ہوا ہے تو پھر تو ہم اس انداز سے پاکستانی روپے میں بھی اس کے لئے اضافہ کریں گے، تو میں یہی گورنمنٹ سے درخواست کرونگا کہ پلاننگ کو موثر بنادے اور میری خاص جو توجہ ہے، یہ غریب صوبہ ہے، اس کے وسائل کو اگر ہم اس طرح تباہ و برباد کریں گے بغیر منصوبہ بندی کے اور پھر جب ہم یہ Loan واپس کریں گے تو یہ Loan میرا بچہ بچہ ادا کریگا۔ میں نے تو یہ بھی پوچھا تھا کہ اس منصوبے سے کیا ہمارے ریونیو میں اضافہ ہو سکتا ہے؟ ایسا تو نہ ہو کہ رکشے کا چلانے والا بھی فاقے پر مجبور ہو، وہاں پر میرا جو ٹیکسی والا تھا جو تھوڑا بہت کماتا تھا، وہ بھی فاقے پر مجبور ہو اور وہ لوگ بھی جن کا کاروبار پانچ سال سے مکمل بند ہے، اس روڈ سے جو وابستہ لوگ ہیں بی آر ٹی کے ساتھ، ان لوگوں کا کوئی بزنس نہیں ہو رہا ہے اور ہمارے بچے جب حیات آباد سے ادھر آتے تھے تو دو گھنٹے گھر سے پہلے سکولوں کے لئے نکلتے تھے، تو میں بڑے ادب کے ساتھ یہ مجھے تھوڑا سا یہ بتادیں کہ جو پہلے اخراجات ہوئے ہیں، منصوبہ بندی کیوں فیل تھی، پانچ سال کی منصوبہ بندی میں پہلے سے بی آر ٹی منصوبہ کیوں نہیں تھا اور جب چار سال گزر گئے، ہم نے اخراجات کئے تو اس کی اتنی جلدی میں ضرورت کیوں پیش آئی؟ اور ابھی یہ بھی بتایا جائے پلاننگ والے کہ مزید اس پہ کیا ٹائم لگ رہا ہے اور اس کے لئے مزید کتنی رقم کا اضافہ ہوا ہے؟ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے فنانس منسٹر صاحب جو کہ پی اینڈ ڈی کے اوپر وہ ریسپانڈ کریں گے، اس کی کٹ موشن، Demand for Grant انہوں نے پیش کی ہے، میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ میں نے بجٹ سپیچ میں بات کہی تھی اور انہوں نے اس پہ ریسپانڈ نہیں کیا تھا، جو ہماری اے ڈی پی ہے، وہ میں نے ان سے کہا تھا کہ وہ Equitable نہیں ہے اور Inclusive نہیں ہے ہماری ڈیویلپمنٹ، اس میں Disparity ہے اور اس میں جو Deprived regions ہیں، Marginalized regions ہیں جو آپ کے Different Surveys کے مطابق Backward ان کو Declare کیا گیا ہے، مثلاً میں شانگلہ کی مثال دونگا، میں ٹانک کی مثال دونگا، میں کوہستان کی مثال دونگا، میں لکی مروت کی مثال دونگا، میں اپر دیر کی مثال دونگا، ظفر لالا کہتے ہیں کہ کرک ہے لیکن کرک کے بارے مجھے معلوم Exactly نہیں ہے کہ وہ ان Categories کے اندر کہاں Fall کرتا ہے، یہ جو Marginalized Districts ہیں، وہ ہمیشہ سے ایسے ہی رہیں گے، Backward رہتے ہیں اور جو اے ڈی پی کے اندر تقسیم ہوتی ہے، اس میں جو Already ڈیویلپڈ اضلاع ہیں، Major chunk جو ہے ادھر جاتا ہے، تو میں نے ان سے پوچھا تھا، میں Again اس کٹ موشن کے Through ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا منسٹر صاحب یہ فرمائیں گے کہ آپ ڈیولپمنٹ کو نئے سرے سے، اس تقسیم کو نئے سرے سے دیکھنے کے لئے تیار ہیں، میں یہ جو موجودہ حکومت ہے، اس کو اس کے لئے Blame نہیں کر رہا ہوں، میرا خیال ہے کہ یہ جو Uneven development ہے، یہ جو Disparity ہے، یہ Unequitable ADP ہے، یہ پہلے سے آرہی ہے لیکن میں ان سے یہ Expect کرونگا کہ یہ نئی راوایات رکھیں گے، وہ پرانی راویات غلط روایات کا انہوں نے خود کہا تھا کہ ہم غلط روایات پہ نہیں چلیں گے، تو کیا منسٹر صاحب مجھے یہ یقین دہانی کرا سکتے ہیں؟ اس سا ل کی تو وہ پرانی والی اے ڈی پی ہے، یہ تو اسی پرانی ڈگر پہ چل رہی ہے کہ اگلے سال کے لئے آپ کوئی ایسا فارمولہ طے کرنا چاہتے ہیں کہ Equitable distribution ہو اور اس کے لئے آپ اسمبلی کے اندر کسی ڈیبیٹ کے لئے تیار ہیں، میں کوسچن کے Form میں بھی ساری صورتحال لے آونگا اور یہ صوبے کے اندر کوئی Inclusive development کے لئے آپ آگے جانے کے لئے تیار ہیں کہ نہیں؟ منسٹر صاحب اس پہ بھی ریسپانڈ کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح ظفر لالا نے بتادیا کہ ہماری ڈیویلپمنٹ سائیڈ پہ ڈیولپمنٹ زیادہ ہوتی ہے پلاننگ کم ہوتی ہے، پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں اصل کام

پلاننگ ہے، بنیادی کام پلاننگ ہے لیکن ہماری اتنی بھی ڈیویلپمنٹ ہوتی ہے اور پلاننگ کے بغیر ہوتی ہے اور ہم پورا سال فوکس رہتے ہیں اسکیموں کی Execution پہ، اپریشنل کام پہ فوکس رہتے ہیں، ہمارے پاس سکیمیں آتی ہیں، ان سکیموں کو ہم Approve کرتے ہیں، کیا منسٹر صاحب یہ بتانا چاہیں گے کہ جو پی اینڈ ڈی کا اصل کام ہے پلاننگ، وہ اس پہ فوکس رہیں اور ڈیپارٹمنٹس کا جو کام ہے کہ وہ سکیموں کو Execute کریں، اپریشنل کام ڈیپارٹمنٹس کا ہے اور یہ جو Approval کا پراسیس ہے جو پی اینڈ ڈی کی طرف آتی ہے، اس Approval کے پراسیس کو Reverse کرنے کے لئے تیار ہیں کہ سکیمیں DDWP کے پاس چلی جائیں اور ساری سکیمیں وہ Approve کرے، صرف دو قسم کی سکیمیں پی اینڈ ڈی کے پاس چلی جائیں، ایک وہ سکیم جس میں جو Estimated cost ہے، اے ڈی پی کے اندر جو Cost ہے، اس Cost سے اگر کوئی سکیم بڑھتی ہے تو وہ پی اینڈ ڈی کی طرف آئے گی، دوسرا یہ کہ ون بلین سے زیادہ کوئی پراجیکٹ ہے، وہ اس کی طرف آجائے اور باقی جو سکیمیں ہیں وہ ڈیپارٹمنٹ کے لیول پہ ان کی Approval ہو اور Efficiency پیدا ہو، اس پہ بھی منسٹر صاحب ریسپانڈ کریں۔ اس وقت جو پی اینڈ ڈی کے اندر سکیمیں آتی ہیں، اس کے لئے کوئی Feasibility تیار نہیں ہوتی ہے، بس سال کے آخر میں جلدی جلدی Exercise کر دیتے ہیں اور ایک Projected amount ہوتی ہے، اندازوں کے اوپر ہوتی ہے کہ یہ روڈ دس کلومیٹر کا ہوتا ہے، بس اندازہ لگاتے ہیں کہ دس کلومیٹر کے روڈ کے لئے دس کروڑ روپے کی ضرورت ہے Accross the board پورے صوبے کے اندر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سال کے اندر ان کو پھر Revise کرنا پڑتا ہے، کیا یہ اس کے لئے تیار ہے کہ پورے سال کے اندر ایک Exercise کی جائے، ہر ضلع کے اندر سکیمیں Identify کی جائیں، اس کی Initial feasibility تیار کی جائے، اس کی Cost جو ہے Proper develop کی جائے اور اس کے بعد انہی سکیموں کے اندر سکیمیں Pick کی جائیں، کیا پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ اس بات کے لئے تیار ہے؟ میں یہ بھی منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ آپ کا پچھلے سال تھرو فارورڈ کا کیا تھا اور اس سال کا تھرو فارورڈ کیا ہے، آپ کو میں Appreciate کرتا ہوں، اس حکومت کے اس فیصلے کو کہ یہ Consolidation پہ گئے ہیں لیکن کیا آپ بتانا چاہیں گے کہ جب Consolidation پہ آپ گئے ہیں تو اس سال آپ کا تھرو فارورڈ کتنا کم ہوا ہے؟ میں منسٹر صاحب سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ پی ایس ڈی پی کے اندر ہمارا شیئر جو ہے، وہ Around 14% بنتا ہے، وہ یہ بتا سکتے ہیں کہ پچھلے سال پی ایس ڈی پی کی مد میں ہمیں کتنے پراجیکٹس اس صوبے کو

ملے ہیں اور کیا آپ ہمیں یہ یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ اگلے سال جب کہ مرکز میں بھی آپ کی حکومت ہے، صوبے میں بھی آپ کی حکومت ہے اور جو مرکز ہمارے ساتھ زیادتی کر رہا ہے اور اس صوبے کا حق نہیں دے رہا ہے، کیا ہمیں یہ یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ اس مرتبہ مرکز اور صوبے کے اندر ایک حکومت ہے تو آپ ہمیں یہ حق دینگے؟ اور آخر میں جو ایلوکیشن سکیموں کے اندر ہوئی ہے، اس پہ بات کرنا چاہتا ہوں سپیکر صاحب، اس میں بہت زیادہ زیادتی ہوئی ہے اور یہ کسی فارمولے کی بنیاد پہ کسی اصول کی بنیاد پہ نہیں ہوئی ہے بلکہ جس کا زیادہ بس چلتا ہے، جس کا زیادہ زور ہے، اس کو زیادہ پیسے چلے گئے ہیں اور میں اپنی سکیموں کو مثلاً میری ایک سکیم تین چار سال پرانی سکیم ہے، چالیس کروڑ روپے کی سکیم ہے، اس سکیم میں ایک کروڑ روپے دیئے گئے ہیں جبکہ اس میں Liability تین چار پانچ کروڑ روپے کی ہے، ایسی سکیمز ہیں جن میں کروڑوں کی Liability ہے، کیا آپ کو اس کی لسٹ تیار نہیں کرنا چاہئے تھی کہ جن سکیموں کے اندر آپ کے کنٹریکٹرز کی Liability ہے، آپ انہیں سکیموں کے اندر پیسے دے دیتے ہیں اور میں آخر میں یہ بھی منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرونگا کہ میرے دو پراجیکٹس انہوں نے ڈراپ کر دیئے ہیں، College of Management Sciences in Upper Dir، یہ دو سال پرانا پراجیکٹ ہے، ایک رورل ہیلتھ سینٹر ہے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے اندر، رورل ہیلتھ سینٹر جان بٹئی، یہ بھی دو تین سال پرانا پراجیکٹ ہے، اس کو بغیر کسی وجہ کے ڈراپ کیا گیا ہے حالانکہ اس نیچر کے باقی پراجیکٹس موجود ہیں اے ڈی پی کے اندر، کیا منسٹر صاحب ان پراجیکٹس کو دوبارہ اے ڈی پی کے اندر، کیونکہ یہ جو اے ڈی پی ہے جو ہمارے سامنے پڑی ہے، یہ ابھی تک Approve نہیں ہوئی ہے، یہ Proposed ADP ہے اور جب یہ بجٹ پاس ہو گا تو یہ Proposed ADP جو ہے وہ پاس ہو جائے گی، تو میں منسٹر صاحب سے ان گزارشات میں Expect کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب ان سب پہ ریسپانڈ کریں گے اور نہ صرف ریسپانڈ کریں گے بلکہ میں نے اس لئے اعلیٰ وجہ البصیرت یہ کہا کہ وہ ہمیں جواب دیں کیونکہ میں ان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس میں روایتی جواب دینے کی بجائے وہ مسائل کا حل نکالیں گے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، عنایت صاحب۔ محمود احمد خان صاحب۔

<u>جناب محمود احمد خان:</u> تھینک یو، جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے ایک ہی ریکویسٹ ہے، عنایت اللہ صاحب نے ڈیٹیل میں بات کی کہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ جو پلاننگ کرتا ہے، وہ Need base پہ کرتا ہے یا Selected Districts کے لئے کرتا ہے، اگر Need base پر کرتا ہے تو وہ ہمیں بریف کر دیں،

پورے صوبے میں انہوں نے جوا ے ڈی پی بنائی، کتنی کتنی رکھی ہیں، جس طرح انہوں نے ایک ارب روپے رکھے ہیں اس کی ایلوکیشن ایک ہزار روپے رکھے ہیں، ایریگیشن میں ایک ارب رکھی ہے ایلوکیشن ایک ہزار، یہ سکیمیں تو دس سال میں بھی نہیں کمپلیٹ ہوں گی، اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ صوابی کے لئے ایک ارب روپیہ رکھا ہے لیکن اس کی ایلوکیشن تھوڑی زیادہ ہے، ہمیں یہ بریف کر دیں کہ یہ Need basis پہ کرتے ہیں کہ Selected basis پہ کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: تھینک یو، محمود احمد خان صاحب۔ مس شگفتہ ملک صاحبہ!

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو، مسٹر سپیکر! آپ کو معلوم ہے کہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ ایک بہت ہی Important department ہے اور جس طرح یہاں پہ ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے اور باقی سنیئر ممبرز نے بات کی کہ جب آپ پلاننگ کرتے ہیں، ایک منصوبہ بندی کرتے ہیں پہلے، اس کے بعد کوئی چیز شروع ہو جاتی ہے، کوئی پراجیکٹ کوئی منصوبہ، تو سب سے زیادہ جو میرے خیال میں ہمارے خیبر پختونخوا کے اور پھر پشاور کی بات کروں گی کہ جتنے ہم بی آر ٹی کی وجہ سے ہمارے پشاور کے عوام Suffer ہوئے ہیں، بلکہ پورے خیبر پختونخوا کے، تو اس حوالے سے تو میرا یہ دل چاہ رہا ہے کہ اس پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی پوری رقم ہے اس پہ کٹ لگا دی جائے کیونکہ یہ ایک ایسا منصوبہ ہے کہ میں نے پہلے بھی بات کی تھی کہ یہ ایک Disaster ہے اور اس منصوبے سے خیبر پختونخوا کے عوام کو اور میرے خیال میں پشاور کے جتنے بھی الیکٹڈ ایم پی ایز ہیں وہ مجھ سے Agree کریں گے کہ یہ ایک ایسا منصوبہ ہے جس سے میرے خیال میں عوام ذہنی طور پر کوفت میں مبتلا ہو چکے ہیں، ساتھ ساتھ Mentally بھی لوگ ڈسٹرب ہیں، ان کا جانی اور مالی نقصان بھی جس طرح یہاں پہ درانی صاحب نے بات کی کہ لوگوں کے کاروبار بالکل بند ہیں، آپ پشاور میں یونیورسٹی روڈ پہ دیکھیں تو میرے خیال میں جو ہمارے کاروباری لوگ ہیں، وہ رو رہے ہیں اور سپیکر صاحب، اس میں ہماری حکومت کو بد دعائیں بھی دے رہے ہیں، تو اس حوالے سے میں سمجھتی ہوں کہ یہ جو ڈیپارٹمنٹ نے اتنا بڑا پراجیکٹ شروع کیا تھا تو اس کے لئے انہوں نے کیا منصوبہ بندی کی اور آیا یہ عوام کا مطالبہ تھا؟ میں نے پہلے بھی اس پہ یہ بات کی تھی، 81 ارب روپے کا جو یہ منصوبہ ہے اس میں میں نے سنا ہے سر، کہ جو ہماری پختونخوا کی حکومت ہے تو انہوں نے فیڈرل کو جو بریفنگ دی ہے تو انہوں نے دس ارب سبسڈی کی بات ہے کہ ہم اس بی آر ٹی پہ سبسڈی بھی، تو آپ یہ بتائیں کہ 81 بلین اور اس پہ دس ارب سبسڈی کی بات تو منسٹر صاحب کلئیر کریں گے کہ ایک طرف

توانھوں نے کہا تھا کہ یہ ہم انکم کر رہے ہیں اور انکم ہماری Genrate ہو گی اور پھر آپ سبسڈی کی بات کرتے ہیں۔ دوسری بات کہ آیا آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ اس Disaster سے ہمیں کب چھٹکارا ملے گا؟ یہ جو منصوبہ ہے جس سے میں سمجھتی ہوں، میں سر، یونیورسٹی ٹاؤن میں رہتی ہوں اور پندرہ منٹ میں یا بیس منٹ میں میں اسمبلی پہنچتی تھی لیکن اگر میں اپنی بات کروں تو میں ایک گھنٹے اور پندرہ منٹ میں ابھی پہنچتی ہوں، تو آپ یہ دیکھیں کہ جو لوکل لوگ ہیں جو کہ بچارے رکشوں ٹیکسیوں اور گاڑیوں میں جاتے ہیں تو میرے خیال میں جتنے بھی سرکاری نوکری کرنے والے لوگ ہیں، وہ بچارے تو تین گھنٹے کے بعد واپس چلے جاتے ہیں کیونکہ جو حشر اس روڈ کا ہوا ہے، تو یہ چیز جو ہے یہ میرے خیال میں حکومت کے لئے بھی درد سر ہے اور اس چیز پہ اگر آپ نے فوکس نہیں کیا، آپ نے ٹائم نہیں دیا، دوسری بات، ڈیزائن کی بات کہ اس میں بار بار یہ چینجز کیوں کی گئیں؟ جب ایک منصوبہ شروع ہوتا ہے اور اس کے لئے آپ پلاننگ نہیں کرتے، اس کے لئے پلاننگ نہیں ہوئی تھی اور بغیر پلاننگ کے جب یہ منصوبہ شروع ہوا تو اس میں ہر جگہ پہ میں Mention نہیں کروں گی، جہاں جہاں سب کو معلوم ہے کہ وہاں پہ چینجز کی گئی ہیں تو میرے خیال میں یہ ہمارے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی ناکامی ہے اور شاید ان کا Intrest نہیں ہے عوام کے فلاح و بہبود کے کاموں میں، تو میرا تو اپنا یہ تھا اس پہ، اس پر کٹ لگانی چاہیے، یہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کی Failure ہے، یہاں پہ اگر ڈیپارٹمنٹ کے لوگ موجود ہیں تو وہ یہ بھی سن رہے ہیں، تو ایک اس حوالے سے سر، میں کلیئر منسٹر صاحب سے تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گی، باقی میرے خیال میں بہت ڈیٹیل سے اس پہ درانی صاحب نے بات کی اور میں ان کی باتوں کو سیکنڈ کرتی ہوں۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Honorable Minister Finance, on behalf of Chief Minister, please respond.

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ)</u>: جناب سپیکر، مجھے پانچ منٹ لینے ہوں گے کیونکہ لاسٹ ٹائم اعتراض آیا تھا کہ Individually جواب دینا چاہیئے، تو میں کوشش کروں گا کہ جتنی باتیں Clearly سنیں تو ان سب کا جواب دوں۔ بی آر ٹی پہ کافی بات ہوئی تو میں بی آر ٹی پہ ذرا Club کر لیتا ہوں، پہلے تو یہ کلیئر کر دوں اور میرے خیال میں ٹریژری کے ایم پی ایز کو بھی یہ کہتا ہوں اور اپوزیشن کے ایم پی ایز کو بھی یہ کہتا ہوں کہ ہمیں بات Facts پہ کرنی چاہیئے، صرف نیوز پیپر کی سرخیوں پہ نہیں کیونکہ ہم سب کو پتا ہے کہ یہ ہمارا جو ابھی میڈیا ہے، وہ ہر چیز Vet کر کے نہیں بتاتا، تو نمبر ون، بی آر ٹی کی جو Cost ہے، اب میں نے میڈیا کو بھی یہ کہا ہے کہ وہ 81 ارب نہیں ہے وہ 69 ارب کا Revised ivestment تھا، اس کے اندر کمپلیٹ

ہو گا، اور ان شاء اللہ اگر نہیں کمپلیٹ ہو گا، اگر اس کی کوئی چیلنج آئیگی تو وہ میڈیا میں ہم خود ہی کہہ دیں گے، کسی کو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ نمبر دو، کیونکہ میرے خیال میں سارے ایم پی ایز بشمول خواتین ایم پی ایز ان کے نالج میں اضافہ کرنا بڑا ضروری ہے، دس ارب کی سبسڈی کی جو بات ہے جو میرے خیال میں وہ رپورٹ ہے، وہ پچھلے پلاننگ کمیشن کی ہے، فی الحال جو بی آر ٹی کی اکنامکس ہے، ان میں جو فگرز میں نے دیکھے ہیں اور جس کی یقین دہانی مجھے ایشین ڈیویلپمنٹ بینک نے بھی کرائی ہے، اس میں فی الحال کوئی اپریشنل سبسڈی Involve نہیں ہے، میں اپنے الفاظ بڑے غور سے چن کے کہہ رہا ہوں کہ جو میں نے فگرز دیکھے ہیں، ان میں کوئی اپریشنل سبسڈی Involve نہیں ہے لیکن میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں اور مجھے پتا ہے کہ بہت سے Experienced MPAs ہیں، ان کو پتا ہو گا اور کچھ ایم پی ایز ایسے ہیں جو کہ ایسے پراجیکٹس کو اور جگہوں پہ Defend بھی کر چکے ہوں گے کہ جو پبلک سروس کے پراجیکٹس ہوتے ہیں، ان میں کبھی کبھی سبسڈی آتی بھی ہے کیونکہ وہ جو ہے وہ ریونیو جنریٹنگ نہیں ہوتی ان کا جو NPV ہوتا ہے، Net Present Value، یہ ایک فنانشل ٹرم ہے، جب آپ پراجیکٹ کے سارے Benefits کو Accumulate کریں تو وہ Positive ہو گا میں اس لئے نہیں کہہ رہا کیونکہ میرے خیال میں اور جو فگرز میں نے دیکھے ہیں، اس کے مطابق تو Operationally اس پہ کوئی سبسڈی کی ضرورت نہیں ہے لیکن ایسے پراجیکٹس پہ لندن میں اور نیو یارک میں بھی سبسڈی دی جاتی ہے، کیوں دی جاتی ہے؟ کیونکہ یہ عوام کی سہولت کے لئے ہوتے ہیں، تو اگر یہ صحیح ڈیزائن کئے جائیں اور صحیح Implement کئے جائیں اور اس میں ہم سب سٹیک ہولڈرز ہیں تو اس سے عوام کی سہولت ہوتی ہے، اس سے جو اکانومی میں اضافہ ہوتا ہے وہ اس خرچے سے زیادہ ہوتا ہے، مثال میں دوں گا، جیسے جب یہ بی آر ٹی بنے گی، تھرڈ جنریشن بی آر ٹی ہے، گولڈ کلاس بی آر ٹی ہے، یہ ایک اوپن سسٹم ہے، مطلب کہ اس کی زیادہ Utilization کے لئے اس بی آر ٹی سے لائنز شہر کے مختلف علاقوں میں نکلیں گی، اس سے فیڈر لائینز نکلیں گی، اس فیڈر لائینز کے بعد پھر مزید جو ہے وہ فیڈر سروسز نکلیں گی، اس بی آر ٹی کی ڈیزائن میں Commercial Activities At station جو ہے، وہ پلان کی گئی ہیں، ایڈورٹائزنگ پلان کی گئی ہے، ان سب سے نوکریاں زیادہ پیدا ہوں گی، Economic activities زیادہ جنریٹ ہوں گی، تو میں سارے ایوان کو یہ یقین دلا سکتا ہوں کہ اس بی آر ٹی کی پلاننگ جس Concept سے یہ ڈیزائن ہوئی ہے، اگر وہ ہمارے ساتھ ایشین ڈیویلپمنٹ بینک نے کی ہے ایکسپرٹس نے کی ہے، تو ان ساری چیزوں کا سوچا گیا ہے اور مجھے یہ

بھی پتا ہے کہ جو لوکل گونمنٹ منسٹر انچارج ہے، وہ مزید بھی دیکھ لیں کہ اس سے جو Economic activities generate ہوں، وہ زیادہ سے زیادہ کیسے ہو سکیں، تو اس لحاظ سے یہ مجھے کہنا پڑے گا کہ میرے خیال میں یہ بی آر ٹی ایک Disaster تو نہیں ہے، ان شاء اللہ جیسے ہم اس کو کمپلیٹ کریں گے خاص طور پہ، چونکہ ہمارے جیسے لوگوں کا یہ کہنا جو کہ یہاں گاڑیوں میں پھرتے ہیں یہ تو بڑا آسان ہے لیکن جس بندے کے پاس گاڑی نہیں ہے اور اس نے پبلک ٹرانسپورٹ لینا ہے، اس کو ایک اچھا پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم دینا ہے اور وہ ایسے ذمہ وار طریقے میں ڈیزائن کرنا کہ اس پہ جو Over all life time cost ہو وہ کم سے کم ہو، وہ حکومت کی ذمہ واری ہے۔ میرے خیال میں یہ Principles follow کئے گئے تھے جو سب سے ضروری بات ہے کیونکہ یہ بجٹ کا سیشن ہے 81 ارب روپے اس کی Cost نہیں ہے جناب سپیکر، اور اس میں جو دس ارب کی سبسڈی ہے وہ اس کی اکنامکس کا کوئی حصہ نہیں ہے، اس کے بارے میں مجھ سے، فیڈرل فنانس منسٹر نے بھی پوچھا تھا اور اس کو میں نے یہی جواب دیا تھا، ٹائم لائن کی انہوں نے بات کی، دسمبر تک میرے خیال میں سول ورکس ختم ہوں گے اور مارچ میں ہمیں امید ہے کہ بی آر ٹی کی جو Soft launch ہے وہ ہو گی لیکن ضروری بات یہ کہ ہمیں یہ پراجیکٹ کوالٹی سے کمپلیٹ کرنا ہے، ڈیڈ لائن آپ بار بار پوچھیں ہم دیں گے، ہمیں فرق نہیں پڑتا کہ یہ مہینہ پہلے ختم ہو یا مہینہ بعد میں ختم ہو، یہ میں کہہ رہا ہوں، کوئی میرا کلپ لیں، ٹی وی پہ غلط چلائیں یا نہ چلائیں، اس سے بھی فرق نہیں پڑتا، ہمیں فرق یہ پڑتا ہے کہ جب ہم عوام کا پیسہ استعمال کر رہے ہیں تو اسے ہم مناسب طریقے سے خرچ کریں اور جو In product ہوں، وہ ایسے بنیں کہ وہ ہمیشہ کے لئے پھر وہ کام آئے، اس سے عوام کا فائدہ ہو کیونکہ یہ پیسہ خرچ کرنا یہ ہماری پبلک ذمہ واری ہے۔ اچھا جی، بی آر ٹی پہ بات ہوئی، I Hope کہ کچھ حد تک جو ہے It will satisfy the honorable MPAs، آگے میں جاتا ہوں جی، محمود خان صاحب نے پوچھا کہ ایلوکیشن کس Basis پہ ہوتی ہے، ایلوکیشن کو Obviously Need basis پہ ہونی چاہیے جو ڈیمانڈ میں ہے، اس میں Choices ہمیشہ ہوتی ہیں، آپ کبھی بھی ہر سٹیک ہولڈر کو خوش نہیں کر سکتے، میں آپ کو اس سال کی بڑی ایلوکیشن کی بات کرتا ہوں، امید ہے کہ اس سے آپ خوش ہوں گے۔ سب سے پہلے ہم نے اپنے فلیگ شپ پراجیکٹس کو پیسے دیئے، اس کے بعد ہم نے ان ڈیویلپمنٹ پراجیکٹس کو پیسے دیئے جو کہ اس سال میں Due for completion تھے، کچھ ڈیپارٹمنٹ نے نہیں سلیکٹ کئے تھے، جو ڈیپارٹمنٹ نے نہیں سلیکٹ کئے تھے، وہ پی اینڈ ڈی نے ان سے

ریکویسٹ کی کہ وہ Due for completion projects جو ہیں، وہ ہم نکالیں اور اس کے بعد جو باقی پراجیکٹس رہ گئے ہیں، ان میں ایلوکیشن کا جو ہے وہ مسئلہ تھا، اس میں مجھے پتا ہے Obviously کہ کچھ ٹریژری کے ایم پی ایز بھی خوش نہیں ہوں گے، کچھ اپوزیشن کے ایم پی ایز بھی خوش نہیں ہوں گے لیکن یہ میں آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ اتنی بڑی ایکسر سائز میں پھر چونکہ ہزاروں پراجیکٹس تھے، ان کو Individually نہیں، دیکھا جا سکتا، یہ میں آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ میرے نام کا آپ ایک ہی پراجیکٹ نکالیں، اس میں ایک روپے کی بھی ایلوکیشن دیکھیں، کہ فنانس منسٹر نے اپنے آپ کی ہو، تو وہ پیسے آپ سارے اپنے پراجیکٹ میں ضرور لگائیں، سارے عنایت خان صاحب نے کافی ساری باتوں کا ذکر کیا، میں کوشش کروں گا صرف کہ Individual project کی ڈسکشن وہ علیحدہ سے ہو، جو ساری Collective باتیں تھیں، اس کا میں کوشش کرتا ہوں کہ سب کا جواب دوں کہ پراجیکٹس کا شیئر مجھے نہیں پتا کہ یہ 15% جو ہے، یہ Law میں ہے یا By law ہے لیکن اگر ہے پھر تو بڑا آسان ہے فیڈرل گورنمنٹ کو کہنا کہ جی یہ ہمارا شیئر ہے پندرہ فیصد جو ہمارا ہو گا لیکن اگر یہ کوئی سیٹ فارمولا سے نہیں ہے تو پھر ہمیں بات جو کرنا پڑے گی لیکن I am very confident کہ یہ جو گورنمنٹ ہو گی سر، لیکن Is it written that the PSDP needs to be distributed between projects according to the NFC share. I think یہ Argument ضروری کی جا سکتی ہے، یہ Argument جناب سپیکر ضرور کی جا سکتی ہے لیکن. I am just taking it تو Let جو Important چیز ہے، وہ یہ ہے نہیں، اس میں میں آتا ہوں I think کہ ایک چیلنج ہے، جو Important چیز ہے، وہ یہ ہے کہ آپ کو ایک میٹرو لیول پہ اپنا حق ملنا چاہیے اور وہ مجھے سو فیصد جو ہے وہ Confidence ہے کہ یہ فیڈرل حکومت ہمیں ان شاء اللہ دے گی، یہ جو ہم Geographic bases پہ چلے جاتے ہیں چیز میں جو ہے وہ صرف کہتا ہوں کہ جس کا سوچنا چاہیے پہلے تو جو جناب سپیکر، جو عنایت خان صاحب کی بات تھی کہ ہمیں اے ڈی پی کی Distribution کو Geographically دیکھنا چاہیے، خاص طور پہ جو Lesser developed areas ہیں، میرے خیال میں Backward کا لفظ مناسب نہیں ہے جو Lesser develop areas ہیں، ان کو Appropriate funding مل رہی ہے کہ نہیں، اور میں نے پہلے بھی ان کو ایشورنس دی تھی کہ یہ میں نے نوٹ کیا تھا کہ ہمیں بجٹ میں کچھ میکنزم بنانا چاہیے، میرے خیال میں یہ غیر مناسب ہو گا کہ کہا جائے کہ سارا بجٹ Basically ایک فارمولا کے تحت Distribute ہو، ایسے تو نہیں ہو سکتا Because اس کا میں وہ لے لوں، میرے خیال میں اگر ہم ہر ایم پی اے کے

ڈیویلپمنٹ ورکس دیکھیں بشمول اپوزیشن کے، اس کا مطلب تو یہ ہے کہ ہم ان کے حلقے میں ہر ایک گاؤں کی آبادی دیکھیں اور یہ دیکھیں کہ انہوں نے جتنا پیسہ خرچ کیا ہے، وہ گاؤں ٹو گاؤں اسی حساب سے بنتا ہے یا نہیں، آپ کو Decisions لینے پڑتے ہیں لیکن یہ میں ضرور Agree کرتا ہوں، یہ میں کہہ سکتا ہوں کہ چھ آٹھ مہینوں میں ہم ضرور یہ چیز Review کریں گے کہ اے ڈی پی کا ایک شیئر وہ کیسے ہم وہ Equitably distribute کر سکتے ہیں؟ اور ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہئے اس کے ساتھ ساتھ کہ ابھی تک یہ کیسے ہوا ہے؟ Because میرے خیال میں، اپوزیشن میں یہ دعوی کرنا آسان ہے لیکن میرے خیال میں I would be very interested during the last fifteen years, even in the last five years کہ پشاور کو کتنے پیسے ملے، نوشہرہ کو کتنے پیسے ملے، مردان کو کتنے پیسے ملے، دیر کو کتنے پیسے ملے، ایبٹ آباد کو کتنے پیسے ملے اور ان میں Variation جو وہ آتی ہے، جب سر ہم وہ دیکھیں گے کہ یہ جو پاور میں ہے اس سے Co related ہے، بنوں کو کتنے پیسے ملے، مردان کو کتنے پیسے ملے تو اگر یہ ایک حکومت کے دور میں اوپر جاتا ہے اور پھر نیچے جاتا ہے تو مطلب پھر ہم سب غلط کرتے گئے اور وہ جو ہے ہمیں ٹھیک کرنا چاہئے اور اس کے ساتھ سیاست کبھی نہیں کرنی چاہئے Because ایسے میں نے کہا کہ اگر حلقے میں سارا ڈیویلپمنٹ ورک According to population نہیں Distribute ہو سکتا اور آپ کو Choices کرنا پڑتی ہیں تو وہ آپ کو ضلع میں بھی کرنا پڑتی ہیں، آپ کو وہ ڈویژن میں بھی کرنا پڑتی ہیں اور آپ کو وہ صوبے میں بھی کرنا پڑتی ہیں لیکن میں جناب سپیکر! آنریبل ممبرز کی اس Suggestion سے بالکل Agree کرتا ہوں اور یہ میں کمٹمنٹ دے سکتا ہوں کہ اس پہ کام ہو گا کہ اے ڈی پی کی Distribution جو ہے Geographic وہ بہتر ہونی چاہئے اور ٹرانسپیرنٹ ہونی چاہئے، اگر ٹرانسپیرنٹ ہو گی تو Automatically بہتر ہو گی سر، Approval process کی آپ نے بات کی Approval process بھی دیکھا جا سکتا ہے اے ڈی پی، میرے خیال میں جناب سپیکر، ہر ڈیپارٹمنٹ کو اپنا بجٹ Own کرنا چاہئے، میرے خیال میں صرف ان کو اس سے کم فرق پڑے گا کہ اے ڈی پی پلاننگ Approve کرے یا وہ ڈیپارٹمنٹ Approve کرے لیکن اگر ہر ڈیپارٹمنٹ اپنے بجٹ کی Ownership لے گا تو پھر وہ مناسب Number of schemes بھی Suggest کرے گا اور پھر وہ یہ بھی دیکھے گا کہ اگر سکیمز زیادہ ہیں تو زیادہ ہونی چاہیں یا نہیں؟ پھر وہ یہ بھی دیکھے گا کہ ان کا جو Current expenditure پہ زیادہ پیسہ جا رہا ہے یا نہیں لیکن اگر Approval process میں

کوئی Suggestion ہیں، اس کو آسان کرنے کے لئے اور ہم اس پہ چھ مہینے کام کریں گے تو مجھے Suggestions کی ضرورت ہے، یہ میں نے ضرور نوٹ کیا ہے کہ یہ جو پورا پلاننگ کا پراسیس ہے، اس میں بہت بہتری آ سکتی ہے اور یہ Continuous process ہونا چاہئے تو اس میں جو بھی Suggestionsآئیں گی، میں اس کا خیر مقدم کروں گا اور اس سے زیادہ میرے خیال میں Specific at this pointجب ہمارے پاس چھ آٹھ مہینے جانے کی ضرورت جو ہے وہ نہیں رہے گی۔ اکرم درانی صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن صاحب نے بھی بات کی، بی آر ٹی کی بات کی، بی آر ٹی کی تو میرے خیال میں جناب سپیکر، میں نے زیادہ سوالات کا جواب نہیں دیا، انہوں نے کہا کہ یہ دیا جائے کہ کون سے پراجیکٹس ہیں جو پانچ سال میں Complete ہوئے اور کیوں ایسے پراجیکٹ سٹارٹ کئے گئے جو شاید پانچ سال میں Complete نہ ہوئے ہوں؟ سر، اگر آپ کو لسٹ چاہئے Complete Projects کی تو وہ لسٹ تو میں آپ کو ابھی نہیں دے سکتا، میں آپ کو Complete List بالکل Provide کر سکتا ہوں لیکن میرے خیال میں یہ چیز کہ ایک گورنمنٹ ایسے پراجیکٹس سٹارٹ کرنے کے لئے تیار ہے جو ان کے Terms سے بعد میں بھی جائیں، یہ تو ایک اچھی بات ہے کیونکہ یہ تو اس لئے اچھی بات ہے کیونکہ آپ کے جو سب سے بڑے پراجیکٹس ہیں، ڈیمز کو لے لیجیے، ہمارے پاس بڑے ڈیمز بنے کیوں نہیں ہیں؟ اس لئے نہیں بنے ہیں کیونکہ حکومتیں سوچتی ہیں کہ وہ پانچ سال میں پورے نہیں ہو سکتے اور ہم تختی نہیں لگا سکتے، میرے خیال میں اپنے Term سے زیادہ لمبے پراجیکٹس کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ عوام کا سوچ رہے ہیں، صرف تختی لگانے کا نہیں سوچ رہے لیکن سر، جو آپ کی بات ہے، آپ کو سارے Completed Projects کی لسٹ دی جائے، وہ بھی دی جا سکتی ہے اور جو نہیں Completed اور جو بڑے پراجیکٹس کی جن پہ تختی لگانے کی پروانہ کی گئی اور وہ تب بھی شروع کئے گئے، وہ بھی بتائے جا سکتے ہیں۔ جو اکرم خان درانی صاحب کی تجاویز تھیں جن سے میں بالکل Agree کرتا ہوں کہ پلاننگ کی Approach بہتر ہو سکتی ہے، وہ تو میں نے خود بھی Observe کیا، ہماری اے ڈی پی کی شاید سائز یہ نہیں ہونی چاہئے اور اس پہ میں بالکل ان کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہوں، ان کا پانچ سال کا Experience ہے، ان سے بھی سیکھ سکتے ہیں کہ انہوں نے کیا Best practices کیں، باقی بھی جو ممبرز کا Actual تجربہ ہے، جو تجاویز دینا چاہتے ہیں، وہ بھی سننے کے لئے بالکل تیار ہیں And I know کہ چیف منسٹر صاحب بھی، مس شاہدہ نے جو میری بات Pick کی، وہ یہ کی کہ حکومت بغیر پلاننگ کی ہے

سر، مس شگفتہ، سوری یہاں پہ شاہدہ لکھا ہے، سر، میں تو یہ کہوں گا کہ میرے خیال میں پلاننگ کچھ زیادہ ہے، پلاننگ تھوڑی کم کرنی ہے، ڈیویلپمنٹ زیادہ کرنی ہے، جو اے ڈی پی کی سائز بڑھی ہے تو مطلب کہ پلاننگ زیادہ ہوئی، تو یا ہمیں ریونیوز بڑھانے ہیں یا ہمیں دیکھنا ہے کہ کونسی چیزیں پلاننگ میں پیچھے ہونی چاہئیں؟ میاں نثار گل صاحب نے بھی اسی Spirit میں بات کی تھی جو اکرم خان درانی نے بھی کی تھی کہ پلاننگ کی Approach بہتر ہونی چاہئے Time based planning ہونی چاہئے، ڈسٹرکٹ لیول پہ پلاننگ ہونی چاہئے اور میں Agree کرتا ہوں۔ میں ایک چیز کی ایشورنس دے دوں کہ سارے جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان سے ریکوسٹ کی گئی ہے اور ہم کوشش کریں گے کہ یہی Approach استعمال کریں کہ سارے ڈیپارٹمنٹس اس بجٹ سائیکل میں اپنی پانچ سال کی پلاننگ کریں اور پھر جو زیادہ تر اے ڈی پی ہو اگلے سال نہیں لیکن انشاء اللہ اس حکومت کے تمام Terms میں وہ اس پلاننگ کے تحت، اس کے لحاظ سے ایک کو ٹسیچن کیا گیا تھا، ایک چیز میں بی آر ٹی کے حوالے سے Add کروں گا کہ بی آر ٹی پہلے کیوں نہیں شروع کی گئی، آخر میں کیوں رہ گئی؟ جو میری انفارمیشن ہے، شاید Complete نہ ہوں، وہ یہ ہے کہ اس پہ Negotiations تو شروع سے ہو گئی تھی، اس کی جو Original جو Preferred approach تھی، وہ تو یہ ریلوے لائن کے ساتھ جو ہے یہ بنائی جائے تاکہ عوام کو تکلیف بھی کم ہو Existing resources بھی جو ہیں وہ استعمال ہوں لیکن شاید اس وقت فیڈرل حکومت نے یہ مناسب نہ سمجھا ہو، اس کو یہ نہ لگا کہ وہاں پہ صوبائی حکومت کوئی پراجیکٹ کرے یا ان کو نہیں لگا ہو گا کہ اس سے پشاور کے عوام کو ایک Public interest میں ایک Mass transportation project دینے کا کوئی فائدہ ہے تو انہوں نے ناں کر دی، تو جب وہ پراسیس Complete ہوا پھر جو صوبائی گورنمنٹ کے اپنے وسائل تھے، اس نے اپنا انفراسٹرکچر میں کیا، اب ہمارا کام، اور میری اپوزیشن سے درخواست یہ ہے کہ پشاور ہم سب کا شہر ہے، جو پشاور سے نہیں بھی ہیں یہ ان کا بھی شہر ہے کیونکہ یہ صوبے کا دارالخلافہ ہے، ہمیں اب آپ بی آر ٹی پہ اس بات پہ چیلنج کریں کہ یہ جون نومبر، یہ تو ایک دن انشاء اللہ بن ہی جائے گا کہ ہم اس کو Successful بنائیں، پورے پشاور کے لئے، آپ بار بار کہہ رہے ہیں کہ جو حکومت صحیح کام کر رہی ہے تو ہم اس کو سراہیں گے تو اگر حکومت ابھی ڈیڈ لائن نہیں دے رہی اور کہہ رہی ہے کہ ہمیں ایک کوالٹی کا پراجیکٹ کرنا، چاہتے ہیں تو آپ کو اس کو Endorse کرنا چاہئے، سر! نقصان کی میں نے دوبارہ سے بات کی، کچھ جو ہیں انفراسٹرکچر کے جو پراجیکٹ ہوتے ہیں اربن ڈیویلپمنٹ میں، ان کو منافع اور خسارے سے

نہیں دیکھا جاتا، ان کو دیکھا جاتا ہے کہ پبلک کو یوٹیلٹی کتنی ہے، اکنامک ڈیویلپمنٹ کتنی ہے؟ جیسا کہ آپ ایک سڑک بناتے ہیں، اس سڑک کا آپ کو ریونیو تو نہیں ملتا لیکن اس سڑک سے ایک جگہ آباد ہوتی ہے، اکانومی بڑھتی ہے، مجھے پتا ہے کہ سینیئر ممبرز کو یہ پتا ہے لیکن مشکل سوال اچھے ہوتے ہیں، بندے کو فریش رکھتے ہیں۔ ظفر اعظم صاحب نے بات کی پانچ سال کی پلاننگ کی اور اس کا میں نے جواب دیا کہ سر، ہم پانچ سال کی پلاننگ کی Approach ہی جو ہے وہ استعمال کریں گے، یہ میں یقین دہانی دے سکتا ہوں کہ Individual projects کی یہاں بات کرنے کی بجائے اگر ہم سب اپنے بڑے پراجیکٹس کو اسی Approach میں لے آئیں، اگر پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کے دروازے بند ہوں، ان کو تو ہم ہدایت کر دیں گے کہ بالکل بھی بند نہیں ہونے چاہئیں کسی کے لئے بھی، انشاء اللہ میرے خیال میں اسی کی وہ نہیں آئے گی لیکن میرے دروازے سر، آپ کے لئے ہمیشہ کھلے ہوں گے، آپ مجھے بتائیں اگر وہ Public interest میں وہ پراجیکٹ ہوں، میں اپنے علاقے میں پراجیکٹ چھوڑ کر آپ کے علاقے میں وہ پراجیکٹ کروادوں گا، Foreign Funded کام کی رپورٹ بھی مل سکتی ہے میرے خیال، اس صوبے کی پچھلے پانچ سال میں خوش قسمتی رہی ہے کہ جو انٹرنیشنل ڈیویلپمنٹ پارٹنرز ہیں، ان کا Truest رہا اس صوبے کی گورنمنٹ پہ کہ ان کو پیسہ دیا جائے، اور جو بڑے پراجیکٹس ہیں، جیسے بی آر ٹی ہے، ایجوکیشن ہے، مجھے پتا ہے ڈی ایف آئی ڈی کا، دنیا کا دوسرا بڑا پروگرام اس صوبے میں رکھا گیا ہے اور اس کا جو Independent annual audit ہوتا ہے، مجھے یہ بھی پتا ہے کہ اس میں اس صوبے کے کام کو اے گریڈ ملا ہے جو کہ شاید سب سے بڑا گریڈ ہوتا ہے، ہیلتھ میں بھی بہت بڑا پروگرام ہے اور ایسے مزید بھی یہ تو جو دو تین مجھے پتا تھے لیکن اس کی بھی وہ ڈیٹیلز، میرے خیال میں بڑی اچھی تجویز ہے، اس کی رپورٹ پیش کرنی چاہئے۔ جناب سپیکر! ڈیویلپمنٹ اور پلاننگ ایسے کام ہیں جہاں پہ ایک بندے کا Personal Stake ہوتا بھی ہے اور ہونا بھی چاہئے کیونکہ وہ ایک علاقے کو Represent کرتا ہے اور ایک طریقے سے اس کو اس علاقے کی ڈیویلپمنٹ کو ترجیح دینی ہوتی ہے تو شاید اس کی وجہ سے اور شاید کچھ سوالوں کی نیچر یہ تھی کہ شاید ہر جواب نے مطمئن تو نہیں کیا ہو گا لیکن شاید میرے رویئے سے یہ ظاہر ہو کہ یہ میں Confrontation کے لئے یہاں نہیں آیا، نہ اپنے فائدے کے لئے آیا ہوں اور مجھے پتا ہے کہ چیف منسٹر صاحب بھی نہ صرف اسی Attitude کے ہیں، انہوں نے مجھے بھی یہ انسٹرکشن دی ہے تو امید ہے

کہ ان جوابات سے کافی حد تک گلے شکوے ایڈریس ہوئے ہوں گے اور ریکویسٹ میں Humbly یہی کروں گا کہ جو کٹ موشنز ہیں، وہ اگر Withdraw کرنا چاہیں تو Withdraw کرلیں۔

Sahibzada Sanaullah: Point of order, Sir.

جناب سپیکر: کوئی Constitution کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، Constitution کی خلاف ورزی پہ آپ پوائنٹ آف آرڈر اٹھا سکتے ہیں Otherwise, 'No', I request اپنے نمبر پہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ کیا ہیڈ ماسٹر ہیں۔

جناب سپیکر: ہوں ہی ہیڈ ماسٹر، آپ کو پتا نہیں ہے؟ کتاب پڑھیں کتاب میں کیا لکھا ہوا ہے،
This is the book, where is, that we run according to book, understand?

صاحبزادہ ثناء اللہ: مجھے ضروری بات کرنی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس کو موقع ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر: I request you یہ بڑی سنجیدہ گفتگو ہو رہی ہے، میری عرض سنیں، میری عرض سنیں، میری عرض سنیں، ایک منٹ، آپ ہر ایک کی ذمہ دار ہیں؟
You are not responsible for any other person, you are responsible for yourself, you are not parliamentary leader; please, be seated, be seated please, no no.
یہ ایسے نہیں ہو گا، دیکھیں بجٹ پیش ہوا ہے، آنریبل ممبرز کتنی زبردست Suggestions دے رہے ہیں، منسٹرز Respond کر رہے ہیں، آپ بیچ میں اپنی بات کر رہی ہیں، آپ ذمہ دار نہیں ہیں کسی کی، وہ جانیں اور میں جانوں۔ ظفراعظم صاحب، جناب ظفراعظم صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر، آپ مجھے بات کرنے دیں، میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ بجٹ پہ بات ہو رہی ہے اور آپ کی کٹ موشن ہے ہی نہیں، آپ کی کٹ موشن ہے؟ نہیں ہے ناں، Then آپ تشریف رکھیں۔ ظفراعظم صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: ظفراعظم صاحب، ظفراعظم صاحب۔

جناب ظفراعظم: سر، زہ دا یو خبرہ کوم، سپیکر صاحب، ہمارے معزز وزیر صاحب نے بڑی اچھی باتیں کیں۔

قائد حزب اختلاف: یہ بجٹ کے حوالے سے ہمارا معزز ممبر بات کرنا چاہتا ہے۔

جناب سپیکر: لیکن سر، بجٹ پہ کٹ موشنز جن کی ہیں وہی بات کر سکتے ہیں، اگر اس طرح کیا تو کل ادھر سے کوئی کہہ دے تو کیا کروں گا؟ ادھر سے ٹریژری بنچز سے کوئی کہے تو ہمیں As per law چلنا ہے۔ ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: جی تو میں اس کا شکر گزار ہوں بہت لیکن بات دراصل یہ ہے جی۔۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں ایک بہت ہی ضروری بات کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا حق نہیں بن رہا ہے اس وقت، اس وقت بجٹ پہ بحث ہو رہی ہے اور میں ایک Irrelevant talk نہیں شروع کرانا چاہتا، آپ کی کٹ موشن ہے، آپ کی کٹ موشن ہے؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: جی نہیں۔

جناب سپیکر: نہیں ہے ناں، تو پھر آپ تشریف رکھیں، آپ بات کریں جی، دیکھیں ابھی تک چار Demands for grants ہوئی ہیں، آپ کو آپ کے نمبر پر میں Allow کر دوں گا ان شاء اللہ۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ اس نے بڑا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا اونچا بولیں، ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: تفصیلی جواب دیا ہے لیکن Still میں مطمئن نہیں ہوں، میں نے پوچھا، کیا پی اینڈ ڈی کے ساتھ ایکسپرٹ لوگ ہیں جو خود Foreign Fund پر بیٹھے ہوئے ہیں، اور اس کو اپنے ہاتھوں سے کمپلیٹ کر رہے ہیں، کیا ان کے ساتھ ایکسپرٹس ہیں یا اس ایجنسی کا کام ہے؟

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، ثوبیہ بی بی! آپ تشریف رکھیں پلیز۔

جناب ظفر اعظم: نمبر ایک، نمبر دو، ان محکموں کو کیوں وہ فنڈ حوالہ نہیں کیا جاتا جو اس میں ایکسپرٹس رکھتے ہیں اور ہیں بھی اور گورنمنٹ نے اس پر خرچہ کیا ہوا ہے؟ نمبر تین بات بھی میں نے جو کی وہ منسٹر صاحب نے شاید اس پر غور نہیں کیا، نمبر تین بات جو میں نے کی ہے کہ ہمیں بتایا جائے کہ Foreign Fund میں انہوں نے کتنے Vehicles لئے ہوئے ہیں اور جب وہ پراجیکٹ ختم ہوا ہے تو ان Vehicles کا کیا حشر ہوا ہے، کہاں ہیں اور کس طرح اس نے دیئے ہوئے ہیں؟ لہذا میں مطمئن نہیں ہوں، باقی رہا، ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس کی مرضی جو وہ چاہیں۔

جناب سپیکر: میں ایک عرض کروں کہ جس طرح کی ڈیٹیلز آپ پوچھ رہے ہیں، وہ ظاہر ہے یکدم سے منسٹر کے پاس Available نہیں ہوتیں، اس کے لئے کوئسچن آپ Put کریں تاکہ ڈیپارٹمنٹ کے تھرو آپ کو Complete Answer آئے۔

جناب ظفر اعظم: کوئسچن میں موؤ کروں گا لیکن یہاں پر کوئسچن یہ ہے، میرا کوئسچن یہ ہے کہ Foreign Fund پر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہاں پہ تو ایک، عرض سنیں آپ تو ماشاء اللہ Senior Politicians ہیں اور بار بار اس ہاؤس کی زینت بن رہے ہیں تو یہ جو ڈیٹیلز چیزیں ہوتی ہیں، وہ کوئسچن کے ذریعے ہی ڈیپارٹمنٹ کے Through آسکتی ہیں۔

جناب ظفر اعظم: وہ ٹھیک ہے جی، میں نے یہی کہا کہ Foreign Funded کا جواب دیدیں۔

جناب سپیکر: آپ کوئسچن دیدیں، ہم منگوا کے دیدیں گے۔ جی، میاں نثار گل صاحب! آپ نے واپس لے لیا ناں۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب نے اس دن کہا تھا بجٹ تقریر میں کہ میں جو بات کرتا ہوں، دل سے کرتا ہوں لیکن آج دل اور زبان میں تھوڑا فرق معلوم ہو رہا ہے، ہو سکتا ہے ڈیپارٹمنٹ اپنا نہ ہو یا اس کو پتا بھی نہ ہو، ہم نے ان سے ڈیٹیل نہیں مانگنی تھی لیکن یہ کہہ رہا تھا کہ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ جو کام کرتا ہے، اس کے متعلق تھوڑی آپ وضاحت کر لیں، میں ایک مثال ویسے دینا چاہتا ہوں، 2001ء میں میں اس ایوان کا ممبر تھا، منسٹر تھا اور یہ 2018ء ہے سر، اس وقت یہ کالج منظور ہوا، بانڈہ نور شاہ ڈگری گرلز کالج سات سال ہو گئے کمپلیٹ نہ ہو سکا، تو چاہیے تو یہ کہ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہوتی ہے، 2011-2018، سات سال سے ابھی تک بند پڑا ہے، ہم کہہ رہے تھے کہ پی اینڈ ڈی پلس ڈیپارٹمنٹ کو ساتھ ساتھ میں مشاورت ہونی چاہیے، اس سے وقت ضائع نہ ہوگا، پیسوں کا ضیاع نہ ہوگا لیکن چلو کوئی بات نہیں ہے، آپ نے ان کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ بیٹھ کے یہ ساری ڈیٹیلز ان کے آفس میں کر لیں، پی اینڈ ڈی سیکرٹری صاحب کو بھی بلا لیں اور جو چیزیں ہیں، کر لیں۔ ابھی جیسے انہوں نے درخواست کی ہے واپس کر لیں۔

میاں نثار گل: میری عرض یہ ہے کہ پی اینڈ ڈی کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ سارے ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹریز کی آپس میں Cordination ہونی چاہیے، یہ نہیں ہو رہی ہے لیکن پھر بھی اس کے دل تک بات لانے کے لئے میں واپس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ منسٹر صاحب نے نوٹ کر لیا، ڈیپارٹمنٹ کے نوٹس میں لے آئیں گے، آپ نے واپس لے لی ناں۔

میاں نثار گل: جی۔

جناب سپیکر: واپس، تھینک یو۔ شاہدہ وحید صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ: میں مطمئن نہیں ہوں، واپس نہیں لیتی۔

جناب سپیکر: توجہ بتائیں نا (قہقہہ) مسٹر عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایک تو میں نے جب ابتداء میں بات کی تو میں نے اعلیٰ وجہ بصیرت Equal کی جگہ Equitable استعمال کیا اور منسٹر صاحب مجھ سے بہتر انگریزی جانتے ہیں Equitable کا مطلب Equal distribution نہیں ہے، جب میں نے Regional disparity کی بات کی تھی تو میں کسی فارمولے کو Devise کرنے کی بات کر رہا تھا اور وہ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس پر ڈسکشن ہونی چاہیے، اس پر میں کسی اور دن ایڈجرمنٹ موشن یا کوئسچن اسمبلی کے اندر لے آؤں گا اور اس پہ ڈیبیٹ کریں گے اور مسئلے کو کسی Conclusion تک پہنچائیں گے، ایلوکیشن بھی، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب شاید ایلوکیشن کے حوالے سے بات کر رہے ہیں، وہ درست کر رہے ہیں، میاں نثار گل صاحب نے بات کی میرے حلقے کے اندر ڈگری کالج فار بوائز شروع ہوا ہے 2006-07 میں اور آج 2018-19 کا بجٹ پیش ہو رہا ہے اور وہ ابھی تک مکمل نہیں ہے، اس لئے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب آپ Due for completion سکیموں کا کوئی Criteria بناتے ہیں تو کیسے بناتے ہیں؟ آپ اتنی پرانی سکیموں کو کیوں Complete نہیں کرتے، کیوں؟ اس لئے یہ چیز جو اپوزیشن کے ممبران کو سب سے زیادہ تکلیف دے رہی ہے وہ یہ چیز دے رہی ہے کہ ان کے حلقوں کے دس دس سال، آٹھ آٹھ سال، چھ چھ سال کے پراجیکٹس ہیں، ان کو فنڈز نہیں مل رہے ہیں، اس سال کی ایلوکیشن میں بھی ان کے لئے فنڈز کم ہیں، میں نے Specifically throw forward کا کہا تھا، یہ تو بڑا آسان جواب تھا، اس کا Throw forward پچھلے سال کیا تھا اور اس سال کیا ہے؟ اور میں نے دو ایشورنسز ان سے مانگی تھیں

کہ میرے حلقے کے جو دو پراجیکٹس ڈراپ ہوئے ہیں، ایک ہیلتھ کے اندر اور ایک ہائیر ایجوکیشن کے اندر، کیا آپ ان کو دوبارہ بحال کرنا چاہتے ہیں؟ کیونکہ اس کی کوئی وجہ نہیں ہے، یعنی نئی اس طرح نہیں ہے کہ وہ سکیمیں فیزیبل نہیں ہیں یا اس علاقے کے اندر ضرورت نہیں ہے، تو میں ان سے یہ ایشورنس چاہتا ہوں کہ ایک جو ہماری سکیموں کے اندر پیسے کم ہیں، جہاں جہاں پیسے کم ہیں، اس قسم کی پرانی سکیمیں ہیں، روڈ سیکٹر کے اندر باقی سیکٹرز کے اندر، اس میں ہمیں یہ کیسے Compensate کریں گے اور یہ ڈراپ سکیمیں ہیں، ان کو کیسے وہ مطلب دوبارہ شامل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ نہیں؟

جناب سپیکر: تو آپ Withdraw کر رہے ہیں ناں؟

جناب عنایت اللہ: مجھے لوگ نہیں چھوڑیں گے، دیکھیں میرے حلقے کے اندر لوگوں کو پتا چل گیا ہے، کل سے سوشل میڈیا کے اوپر اخبارات کے اندر آیا ہے کہ اپر دیر کے پراجیکٹ جو ہیں وہ ڈراپ ہوئے ہیں، لوئر دیر کا بھی آیا ہے لیکن ظاہر ہے وہ اخبارات کے اندر بھی آیا ہے لیکن آپ کے ٹریژری بینچیز کے ممبرز ہیں، وہ بیچارے بات نہیں کر سکتے ہیں ناں ان کے لئے ہم ہی بولیں گے، اس لئے ہم کہتے ہیں وہ جو سکیمیں آپ نے ڈراپ کی ہیں، ان کو تو، بہادر خان صاحب نہیں ہے، ان کے حلقے کی سکیمیں ڈراپ ہوئی ہیں، ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ جو ڈراپ ہوئی ہیں، وہ ان سکیموں کو آپ بحال کریں دوبارہ۔

جناب سپیکر: ٹریژری بینچیز بات کر رہے ہیں، تاج محمد خان صاحب نے دو کٹ موشنز پیش کی ہیں اس پر بات کی ہے انہوں نے۔ محمود خان صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو جناب سپیکر، جس طرح منسٹر صاحب نے کہا ہے، میں تو اپنی کٹ موشن واپس کرتا ہوں لیکن یہ یقین دہانی کرائیں کہ کم از کم جو ایلوکیشن کی بات عنایت اللہ صاحب نے کی کہ کم از کم آگے ہمارے ساتھ یہ زیادتی نہ ہو جو اس دفعہ بجٹ میں ہوئی کہ آگے والے بجٹ میں ہمارے ساتھ یہ زیادتی نہ ہو۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو یقین دہانی کرادی ہے، آپ کو آپ کی سپیچ میں جو آپ نے پوائنٹس دیئے ہیں، سارے ان شاء اللہ وہ ان کو ڈیپارٹمنٹ کے پاس لے جائیں گے اور انہوں نے آپ کو ریکویسٹ کی ہے، آپ اپنی موشن واپس لے لیں۔

جناب محمود احمد خان: واپس لے لی۔

جناب سپیکر: واپس لے لی آپ نے، تھینک یو۔ جناب آنریبل اپوزیشن لیڈر، اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، بی آر ٹی کو ہم نے نکال دیا ہے، ہم نے پلاننگ پہ بات کی ہے، ایک تو منسٹر صاحب کے لئے تھوڑا سا میں یہ سامنے رکھوں گا کہ ہم نے منصوبہ بندی پہ بات کی ہے، پلاننگ پہ بات کی ہے، بی آر ٹی کی میں نے مثال دی ہے، وہ تو ہم جب لوکل گورنمنٹ آئے گی تو بی آر ٹی پہ اس وقت بات کریں گے کیونکہ اس میں جو کچھ ہے، وہ ہم لوکل گورنمنٹ کی کٹ موشنز پہ بات کریں گے۔ میں نے دو چیزیں پوچھی تھیں کہ اگر پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کو اتنا علم نہ ہو کہ پانچ سال کے اندر وہ کچھ کرتے ہیں اور لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ اور کچھ کرتے ہیں، میں نے پشاور میں فٹ پاتھ، روڈ اور یہ جو سارا خرچہ ہوا ہے، پودوں کی بات کی، ابھی منسٹر صاحب نے جواب دیا کہ ہماری منصوبہ بندی تھی، بی آر ٹی اگر آپ کی منصوبہ بندی تھی تو پھر آپ یہ پیسہ کیوں ضائع کر رہے تھے پودوں پہ، فٹ پاتھوں پہ، روڈوں پہ، یہ تو آپ کے ذہن میں تھا کہ میں بناؤں گا تو بناؤں گا تو پھر یہ ان لوگوں پہ ذمہ داری فکس ہونی چاہیے جن کو علم تھا اور اس صوبے کے وسائل کو تباہ کیا، نمبر ون، میں اس کی بات پہ Agree کرتا ہوں کہ منصوبہ بندی میں یہ تھا، بی آر ٹی کو لیٹ کیوں شروع کیا، وہ Approval نہ ہونے کی وجہ سے یا ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کے ساتھ ایگریمنٹ نہ کرنے اور تاخیر کی وجہ اگر تھی تو پھر آپ نے یہ پہلے پیسے کیوں ضائع کئے؟ دوسرا، میں نے سوال پوچھا تھا کہ کیا ہم کنٹریکٹر کو ڈالر میں پیسے دے سکتے ہیں؟ یہ بھی اس نے وضاحت نہیں کی کہ اس پہ کوئی بات کی ہو۔ دوسرا، جو میں نے بات کی تھی پلاننگ کو ٹھیک کرنے کے لئے، یہ ابھی اپوزیشن کی اے ڈی پی کو نکالیں، وہ بیٹھ گئے ہیں اور اپوزیشن کے لوگوں کا حلقہ نکالا ہے تو ابھی اس سال کے لئے ایلوکیشن کی ہے خواہ وہ دس کلومیٹر کا روڈ ہو لیکن اس پہ آیا ہے اپوزیشن کا ممبر، اس کے لئے ایک کروڑ روپے رکھے ہیں اور جو گورنمنٹ کا ایم پی اے آیا ہے اس کے حلقے میں رکھے ہیں، چھ کروڑ، پانچ کروڑ روپے، چار کروڑ روپے، تو یہ پلاننگ ڈیپارٹمنٹ نے بدنیتی پہ کی ہے، ہمارا جو اعتراض ہے کہ آپ اپوزیشن کے ممبروں کو جو فنڈ Allocate کر رہے ہیں اور اس سال کے لئے کر رہے ہیں، وہ حلقے میں ابھی بتاؤں گا جو ایجوکیشن کا آئے گا، جو روڈز کا آئے گا، آپ نے اگر انصاف کرنا ہے اور ایک روڈ جو آپ نے پی سی ون میں Complete کر کے شروع کیا ہے تو آپ نے اتنے پیسے اپوزیشن کے ممبر کو بھی ڈالنے ہیں جتنا آپ نے گورنمنٹ کے ممبر کو ڈالنے ہیں اور یہ ہم وضاحت کریں گے، ابھی یہ ہے جس ڈیپارٹمنٹ نے پانچ سال اس صوبے کا بیڑا غرق کیا ہے اور ابھی آنے والے پانچ سال کے لئے پلاننگ کا بیڑا غرق ہو رہا ہے، میں اپوزیشن کے ممبر کو اس میں کیوں حصہ دار بناؤں؟ مجھے تو پہلے بھی عدم اعتماد ہے، میرے اب بھی پلاننگ سے جو پانچ

سال کے نقصانات کئے ہیں اور ابھی مستقبل میں جو منصوبہ بندی ہے، وہ بھی ان کی ٹھیک نہیں اور میں نے پہلے آپ کو کہا جناب سپیکر صاحب، ظفر اعظم صاحب نے کہا کہ جب ہم پلاننگ میں جاتے ہیں وہاں پر کوئی ملنے کے لئے نہیں ہوتا ہے، ان کو اتنی ذمہ داریاں دی ہیں، باہر کی وہ پلاننگ میں جانے کے قابل بھی نہیں ہیں، تو اگر آپ پلاننگ کو اتنی اہمیت نہیں دیتے اور پلاننگ کو آپ ایک عام سی چیزوں پہ، تو کم از کم چونکہ جو ہمارا منسٹر ہے، یقین جانیئے اس کا ہمارے لئے بہت بڑا احترام ہے لیکن اس گناہ میں میں اپوزیشن کو شامل نہیں کر سکتا، اس لئے میں ووٹنگ کرانا چاہتا ہوں۔

جناب سلیم تیمور خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر! چونکہ دو تین وضاحتیں کرنی ہیں اور ووٹنگ پہ بھی جانا ہے تو میرے خیال میں کچھ باتیں کلیئر کرنا ضروری ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن، آنریبل اکرم درانی صاحب ایکس چیف منسٹر میرے لئے بھی بہت قابل احترام ہیں، بہت Respectable ہیں، ان شاء اللہ آگے ان سے بہت سیکھنا ہے۔ سب سے پہلے تو جواب یہ تھا کہ ڈالرز میں ہم پیسے دیتے ہیں یا نہیں؟ وہ واقعی میرے سے رہ گیا، جہاں تک میری انڈر سٹینڈنگ ہے، ساری پیمنٹ روپے میں ہوتی ہے۔ چونکہ میں دوسری طرف سے بھی دیکھ چکا ہوں، جو فارن کرنسی ہوتی ہیں، کچھ ایسی ہوتی ہیں کہ وہ ڈالر Denominate کر دیتا ہے، شاید میرا Edge غلط ہو لیکن I don’t think کہ Directly کوئی پیمنٹ ڈالر میں ہوتی ہے۔ نمبر دو، جو اس سوال کا جواب ہے کہ بی آر ٹی اگر پلان میں تھا جو کہ بالکل تھا، تو پہلے جس ایریا میں بی آر ٹی بنی، وہاں پہ اور پراجیکٹس کیوں کیا گیا؟ اس کا جواب تو میں نے اپنی سپیچ میں دیا تھا، میں نے کہا تھا کہ بی آر ٹی کا جو پلان تھا، وہ یہ تھا کہ ریلوے سے لینڈ لی جائے اور اس لینڈ کے ساتھ خوبصورت طریقے پہ اس کو بنایا جائے، ساڑھے تین سال کی Negotiation کے بعد چونکہ فیڈرل گورنمنٹ نے تین سال گول گول گھمایا اور اس کے بعد منظور نہ کیا تو اس کے بعد جیسے میں نے کہا، لازماً ہمیں اپنے ایریا میں بی آر ٹی کو بنانا پڑا اور I am sure کہ ایسی کئی مثالیں دی جا سکتی ہیں، میں جا کے ڈھونڈ سکتا ہوں کہ جہاں پلان ایک وقت میں ایک جیسے تھا، بعد میں وہ چینج کیا گیا، یہ ہر حکومت نے میرے خیال میں کیا ہو گا، یہاں پہ تو ان شاء اللہ بی آر ٹی Complete ہو، اس دن مجھے ریکویسٹ پہ بھیجا گیا، ایک بڑا Flagship project ہونا چاہیے تھا ہمارا دوسرا سب سے بڑا شہر ہے مردان، جہاں پہ ہماری شاید دوسری یا تیسری یونیورسٹی ہے، عبدالولی خان یونیورسٹی، جہاں پر میں گیا اور میں نے پلاننگ دیکھی، وہاں پہ اس یونیورسٹی کی، تو I was shocked وہاں پہ اربوں روپے لگ چکے ہیں 2500 ایکڑ کی زمین

ہے، ایک Flagship project جو کہ ایک پارٹی کے بانی کے نام پہ ہو اور وہاں پہ چھ فیکلٹیز میں ایک بھی Complete نہ ہو، صرف آرکیالوجی کا ایک میوزم Complete ہو جبکہ وہاں پہ 13000 سٹوڈنٹس جاتے ہوں، تو پلاننگ میں تو واقعی بہت ٹائم سے بہت بہتری کی ضرورت رہی ہے، اس سے تو میں بالکل Disagree کرتا ہوں کہ یہاں پلاننگ ڈیپارٹمنٹ نے بدنیتی کا مظاہرہ کیا ہو گا یا یہ کہ پلاننگ کا بیڑا غرق ہوا ہو گا کیونکہ جیسے میں نے کہا، سب سے پہلے تو میرا پراجیکٹ بیچ میں آنا چاہیے تھا، شاید Capability بعض لوگوں کی اچھی ہو، بعض لوگوں کی اتنی اچھی نہیں ہو گی کیونکہ میں نے خود مانا کہ پلاننگ کی Capability بہتر ہو سکتی ہے لیکن لوگوں کی Capability بڑھانے میں تو سال لگتے ہیں تو اگر ہماری سول سروس کی Reforms نہیں ہوئیں تو وہ تو دس سال پندرہ سال پہلے اگر شروع ہوتی تو آج Capability بہتر ہوتی، پلاننگ بھی بہت بہتر ہوتی، اور ایلوکیشن بھی بہت بہتر ہوتی، میں نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ کسی حکومت، نہ کسی اپوزیشن ممبر کو فنڈز الاٹ ہوئے ہیں، اگر پلاننگ میں بدنیتی ہوتی تو جو Due for completion schemes تھیں، جو ایک سال میں Due for completion ہیں، ان میں دیکھا جاتا کہ گورنمنٹ کی جو سکیمز ہیں وہ پوری ہوتیں اور اپوزیشن کی نہ ہوتیں، ایسا نہیں ہے، یہ ضرور پوچھا جا سکتا ہے کہ اگر ایلوکیشن کی بات ہے، اگر ایلوکیشن کی بات ہے تو پچھلی فیڈرل گورنمنٹ نے اپوزیشن کے ایم پی ایز کو کتنی ایلوکیشن کی، ایم این ایز کو اپوزیشن کے پچھلی صوبائی گورنمنٹ کے جو تھے، ہم سے پہلے انہوں نے گورنمنٹ کے ایم پی ایز کو کتنی ایلوکیشن کی؟ اپوزیشن کو کتنی کی؟ مردان کو کتنی ایلوکیشن ہوئی 2008-13 میں؟

<u>جناب سپیکر</u>: تیمور سلیم صاحب، شارٹ کریں۔

<u>وزیر خزانہ</u>: 2002 میں جو ہے بنوں کو کتنی ایلوکیشن ہوئی؟ تو بالکل ہم ووٹنگ کے لئے تیار ہیں کہ پلاننگ کا بیڑا غرق ہے یا نہیں غرق؟

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، تیمور صاحب۔ چونکہ Two Members from Opposition sides نے کٹ موشنز Withdraw نہیں کیں اور They have demanded for vote. so, now, I put these cut motions to vote. Those who are in favor of it may say 'Yes'.

<u>Members</u>: Yes.

<u>Mr. Speaker</u>: Those who are against it may say 'No'.

<u>Members</u>: No.

Mr. Speaker: So, 'Yes' is morethan 'No', I think……

(شور اور تالیاں)

جناب سپیکر: جوان دوکٹ موشنز کے Favour میں ہیں، وہ اپنی سیٹ پر کھڑے ہو جائیں، آپ لوگ Favour میں ہیں نا؟ (حزب اختلاف کے ارکین کو مخاطب کرتے ہوئے) کٹ موشنز کے Favour میں ہیں آپ لوگ؟

(اس مرحلہ پر تخفیف زر کے حق اور مخالفت میں اراکین اپنے اپنے سیٹوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: کاؤنٹ کرلیں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی تخفیف زر کے حق میں 20 جبکہ مخالفت میں 46 ووٹ آئے)

(تالیاں)

Mr. Speaker: The cut motions are defeated and the Demand No. 4 is granted. (Applauses) Demand No. 5: The Special Assistant to Chief Minister. ایک بات میں ریکویسٹ کروں کہ بہت زیادہ ٹائم سپیچز میں لگ رہا ہے، اب منسٹرز کو بھی پانچ منٹ اور اپوزیشن سائیڈ پر بھی فی بندہ پانچ منٹ سے آگے نہ جائے، کوشش کریں اپنی بات Suggestions تک اور اس تک محدود رکھیں، آپ کی بڑی اچھی Suggestions آرہی ہیں اپوزیشن کی اور گورنمنٹ کے لئے اس میں بڑی رہنمائی ہے۔ The Special Assistant to Chief Minister for Information Technology, on behalf of honorable Chief Minister, to please move his Demand No. 5.

جناب کامران بنگش (معاون خصوصی برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی و انفارمیشن ٹیکنالوجی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ 12 کروڑ 15 لاکھ 99 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران انفارمیشن ٹیکنالوجی کے سلسلے میں برداشت کرنے ہوں گے شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that a sum not exceeding rupees 12 crore, 15 lac, 99 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payement for the year ending 30th June 2019, in respect of Information Technology. Cut motions on

Demand No. 5: Rehana Ismail Sahiba, to please move your cut motion.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں گرانٹ نمبر، 5 انفارمیشن ٹیکنالوجی میں ایک ہزار کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one thousand only. Khushdil Khan Sahib, is not around. Mr. Bahadar Khan Sahib, not around. Sardar Hussain Babak is not around. Ms. Shagufta Malik Sahiba, to please move her cut motion on Demand No. 5.

محترمہ شگفتہ ملک: میں پانچ ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees five thousand only.

Mr. Speaker: Mr. Mehmood Ahmad Khan, to please move your cut motion.

جناب محمود احمد خان: میں دولاکھ روپے کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two lac only. Mr. Inayat Ullah Khan, to please move his cut motion on Demand No. 5.

جناب عنایت اللہ: میں دوہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two thousand only. Mr. Akram Khan Durrani Sahib, to please move his cut motion.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion has withdrawn. Ms. Shahida Waheed, to please move her cut motion on Demand No. 5.

محترمہ شاہدہ: میں دوہزار کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two thousand only. Mian Nisar Gul Sahib, to please move the cut motion on Demand No. 5.

میاں نثار گل: میں سوروپے کی کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Humaira Khatoon, to please move her cut motion.

محترمہ حمیرا خاتون: میں چار سو روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees four hundred only. Humaira Khatoon Sahiba.

محترمہ حمیرا خاتون: محکمہ اطلاعات، انفارمیشن کے لئے ہے یہ تحریک، میں کوئی مستقل پالیسی کا فقدان محسوس کرتی ہوں، گزشتہ صوبائی حکومت نے ماضی کی حکومتوں کے برعکس وزراء کے ساتھ انفارمیشن آفیسرز کی تقرری کی بجائے حکومتی کارکردگی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سوری، یہ انفارمیشن ٹیکنالوجی ہے Not Information Department، یہ آئی ٹی اور سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ ہے، واپس لے لیں، آپ اس پر بات کر لیں جب وہ ہو۔

محترمہ حمیرا خاتون: ٹھیک ہے، میں واپس لے لیتی ہوں۔

جناب سپیکر: اوکے۔ میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، ایک تو یہ مبارکباد بھی آپ کو دینا چاہتا ہوں، ہم تو پرانے لوگ ہیں لیکن ادھر آپ نے سکرین لگائی ہوئی ہے، ہم تھوڑا سمجھتے نہیں ہیں، یہ بھی انفارمیشن ٹیکنالوجی والوں نے لگائی ہوں، ہو سکتا ہے لیکن تھوڑا ہمیں بھی سمجھانے کا وہ طریقہ بتا دیں، کوشش تو کر رہے ہیں بٹن ادھر ادھر ہو جاتے ہیں۔ دوسری بات کہ جی ہم سے سابق حکومت نے یہ وعدہ کیا تھا کہ یہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ذمہ داری اس لئے ہے کہ ہم جتنی بھی زمینیں ہیں، ہمارا ریونیو ڈیپارٹمنٹ اس کو ہم کمپیوٹرائز کریں گے، مجھے ذرا بتایا جائے کہ اس پہ کتنا کام ہوا ہے کیونکہ جناب سپیکر، آپ کو پتا ہے کہ یہ بہت پرانا مسئلہ ہوا ہے کہ جب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ مائیک ذرا قریب کر لیں تاکہ منسٹر صاحب کو صحیح سمجھ آ سکے۔

میاں نثار گل: یہ ذرا ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اس پہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ، انفارمیشن ٹیکنالوجی والوں نے کتنا کام اس پہ کیا ہوا ہے کہ ہماری پراپرٹی، جو ہماری زمینیں ہیں، ان کے انتقالات پہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پراپرٹی کی کمپیوٹرائزیشن کی بات کر رہے ہیں؟

میاں نثار گل: میں کمپیوٹرائزیشن کی بات کر رہا ہوں۔ دوسری بات جب میں وزیر جیلخانہ جات تھا، ہم نے ایک پروگرام Launch کیا تھا کہ جتنے بھی قیدی جیلوں میں ہیں، انفارمیشن ٹیکنالوجی والوں کو یہ حوالے کیا تھا کہ ان کا سارا ڈیٹا آپ لوگ کمپیوٹرائز کر لیں کہ آپ کو پتا ہو کہ اس کی سزا کتنی ہے، کتنی

معافیاں ہو گئیں، جیلوں میں تعداد کتنی ہے؟ تو اس کے متعلق بھی بتایا جائے کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی والوں نے اس پہ کام کیا ہے یا نہیں کیا ہے جیلوں میں؟ بس اتنی مجھے معلومات چاہییں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، شاہدہ وحید صاحبہ، (موجود نہیں) یہ موشن پیش کر کے چلی جاتی ہیں۔ جناب عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، ملک ظفر اعظم صاحب بڑی سفارش کر رہے ہیں منسٹر صاحب کی کہ ان کی کٹ موشنز ساری واپس کر لیں، میں نہیں سمجھتا لیکن میں ان کی سفارش ویسے مانتا ہوں، کٹ موشنز بھی واپس کر رہا ہوں لیکن دو تین وضاحتیں ان سے چاہوں گا، نوجوان ہیں، تعلیم یافتہ ہیں، میرا خیال ہے وہ جواب دینگے۔ ایک اپنے ڈیپارٹمنٹ کا کوئی بتادیں کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کیا کام کرتا ہے، کیا پاورز اینڈ فنکشنز ہیں اس ڈیپارٹمنٹ کے؟ تھوڑی تفصیل بتادیں کہ یہ جو بارہ کروڑ روپے آپ مانگ رہے ہیں، یہ آپ کس کس ہیڈ کے تحت مانگ رہے ہیں، اس میں کیا Activities آپ کی ہوں گی اور یہ بھی بتادیں کہ آپ ای گورننس کو Introduce کرنے کے لئے کیا Steps لینے کا ارادہ رکھتے ہیں، آئندہ کا پلان آپ کا کیا ہے؟ تھوڑا ہمیں بتادیں اور اس کے ساتھ ہی میں کٹ موشن واپس لے لیتا ہوں لیکن یہ جوابات دینگے، تھینک یو۔

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر صاحب! میں اپنی کٹ موشن واپس کرتا ہوں لیکن منسٹر صاحب یہ وضاحت کر لیں، جس طرح میاں نثار گل صاحب نے کہا ہے کمپیوٹرائزیشن سروس ڈیلوری سنٹرز انہوں نے بنائے تھے، ہمارے ٹانک میں دو بنے ہیں لیکن ابھی تک وہ فنکشن نہیں ہیں، یہ ہمیں بتادیں کہ یہ کب تک ہو جائے گا، کس طریقے سے ہو گا، کب تک ہم یہ کروادینگے کمپیوٹرائز باقی میں کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، محمود خان بیٹنی صاحب۔ مس شگفتہ ملک صاحبہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ آئی ٹی چونکہ ایک اہم شعبہ ہے اور ترقیافتہ ممالک جس میں اس شعبے کو سر فہرست رکھ کر کام کر رہے ہیں لیکن بد قسمتی سے پاکستان ہمارا، ابھی تک ترقیافتہ ممالک میں نام نہیں ہے، بلکہ ہمارا پڑوسی ملک انڈیا پانچویں نمبر پر ہے اور ہمارے صوبے کی حالت تو پھر اور بھی خراب ہے، ہمارے صوبے کو اسی پرانے طرز پر چلایا جارہا ہے، نہ یہاں پہ کمپیوٹر ہے، نہ اس سے کوئی کام لیا جارہا ہے، یہاں کے سٹوڈنٹس جو انفارمیشن اور ٹیکنالوجی کی سٹڈی کر رہے ہیں، تو میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان کا Future کیا ہو گا؟

Mr. Speaker: Thank you ji. Honourable Minister, for I.T. to respond.

جناب کامران بنگش (معاون خصوصی برائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی و انفارمیشن ٹیکنالوجی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ سپیکر صاحب، میں سب سے پہلے تو اپوزیشن لیڈر درانی صاحب، حمیرا خاتون صاحبہ اور عنایت اللہ صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنی کٹ موشنز واپس لیں میاں نثار گل صاحب نے دو Important Issues کے بارے میں Inquire کیا ہے، لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن چونکہ بورڈ آف ریونیو یا ریونیو اینڈ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کا پراجیکٹ ہے، After taking charge تقریباً, We have done more than three meetings with the Project Team, Project Staff. اور ان کے ساتھ کافی ڈیٹیل میں ہماری ڈسکشن ہوئی ہے۔ فرسٹ فیز میں جو سات ڈسٹرکٹس ہیں، چھ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز اور ایک ڈسٹرکٹ بونیر، اس میں تقریباً جو ڈیٹا انٹری ہے، وہ Hundred Percent Complete ہے اور جو سروس ڈیلوری سنٹرز ہیں، وہ ڈیویلپمنٹ کے فیز میں، اور انہوں نے ایک سال مزید مانگا ہے پراجیکٹ ٹیم نے کہ ہمیں ایک سال مزید دے دیا جائے تاکہ سروس ڈیلوری سنٹرز بھی کمپلیٹ ہو جائیں تحصیلوں میں اور جو سیکنڈ فیز میں Eighteen districts میں یہ ہونا ہے، اس کا All ready 2015 میں پراجیکٹ Approved ہو چکا ہے And it will last for 2020 ان شاءاللہ تو یہ جو لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن کے حوالے میاں صاحب نے بات کی، دوسرا جو انہوں نے Prison Management System کی بات کی ہے، Prisons System ہمارے Prisons Deployed ہے آپ اس کو Investigate کر سکتے ہیں، جو Recent مجھے Up dates ملی ہیں اس میں Prison Management System ہمارے جیلوں میں Deployed ہو چکی ہے اور وہ Operational بھی ہے، عنایت اللہ صاحب نے جو 12 کروڑ 15 لاکھ 99 ہزار روپے کی بات کی ہے، ہمارے پاس ڈیٹیلز ہیں، جس میں سیلری ہیڈ اور نان سیلری ہیڈ بجٹ کی مد میں 10 کروڑ 11 لاکھ 32 ہزار روپے سیلری بجٹ میں جارہے ہیں اور 10 لاکھ 46 ہزار 700 نان سیلری بجٹ میں جارہے ہیں، تو اس کی ڈیٹیلز ہمارے پاس موجود ہیں، ہم آپ کو دے سکتے ہیں اور آپ کا شکریہ کہ آپ نے اپنی کٹ موشن واپس لے لی، آپ نے بڑی Important بات کی ہے کہ مینڈیٹ کیا ہے؟ ڈائریکٹریٹ آف سائنس ٹیکنالوجی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی، ڈائریکٹریٹ آف سائنس ٹیکنالوجی اور Start-up جو انڈسٹری ہے، اس کو Facilitate کرنے کے لئے بنی ہے جس میں پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں Intervene کر رہا ہے،

ہماری پچھلی گورنمنٹ نے جس میں شہرام خان صاحب نے بڑا Contribute کیا ہے، اس میں غلام اسحاق انسٹیٹوٹ، کے ایم یو، یو ای ڈی، ہر جگہ پر Incubation Centers اور انرجی سنٹرز بنے ہیں، اکیڈمی کے اور Start-up کو ہم Incubate کر رہے ہیں اس میں سائنس ٹیکنالوجی میں ہم ان کو ٹرینڈ کرتے ہیں Incubate کرنے کے بعد ان کی کمپنیز کو Facilitation اور کمرشلائزیشن ہوتی ہے، ایس این ٹی فنڈ بھی Generate ہوا ہے اور Invasion Funds کے نام سے ہم ایک کر رہے ہیں جس میں سٹوڈنٹس اور سکولوں کے بچے ہیں ان کو ہم سائنس کی طرف مائل کرتے ہیں، ہمارا دوسرا مینڈیٹ آئی ٹی کے حوالے سے ہے کہ پی آئی ٹی بورڈ، اپریل 2018 کے پی آئی ٹی بورڈ کا مینڈیٹ پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں آئی ٹی کی Facilitation اور آئی ٹی انڈسٹری کو Facilitate کرنا ہے، گورنمنٹ سیکٹر میں ای گورننس کے حوالے E office، کے نام سے ایک پراجیکٹ پانچ ڈیپارٹمنٹس میں Deploy ہے، جس میں ایس این ٹی، سائنس ٹیکنالوجی کا ڈیپارٹمنٹ اور ان کے Alliance departments بھی ہیں، اس کے علاوہ چار اور ڈیپارٹمنٹس ہیں تو یہ ہماری مینڈیٹ ہے، آئی ٹی اور ایس ٹی میں ہم پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں کیسے ان کو Facilitate کر سکتے ہیں ہم ریورس انجینئرنگ لیبز بنا رہے ہیں، ایس اینڈ ٹی فنڈز ہم نے جنریٹ کیا ہے اور اس کے علاوہ Innovation Fund کے نام سے اور Commercialization کر رہے ہیں جو لوکل پراڈکٹ ڈیویلپ ہو رہے ہیں اس کو ہم کیسے Commercialize کر سکتے ہیں باقی اگر آپ کو کچھ چاہیے تھے تو میں ادھر حاضر ہوں آپ کا ایک دفعہ پھر سے شکریہ، Further details اور میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ باقی جنہوں نے کٹ موشنز دیئے ہیں وہ Kindly withdraw کر لیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، بنگش صاحب۔ میرے خیال میں سارے Withdraw ہو گئے ناں، کوئی رہتا ہے جس کا Withdraw نہیں ہے؟ اچھا سب کا ہے۔

Since all the honourable members have withdrawn their cut motions on Demand No. 5, therefore, the question before the House is that Demand No. 5 may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’, those who are against it may say ‘No’.

(اس مرحلہ پر اراکین کی آواز دھیمی تھی)

<u>جناب سپیکر</u>: اونچا بولیں نا، نہ اونچا بولتے ہیں نہ ڈیسک بجاتے ہیں۔

<u>Members</u>: Yes.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted.

(Applause)

Mr. Speaker: Demand No. 6: The honourable Minister for Revenue and Estate to please move his Demand No. 6.

جناب شکیل احمد (وزیر مال واملاک): جناب سپیکر، میں تحریک پیش کرتاہوں کہ صوبائی حکومت کو ایک ایسی رقم جو مبلغ ایک ارب 39 کروڑ 49 لاکھ 83 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو، ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے دے دی جائے جو کہ 30 جون 2019ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران محکمہ مال گزاری و املاک کے سلسلے میں برداشت کرنا ہوں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that a sum not exceeding Rs. one billion, 39 crore, 49 lac, 83 thousand only, may be granted to the Provincial Government to defray the charges that will come in course of payment for the year ending 30th June, 2019, in respect of Reveneue and Estate. Cut motions on Demand No. 06: Ms. Rehana Ismail.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: ڈیمانڈ نمبر 6، ریونیو اینڈ سٹیٹ پر ایک لاکھ کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one lac only. Khushdil Khan is not around. Sobia Shahid Sahiba.

محترمہ ثوبیہ شاہد: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees.one hundred only. Bahadar Khan is not around. Sardar Hussain Babak Sahib is not around. Shagufta Malik Sahiba, please.

محترمہ شگفتہ ملک: میں آٹھ ہزار روپے کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees.eight thousand only. Bahadar Khan is not around. Sardar Hussain Babak Sahib is not around. Mehmood Ahmad Khan.

جناب محمود احمد خان: جناب سپیکر، دولاکھ روپے کٹ موشن کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ میرے بلائے بغیر ہی کھڑے ہو جاتے ہیں، وہ مجھے بولنے دیا کریں تاکہ یہ چیز وہ ہو رہی ہے، ریکارڈ ہو رہی ہے، آپ اپنے نمبر پر، ٹھیک ہے وہ بھی، Nalota Sahib is not around محمود خان صاحب کر دی۔ Inayat Ullah Khan, to please move his cut motion on Demand No. 6.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، دو ہزار کی کٹوتی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees two thousand only. Mr. Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Ms. Shahida waheed (lapsed). Main Nisar Gul sahib.

میاں نثار گل: میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Ms. Humira Khatoon, to please to move the cut motion.

محترمہ حمیرہ خاتون: میں سو روپے کی کٹ موشن پیش کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Ahmad Kundi, to please move his cut motion.

جناب احمد کنڈی: میں سو روپے کٹ موشن پیش کرتا ہوں اور میری ایک درخواست بھی ہے سپیکر صاحب، Kindly تھوڑا سا ہمارے پیپلز پارٹی والوں پر آپ شفقت رکھیں، کبھی لسٹ سے نام نکل جاتا ہے اور کبھی ٹائم پر، آپ جو ہے ناں تھوڑا سا خصوصی شفقت رکھیں، تو یہ گزارش ہے میری۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the total grant may be reduced by rupees one hundred only. Mr. Sher Azam Khan to please, not present, lapsed. Sardar Muhammad Yousaf, not present, lapsed.

اس دن بھی کنڈی صاحب خفا ہو گئے تھے تو پہلے انہی کو موقع دیتے ہیں، مسٹر احمد کنڈی، پلیز۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، جس طرح ریونیو منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، تشریف رکھتے ہیں، خوشی کی بات ہے، بہت پرانا ان کا چلا آ رہا ہے جو ہم سنتے آ رہے ہیں جو ریونیو کا ریکارڈ جو ہے وہ

کمپیوٹرائزہونے جارہاہے، چلیں باقی صوبوں میں تو ہم کہہ سکتے ہیں،آپ کو سودن کی ضرورت ہوگی لیکن یہ نعرہ جوہے، یہ آپ لوگوں کا جو تھا جس سے لوگ کافی Attract بھی ہوتے ہیں اور ہمارے علاقوں میں اس کی خصوصی ضرورت بھی ہے کیونکہ آپ کو پتاہے پٹوار کلچر میں جس طرح لوگوں کوExploit کیا جاتا ہے اور اگر اس میں کمپیوٹرائزڈ سسٹم آجائے تو میرے خیال میں لوگوں کو بھی سہولت ہوگی اور پبلک کو ریلیف بھی ملے گا،آپ کا بھی انتخابی نعرہ بھی پورا ہوگا، تو ہمیں کم از کم یہ بتایا جائے، یہ جو کمپیوٹرائزڈ سسٹم ہے، وہ کہاں تک پہنچا ہے اور اس میں کتنے پیسے لگ چکے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جس طرح آئی ٹی منسٹر صاحب نے بات کی ہے جو بھی ریکارڈ کچھ ضلعوں میں 100 پرسنٹ کرلیا ہے تو مجھے تھوڑی سی حیرانگی اس بات پہ ہورہی ہے اگر ہمارا جو ریونیو کا سٹاف ہے جن کے پاس صرف چندانچ کے ذریعے یا Footing کے ذریعے وہ لوگ سروے کرتے ہیں، ان کے پاس کوئی جی پی ایس سسٹم نہیں ہے، کوئی ٹوٹل سٹیشن نہیں ہے، کوئی سٹیلائٹ نہیں ہے، اگر فرض کرو یہ ریکارڈ صرف سکین کرنے کی حد تک اگر کمپیوٹرائزہورہاہے تو پھر تو شاید اس کے وہ ثمرات نہ مل سکیں لوگوں کو، میری گزارش یہ ہوگی، اس پہ بھی ہمیں تھوڑا سا بریف کیا جائے کہ یہ جو سروے کر رہے ہیں یا جو کمپیوٹرائز کر رہے ہیں، اس کا کیا طریقہ کار ہے تاکہ یہ Consolidation میں یا کل کوئی ہمیں بندوبست میں چاہیے ہوگی، وہ اس Requirement کو پورا کر سکے گی یا نہیں ؟ اور ہمارا جو اپنا جو ریونیو کا سٹاف ہے، وہ بھی اس کے مطابق، کیونکہ جو لوگ ریونیو کو سمجھتے ہیں، شاید وہ کمپیوٹر کو زیادہ نہیں سمجھتے ہیں اور جو کمپیوٹر کو سمجھتے ہیں وہ ریونیو کو نہیں سمجھتے ہیں، تو اس پہ تھوڑا سا اگر Kindly Brief کردیں، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، کنڈی صاحب۔ حمیرہ خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرہ خاتون:</u> شکریہ جناب سپیکر، میں کنڈی صاحب ہی کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے اس میں یہ اضافہ کرنا چاہوں گی کہ سسٹم کو اپ ڈیٹ کرنے کے سلسلے میں محکمہ مال کی کارکردگی کا یہ عالم ہے کہ آج بھی ہم لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے فیز میں ہیں، لہذا اس پہ ذرا وضاحت کی جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> میاں نثار گل صاحب!

<u>میاں نثار گل:</u> شکریہ جناب سپیکر، میں جو بیان کر رہا ہوں، وہ بہت ہی Important، میری نظر میں تو Important ہے، ہوسکتا ہے وزیر مال صاحب اس کو نارمل سمجھیں۔ جناب سپیکر، میں اس پہ بات تھوڑی تفصیل سے کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے ہنگو کے ایم پی ایز بھی بیٹھے ہوئے ہیں، کوہاٹ کے بھی ہیں، میں

کرک سے Belong کرتا ہوں، 2007 میں صوبائی حکومت نے یہ ایک نوٹیفیکیشن کیا تھا، اکرم خان درانی صاحب اس وقت چیف منسٹر تھے میرے خیال میں، ان کی توجہ بھی مجھے چاہیے ہو گی، پختونخوا ہاؤس اسلام آباد میں ایک میٹنگ ہوئی تھی کہ تیل اور گیس کمپنی کے لئے جو زمین چاہیے ہو گی، وہ تیل والی کمپنی جو ڈرلینگ کرے گی، وہ لیز پہ ہو گی ایس این پی ایل یا مول یا او جی ڈی سی جو پائپ لائن بچھائیں گی، وہ چالیس ہزار روپے کنال ہو گی جناب سپیکر، اس پہ تقریباً بشمول ہنگو، کرک، کوہاٹ کی ایکڑوں زمین چالیس ہزار روپے پہ اب لی جارہی ہے لیکن اس میں یہ نہیں لکھا گیا تھا، تھوڑی غلطی ہوئی تھی نوٹیفکیشن میں کہ وہ ہر سال دس پرسنٹ یا پندرہ پرسنٹ Increase ہو گی۔ جناب سپیکر، اس وقت ڈالر کا ریٹ تھا پچاس ساٹھ روپے، آج ڈالر کا ریٹ 2018 میں 130 یا 135 روپے، اس پہ حکومت کا نقصان ہو رہا ہے، بہت سے غریب لوگوں کا مسئلہ ہے، میں ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں ادھر ہمیں جواب نہ دے، ایک میٹنگ کوہاٹ ڈویژن کی، ایک ہنگو، کرک اور کوہاٹ میں، اس میں ڈی سیز بھی بلوائیں اور کنسرنٹ اس کے جو ڈیپارٹمنٹ والا ہے، ان کو بھی بلائے کہ 2007 کا چالیس ہزار روپے ریٹ فی کنال، 2018 میں کس طرح Implement ہو سکتا ہے؟ آپ لوگ خود اندازہ لگالیں کہ مارکیٹ کے ریٹس بھی بڑھ رہے ہیں، ریونیو بھی بڑھ رہا ہے اور دوسری جو اہم بات ہے سر، وہ میں سابق حکومت کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں ایک ریفائنری دی ہے، چالیس ہزار بیرل، بہت اچھی بات ہے، میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ پرویز خٹک کا یہ بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ رات کو جی میں خود ادھر موجود تھا، پولیس نے ان لوگوں پر لاٹھی چارج کیا تھا، جو ریفائنری کے ریٹ پر احتجاج کر رہے تھے، میں خود آیا ہوا تھا، وزیر اعلیٰ صاحب نے ان کو فون کیا، ڈی سی کرک کو کہ آپ مسئلہ گفت و شنید کے ساتھ حل کر لیں لیکن وہ مسئلہ سر، گفت و شنید کے ساتھ حل نہ ہو سکا، چھ ہزار کنال زمین 38 ہزار روپے پہ جس پر مونگ پھلی کاشت ہو رہی تھی، ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے غلطی کی تھی کہ ان کو بنجر ظاہر کیا گیا تھا، وہ لوگ ابھی تک احتجاج پہ ہیں، یہ دو بڑے اہم مسئلے ہیں اور اس پہ میں منسٹر ریونیو سے ریکویسٹ کروں گا کہ جب بھی اس کو مناسب موقع ملے تو وہ ایک میٹنگ بلوائے کہ ایک تو ریٹ پھر Revise ہو جائے اور دوسرا جو Refining کا جو مسئلہ، پبلک کا اور جو یہ زمین پر اونشل گورنمنٹ کی ذمہ داری تھی، انہوں نے خرید لی تھی کہ وہ یہ مسئلہ حل ہو جائے تو میں شکریہ ادا کروں گا، تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، میاں صاحب۔ محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جی، ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی جو حالت ہے، وہ پہلے سے بھی خراب ہے، حسب روایت زمین کی لین دین پر، پیسوں کی لین دین ہوتی ہے، پچھلے دس سالوں سے کمپیوٹرائزیشن کی بات ہو رہی ہے لیکن اس سلسلے میں ابھی تک کچھ نہیں کیا گیا، عوام کو اس مشکل سے کب نجات ملے گی؟ اس سلسلے میں منسٹر صاحب ضرور جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب! میں منسٹر صاحب سے یہ سوال کروں گی کہ جب Last Time پی ٹی آئی کی حکومت آئی اور نوے دن کے پلان میں ہیلتھ ایمرجنسی، ایجوکیشن ایمرجنسی اس میں پٹوار سسٹم اور ٹھیک ہونا تھا جس میں پورے صوبے میں کمپیوٹرائزڈ سسٹم لے کر آنا تھا، یہ پی ٹی آئی کا ایک نعرہ تھا اور جس میں سے پانچ چھ اضلاع کو Priority پہ رکھا گیا تھا کہ جس میں کام ہو رہا ہے، ابھی تک میں چونکہ دیر سے Belong کرتی ہوں اور کمپیوٹرائز تو دور کی بات ہے، ادھر تو ابھی تک انتقال کوئی نہیں کر سکتا، ایک سٹامپ پیپر پہ آپ زمین کی خرید و فروخت ہوتی ہے، ہمارے لوئر دیر کے ممبران ادھر موجود ہیں اور ہمیشہ اسی پہ ہمارے جو عزیز و اقارب ہیں اور جو ہمارے لوگ ہیں، وہ پولیس تھانوں کے چکروں میں ہوتے ہیں، ایک ایک کی زمین کھینچتا ہے، دوسرا دوسرے کی زمین، جس سے بہت بڑے مسائل ہیں۔ چونکہ میں ریونیو کی سٹینڈنگ کمیٹی کی ممبر بھی رہ چکی ہوں اور اس حکومت کی وہ کارکردگی بھی میں بتادوں کہ پانچ سال میں ایک دس دفعہ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ بلائی گئی اور اس میں ایک ہی کام تھا، اسد قیصر صاحب نے ایک 'سوموٹو' ایکشن لیا تھا، جو زمین کمرشل لینڈ پہ کہ اس کی پرائس بڑھادی گئی لیکن ابھی تک نہ اس کا کوئی پانچ سال میں ٹیبل بن گیا کہ کمرشل کے کیا ٹیکسیز ہوں گے اور Residential کے کیا ہوں گے؟ ہم نے اپنی طرف سے اس میں بہت سی تجاویز بھی پیش کی تھیں لیکن کوئی بھی تجویز سامنے نہیں آئی ہمیں اس سسٹم کا پتا بھی نہیں چل رہا کہ جو یہ اعلان کرتے ہیں جو محکمہ Last Time تھا، وہ بھی ہمارا ایک منسٹر تھا علی گنڈاپور صاحب، وہ تو کبھی اس ہال میں آئے نہیں، کبھی جواب بھی دے دیا اور نہ منسٹری میں ہوتے تھے لیکن ان پانچ سال میں تو ریونیو کا بیڑا اور بھی غرق ہو گیا۔ اس دفعہ ہماری امید ہے، ہمیں منسٹر صاحب ذرا کنفرم کروائیں کہ کم سے کم میری ریکویسٹ اپنے لیے زیادہ ہو گی کہ ہمارے دیر کے، کمپیوٹرئیزیشن تو دور کی بات ہے، ہمیں صرف وہ انتقالوں کا اور Latest system کی بھی وہ نشاندہی کرائیں کہ ہماری کونسی زمین ہے، تو یہ بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: شگفتہ ملک صاحب!

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو مسٹر سپیکر، میں کیونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ بھی بہت Important ہے اور ریونیو کے حوالے سے میرے خیال میں تمام لوگ جو بات کر چکے ہیں کمپیوٹرائزڈ سسٹم کی، اس کی وجہ یہ ہے کہ 2002ء سے یہ شروع ہے کمپیوٹرائزیشن، اور میرے خیال میں ابھی تک اس پہ اربوں روپے لگ چکے ہیں لیکن ابھی تک یہ پشاور کے جو موضعے ہیں یا جو موضع ہے پشاور کا، اس میں بھی ابھی تک یہ کمپلیٹ نہیں کیا ہے، تو ایک تو اس کے بارے میں بتایا جائے کہ آیا یہ کب تک یہ کمپیوٹرائزڈ سسٹم کمپلیٹ ہو گا؟ دوسری بات، جو یہاں پہ پٹوار خانے ہوتے ہیں تو اس میں میں نے سنا ہے کہ ان کا جو بجٹ ہوتا ہے یا تو شاید اس کے لئے بجٹ نہیں رکھتے لیکن اگر اس کے لئے رکھتے ہیں تو ان لوگوں کی یہ شکایت ہے کہ Even بجلی کا بل ہو یا اور کوئی اخراجات ہوں تو بجٹ، جو ڈی سیز کے دفاتر ہوتے ہیں، ان کی نذر ہو جاتا ہے، وہ ان لوگوں کو نہیں وہ کیا جاتا، تو میرے خیال میں جب ہم کرپشن کی بات کرتے ہیں اور کرپشن کی روک تھام کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو میرے خیال میں ان چیزوں کے لئے چاہیے کہ ان کو پراپر بجٹ، Proper facilities، دی جائیں تو پھر ان چیزوں کی طرف ان کا وہ نہیں جائے گا، Definitely جب آپ ان کو بجٹ میں بل اور اخراجات نہیں دیں گے تو پھر وہ اس طریقے سے اور باتیں سامنے آئیں گی، تو اس پہ تھوڑی سی منسٹر صاحب سے وہ چاہوں گی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ مسٹر محمود احمد خان صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو جناب سپیکر، منسٹر صاحب اگر دو باتوں کی وضاحت کر دیں، میرے حلقے میں دو کمپیوٹرائزڈ سروس ڈیلیوری سنٹر ہیں، تقریباً سال ڈیڑھ سے کمپلیٹ ہیں لیکن ابھی تک ریکارڈ شفٹ نہیں ہوا، اگر منسٹر صاحب اس میں تھوڑی دلچسپی لے لیں کیونکہ سال ڈیڑھ سال ہو گئے ہیں، ویسے وہ بلڈنگ بن گئی ہے، ایک میں پانچ بندے لگے ہوئے ہیں، دوسرا جو سنٹر ہے اس میں ایک بندہ بھی نہیں ہے، نہ سٹاف ہے، اگر منسٹر صاحب اس پہ کوئی توجہ دے دیں۔ دوسری بات یہ کہ منسٹر صاحب اس چیز کی وضاحت کریں کہ پٹواری یا قانون گو یا تحصیلدار یہ جو ٹرانسفرز ہوتے ہیں، اس کا Tenure کیا ہے، یہ جو ڈی سی کرتا ہے یا ادھر سے ہوتا ہے، اس کا Tenure ہمیں پالیسی واضح کر دیں تاکہ یہ ابھی پورے ہاؤس کو پتا چل جائے۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہمارے پٹوار خانے بنے ہیں، وہ بھی بلڈنگ ایسی ہی کھڑی ہے، کم از کم سٹاف

کو ادھر بٹھادیں تاکہ لوگوں کو سہولت مل جائے، خالی بلڈنگ تو مل گئی، کم از کم جب سٹاف شفٹ ہو جائے گا توتب سہولت مل جائے گی، منسٹر صاحب اس چیز کی وضاحت کریں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بیٹی صاحب۔ جناب عنایت اللہ خان صاحب!

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب سے میں بھی وہی سوال پوچھنا چاہوں گا جو سب ممبران نے پوچھا ہے کہ وہ کوئی ٹائم لائن دے دیں کہ یہ سب ان کی توجہ چاہتے ہیں، کوئی ٹائم لائن دے دیں کہ یہ جو کمپیوٹرائزیشن ہے، یہ کس سٹیج میں ہے اور کب تک آپ اس کو کمپلیٹ کریں گے؟ اور Settlement کی بات بہت نے کی ہے، یہ بات درست ہے کہ کچھ علاقے ایسے اب بھی ہیں کہ جن کے اندر Settlement نہیں ہوئی ہے اور اس میں آپ کا کیا پلان ہے اور آپ کا بہت بڑا کام آپ کے سامنے آنے والا ہے، وہ ہے کہ فاٹا کے Merger کے بعد وہ بھی ایک بہت بڑا آپ کے Settlement کا بہت بڑا آپ کو ایشو ہو گا، اس کے لئے آپ کی کیا تیاریاں ہیں اور میں اپنے حلقے کا ایک ایشو ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، میں ان سے ایشورنس بھی چاہوں گا، اپر دیر اور لوئر دیر کے اندر سابق نواب دیر کے زمانے کے ملازمین تھے اور جب نواب دیر کی حکومت ختم ہو گئی اور دیر سٹیٹ آف پاکستان میں Merge ہو گئی، ان ملازمین کو گریجوٹی کے طور پہ پینشن کے طور پہ کسی کو زمین دی گئی اور کسی کو نقد پیسے دیئے گئے، کسی کو بندوق دی گئی، جن لوگوں نے زمین کو Opt کیا، ان لوگوں کو ابھی تک مالکانہ حقوق نہیں ملے ہیں اور وہ در بدر ٹھوکریں کھا رہے ہیں، میں نے ان کی میٹنگ چیف منسٹر صاحب سے Arrange کروائی اور Finally پرویز خٹک صاحب نے ایک آرڈر کر دیا اور کمشنر مالاکنڈ کی سربراہی میں کمیٹی بنادی اور انہوں نے تسلیم کر لیا اصولاً اس بات کو کہ ان کو مالکانہ حقوق ملنے چاہئیں کیونکہ جو لینڈ کمیشن کی Recommendations تھیں، اس میں بھی یہ تھا کہ ان لوگوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں، اب ایک کنفیوژن ہے سٹیٹ ان کی لینڈز کو اپنا تصور کرتی ہے، یہ ان کو ملی ہیں اور کوئی پچاس ساٹھ سال سے وہ ان زمینوں کے اوپر ہیں تو منسٹر صاحب سے میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ وہ جو کمشنر صاحب کی سربراہی میں کمیٹی تھی، اس کی Recommendations کے اوپر یہ میٹنگ بلائیں اور ان Recommendations کو بلائیں، میں خود بھی ان میں ہوں گا کیونکہ میری Institutional memory ہے اس کیس کے حوالے سے اور اس کیس کو یہ Dispose off کریں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ جناب اکرم خان درانی صاحب، اپوزیشن لیڈر۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، جس طرح میں نے پہلے بات کی کہ اگر کچھ کام مکمل ہوں، اس کے بعد دوسرے شروع کیے جائیں تو میرے خیال میں ہم پہ زیادہ بوجھ نہیں بڑھے گا، یہ بورڈ آف ریونیو کی مد میں اٹھارہ اضلاع میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن جو پروگرام شروع ہوا تھا، اس کی Through forward liability 646.880 ملین روپے ہے، ابھی ایک اور بھی شروع کیا ہے، ابھی ہونا تو یہ چاہیے کہ اس کو کمپلیٹ کریں اور اس کے بعد پھر دوسرا فیز شروع کریں، ایک تو یہ بتایا جائے کہ جو پہلا ہے وہ کب کمپلیٹ ہوگا؟ اور یہ تجویز میں دے رہا ہوں، اگر یہاں پر ہمارے اپنے کچھ ماہرین نہ ہوں تو اس میں کوئی قباحت والی بات نہیں ہے، تو پھر ہم دوسری جگہوں پہ جس طرح پنجاب میں ہوا ہے، دوسرا اس سے بھی ہم مدد لے سکتے ہیں لیکن اگر ہم نے اٹھارہ اضلاع کو مکمل نہیں کیا ہے اور ایک نیا بھی شروع کریں گے تو نہ یہ مکمل ہوگا اور نہ نیا ہوگا، تو ہم چاہتے ہیں کہ جو پہلے شروع ہے وہ کمپلیٹ ہو جائے۔

Mr. Speaker: Shakeel Khan Sahib, honourable Minister Revenue, to respond please.

جناب شکیل خان (وزیر مال و املاک): جناب سپیکر! آنریبل ممبرز نے اپنی Suggestions دیں اور زیادہ تر بات لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن کے حوالے سے ہوئی، تو Honestly speaking میں نے جب چارج لیا ہے، دو مہینے تقریباً ہو رہے ہیں، ڈیپارٹمنٹ کے اندر کچھ لوگ ایسے بیٹھے ہوئے ہیں جو نہیں چاہ رہے ہیں کہ یہ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن In time ہو، میں نے کلیئر ڈائریکشنز دیئے ہیں کہ Within a one year (تالیاں) ہمیں ہر صورت میں، ہمیں ہر صورت میں ایک Specific time line کے اندر لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن کو ہم ضرور کمپلیٹ کروائیں گے اور جن ڈسٹرکٹس میں Settlement نہیں ہے، جس میں مالاکنڈ ہے، دیر لوئر ہے، دیر اپر ہے، ان کے لئے بھی ہم نے Decision لیا ہوا ہے اور سمری بھیجی ہوئی ہے چیف منسٹر صاحب کے پاس، انشاء اللہ ہم وہاں پہ بھی وہ Settlement سٹارٹ کروا رہے ہیں اور یہ ریٹس کے بارے میں نثار گل صاحب نے جو بات کی ہے یہ بھی بڑا سیریس ایشو ہے، ہر جگہ پہ یہ پرابلمز آرہے ہیں اور ہونا یہ چاہیے کہ مارکیٹ ریٹ کے حوالے سے وہ، Variation table پہ مارکیٹ ریٹ کے حوالے سے وہ ریٹ مقرر کریں، تو میری پوری کوشش ہوگی انشاء اللہ کہ جتنے بھی پرابلمز ہیں، ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے Complications ہیں اور ایک عجیب سی بات کہ Responsibilites منسٹر کی ہیں اور ٹرانسفرز پوسٹنگز کی پاور جو ہے اختیار، کمشنرز اور ڈی سیز کے پاس

ہوتی ہے، اس کے بارے میں بھی میں سی ایم صاحب سے مل چکا ہوں اور انشاءاللہ Within a week اس کا بھی حل نکالیں گے۔ تو جو ایشوز ہیں ایم پی ایز صاحبان نے جو Raise کیے ہیں پوائنٹس، ہم انشاءاللہ میٹنگ رکھیں گے اور آنریبل ممبرز کو اس میں بلائیں گے تاکہ ان کی تجاویز سے ہم آگے کی طرف بہتر انداز میں جا سکیں۔ میری گزارش ہو گی کہ یہ ریگولر بجٹ ہے، سیلریز اور نان سیلریز کا ہے، اگر یہ اپنی جو کٹ موشنز ہیں وہ واپس لیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: مسٹر احمد کنڈی صاحب! کٹ موشن واپس لیتے ہیں؟

جناب احمد کنڈی: سر، لیکن صرف وہ ڈیٹیل بتا دیں، ہمارا جو سروس سٹاف ہے ریونیو کے ساتھ، وہ Equipped ہے، جو کمپیوٹرائزڈ سسٹم ہونے جا رہا ہے، وہ بھی کچھ ان کے پاس کیونکہ وہ پرانے چیلنج سسٹم کے اوپر کام کر رہے ہیں سر، اس پہ تھوڑا سا اگر بتا دیں کہ ان کا مستقبل میں کیا پروگرام ہے؟

Mr. Speaker: Minister Revenue.

وزیر مال و املاک: انشاءاللہ ہم اس پہ کام کو Expedite کر رہے ہیں اور ان کی Capacity building کے لئے ٹریننگ کا وہ پروگرام ہم نے بنا رکھا ہے تاکہ ان کی Capacity building ہو۔ عنایت خان کا وہ مجھ سے رہ گیا State land کا، وہ جو نواب دیر کے جو ایمپلائز تھے، ان کا میرے خیال میں کیس وہ سپریم کورٹ میں بھی چل رہا ہے اور اس میں کمشنر، ایک تو مجھے اس کا بالکل، اس میں ہم میٹنگ بلائیں گے اور آپ بھی اس میں آئیں تو اس کا کچھ Possible حل نکالیں گے انشاءاللہ، ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: مجھ سے پھر بھول جائے گا، آج ہماری گیلری میں ہمارے سابق ساتھی ایم پی اے عبدالستار خان خصوصی طور پہ اجلاس دیکھنے کے لئے آئے ہوئے ہیں، (تالیاں) پچھلے سیشن میں ہمارے ساتھ تھے، میں انہیں اپنی جانب سے اور ہاؤس کی جانب سے ویلکم کہتا ہوں۔ حمیرا خاتون صاحبہ، واپس؟

محترمہ حمیرا خاتون: جی میں واپس لیتی ہوں لیکن وزیر صاحب نے جو یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ انشاءاللہ اس پہ بلائیں گے میٹنگ تو اس پہ بات ہو گی، شکریہ۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ، تھینک یو۔ جی، نثار گل صاحب، واپس؟ بس سیدھا سیدھا واپس کریں۔

میاں نثار گل: میں نے تو جی، جو بات میں کر رہا تھا۔

جناب سپیکر: بات ہو گئی، اب واپس۔

میاں نثار گل: نہیں سر، یہ بڑا سیریس مسئلہ ہے، یہ مطلب عام زمینوں کی بات نہیں ہے، میں نے تو یہ ریکویسٹ منسٹر صاحب کو کی تھی کہ جب آپ مناسب سمجھیں تو تقریباً پورے کوہاٹ ڈویژن میں ہزاروں

ایکڑز مین اسی طرح ہماری خراب ہوئی ہے کہ آپ ایک میٹنگ رکھ لیں، ہم آ جائیں گے آپ کے دفتر میں اور یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: رکھ لیں جی میٹنگ، میاں صاحب۔

میاں نثار گل: ہم نے یہ ریکویسٹ کی، پھر آپ نے مجھے وہ تسلی بخش ساجواب دیا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ آپ کو بلائیں گے جی۔

جناب سپیکر: Agree ہیں، Agree ہو گیا، وہ میٹنگ رکھیں گے آپ کے لئے میٹنگ کا ہو گیا آپ With draw-----

میاں نثار گل: نہیں، مجھے جواب تو ذرا منسٹر صاحب دے دیں نا۔

وزیر مال و املاک: بالکل میٹنگ رکھیں گے، میاں صاحب! آپ کو بلائیں گے۔ Within a week انشاء اللہ۔

میاں نثار گل: میں اپنی وہ واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب منسٹر صاحب نے بڑے تسلی بخش جواب دیئے، ہونا یہی چاہیے سب کے لئے کہ وہ Committed ہوں اور یقین جانئے میں نے تو میاں نثار گل والی بات، کیونکہ وہاں پر ایک سیریس مسئلہ ہے اور اس کے لئے جو ہفتے کی بات کی، میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور میں اپنی کٹ موشن واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ، درانی صاحب۔ عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: منسٹر صاحب نے ایک سچی بات کی ہے کہ یہ محکمہ اس کمپیوٹرائزیشن میں رکاوٹ ہے اور ظفر لالا کہہ رہے ہیں کہ اس سچائی پر آپ کٹ موشن واپس کر لیں تو میں واپس کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، محمود احمد خان بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو جناب سپیکر، منسٹر صاحب خالی یہ بتادیں کہ یہ جو کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ ہے جو سروس سنٹرز بنا رہے ہیں، کب تک آپ لوگ ارادہ رکھتے ہیں سٹاف کے لئے، کیونکہ بلڈنگ تو بن گئی ہے، کم از کم جو پٹوار خانے ہیں، ان میں ریکارڈ یا پٹواری یہ لوگ کب بیٹھیں گے؟ کم از کم ٹائم تو بتادیں پھر اس کے بعد میں کٹ موشن واپس کرونگا ورنہ نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، جی منسٹر صاحب۔

وزیر مال واملاک: محمود خان جس طرح آپ نے نشاندہی کی ہے، ان شاء اللہ اس پر ایکشن لیں گے اور میں ہفتے کا ٹائم دیتا ہوں، جن جن ممبران صاحبان نے بات کی اس حوالے سے ہم میٹنگ رکھیں گے اور سب کو بلائیں گے اس میں۔

جناب سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: واپس کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: ثوبیہ شاہد صاحبہ، واپس؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں سر، جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب نے تو مجھے بالکل Ignore ہی کیا ہے، اپنی سپیچ میں، اور اس نے مجھے، دیر کے حوالے سے میں نے اس سے ایک کوسچن کیا تھا، اس کا نہ کوئی جواب ہی دیا اور ہیں بھی میرے ہی ڈویژن کے ہیں اور نہ یہ مجھے بتایا کہ کمپیوٹرائزڈ سسٹم آپ لوگوں کا پہلے Ninety days کا پلان تھا، یہ دس سال میں کس ایئر میں یہ کمپلیٹ ہوگا؟ اس کا بھی جواب دیں، پورے صوبے میں اور اپنے ڈسٹرکٹ لوئر دیر کے لئے ہو سکتا ہے، اپر دیر کا ہو یا نہ ہو لیکن لوئر دیر کے لئے میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ لوئر دیر میں اگر کمپیوٹرائزڈ نہیں کر سکتے تو یہ انتقال سسٹم کب لے آئیں گے؟ اور آپ نے اپنی سپیچ میں اور اس میں میں بھول ہی گئی ہوں آپ سے۔۔۔۔۔

وزیر مال واملاک: میڈم، ان شاء اللہ ہم ملاکنڈ دیر اپر اور دیر لوئر کے لئے ہم نے سمری بھجوا دی ہے چیف منسٹر صاحب کے پاس، پھر وہاں پر ہم Settlement شروع کروائیں گے اور لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن ان شاء اللہ ایک سال کے اندر ہم ضرور کروالیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، منسٹر صاحب۔

وزیر مال واملاک: اور ریکویسٹ بھی ہوگی کہ کٹ موشن واپس لیں۔

جناب سپیکر: واپس لے لیں، آپ نے لے لی ہے؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: Satisfied تو نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: پھر بھی لیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: لیکن میرے بھائی ہیں اور بہت عزیز ہیں تو اس لئے واپس لیتی ہوں، تھینک یو۔

جناب سپیکر: Very good، آپ ایک علاقے سے بھی ہیں ناں، ملاکنڈ ڈویژن سے۔

Mr. Speaker: Since all the honourable Members have withdrawn their cut motions on Demand No. 6, therefore, the motion before the House is that Demand No. 6 may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Demand is granted. The sitting is adjourned till tomorrow 10:00 am.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 23 اکتوبر 2018ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

حلف وفاداری/ رکنیت

[آرٹیکل 65اور 127]

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

میں،..............................، صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہوں گا:

کہ ، بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، میں، اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا:

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]